رسالۂ تاثیر الانظار

جسمین بیان خواب مقناطیسی کی تاثیرات کا مفصل مندرج ہے مع تجربات

پیشین گوئی و واقفیت حالات غیبی

منتخب رسالۂ طلسم فرنگ

مولفہ سید محمد تقی صاحب

واسطے شائقان و طالبان کے

مقام کانپور مطبع منشی نولکشور مین طبع ہوا

سنہ ۱۸٦٦ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان و انطقہ اللسان و علمہ البیان و فضلہ بالعقل الممیز علی
سائر الحیوان ثم الصلوۃ و السلام علی من بعث لہدایۃ الانس و الجان و ارسل بالحجۃ و البرہان
و علی آلہ و اصحابہ الذین اجتہدوا فی الدین و اکملوا الایمان و فازوا بمدارج العرفان و عرجوا
معارج الایقان اما بعد اقل افراد الانام و احقر الطلبۃ و سادات الکرام خادم الاطبا
محمد تقی ابن سید محمد رضا رضوی الملقب بہ میرن صاحب المشتہر بہ دورا آور خدمت
ارباب صدق و صفا میں ملتمس ہے کہ ایک دن خدمت فیضدرجت عالی والاشان جناب
مرزا آصف شکن خان بہادر میں حاضر تھا بمقدمہ کتاب جامع قواعد دانش و فرہنگ مسمی بہ
علم فرنگ محتشم الیہ نے مجھسے فرمایا کہ درحقیقت دانشمندان لندن کاملان ہر فن مبدع فنون
غریبہ مخترع صنائع عجیبہ نے یہ کتاب ایسی فن عجیب و صنعت غریب و ادراک حالات

[illegible] ایک شخص کو [illegible] سے علیحدہ [illegible]
[illegible] ان کا اختیار حالات گذشتہ
[illegible] حال [illegible] کا [illegible]
کتاب طلسم فرنگ کی ترکیبیں [illegible] ہیں [illegible] یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ علم
قدیم ہے مگر تفصیل تشریح اسکی جیسا کہ چاہیے کسی نے نہیں کی چنانچہ صاحب
کتاب بھی معترف ہے کہ یہ علم قدیم ہے البتہ علماء و حکماء اکابر اسکی طرف نہ تھے اور
جو لوگ مثل پنڈت اسکے ہندوستانی اسکو جانتے تھے وہ اسکی تعلیم میں نہایت بخل
کرتے تھے اس وجہ سے یہ علم ضائع ہو گیا تعالیٰ توجہ صاحبان عالی شان مثل
مسمریز صاحب کہ اونھون نے اولاً اس علم کی طرف توجہ کی اور پھر ڈاکٹر اسڈیل صاحب کہ وہ اس
عمل کا استعمال عمل جراحی کے واسطے بعوض کلوروفارم کہ وہ ایک چیز ہے کہ جسکو
بعد سونگھانے کے بیہوش کر کے عمل جراحی اوسپر کرتے ہیں اور [illegible] صاحب [illegible]
سے اس علم نے نشو و نما پائی اور فی الحال ہر شخص بہ منافع [illegible] کثیرہ سمجھکر اسکی تحصیل
میں صرف ہمت و توجہ کرتا ہے [illegible] صاحب ممدوح نے کہا کہ میں نے [illegible] اخر
کتاب طلسم فرنگ کو دیکھا بیشک صاحب کتاب نے خوب شرح و بسط تمام مطلب کو ادا
کیا ہے لیکن بسبب طول عبارت خاطر ناظرین مشوش ہوتی ہیں لہذا اگر خلاصہ
اس کتاب کا مثل موجز علامہ قرشی کے کہ علامہ نے قانون شیخ الرئیس کا خلاصہ کیا ہے
ہنگام فرصت کیا جاسکتا اس علم کا چرچا بہت ہوا ہے کہ اکثر اشخاص بخواہش
کتاب طلسم فرنگ رکھتے ہیں مگر بوجوہ چند کہ ایک گرانی کتاب دوسرے گرانی قیمت
سوم طول عبارت ہر ساتھ کتاب مذکور سے قاصر رہ جاتے ہیں مجبور باوصف کمی فرصت

اشیاء غائبہ عن البصر بوسیلہ بعض حرکات الجوارح وتاثیر النظر المرکوز فی اعین الاطفال
مدار اسکی تصنیف کی سنہ ہے کہ الی الآن سلفاً وخلفاً علماء وحکماء سے کسیطرح باب میں ایک
بھی نہین لکھا الحق احدث من جدید منتج فالیوم لعرک الحدید کیا ہے واللہ اعلم اس علم مزید
کا ماخذ کیا چیز اور موجد اسکا کون عزیز صاحب عقل وتمیز ہے حقیر نے خان صاحب موصوف
سے گذارش کی کہ واقعی یہ کتاب غرایب آب وعجب العجاب جامع فوائد غیر محصور
او منافع زائد عن الاحصار ہے خصوصاً طبیب کے واسطے سیکھنا اس علم وعمل کا نہایت
بکار آمد ومعین تشخیص مرض ہے اور جب مرض متشخص ہو گیا تو علاج اوسکا آسان ہو جاتا ہے
خاصتاً عمل جراحی ودفع اوجاع مین اس عمل سے بہتر کوئی عمل نہین اور حقیر نے جو چند
اوراق کہنہ مشحون اکثر نسخ متفرقہ اور چند طلسم وغیرہ بطریق قاعدۂ قدیمہ لکھے دیکھے ہین
دو ترکیبین اس عمل کی بھی اومین مندرج ہین از انجملہ ایک یہ کہ طفل نو ساله کو دو زانو بٹھاوے
اور ایک آئینہ صاف وشفاف محاذی اوسکے اوس سے اونچا رکھے اور اوس طفل سے
تاکید کرے کہ آئینہ روبرو نہادہ مین اپنی مردمک نظر کا خوب بغور ناظر ونگران رہے اور شخص
عامل اپنے دونون ہاتھ اوس طفل معمول کے منہ پر سے اوتار کے آئینہ تک لیجاوے تا ایک ساعت
علی الاتصال اسطرح عمل مین لاوے اس عرصہ مین ایک حالت مثل خواب اوس طفل پر ایسی ہوگی کہ سائل
جو جو سوالات اشخاص بعیدہ واشیاء غائبہ کا اوس سے کریگا اوسکا جواب مطابق واقع وہ طفل بیان
دیگا کہ گویا مشاہدہ کر رہا ہے اور دوسری ترکیب یہ ہے کہ جس شخص کو منظور ہو وے
کہ حالت غائب بینی اوسپر طاری ہو تو ایک گلاس سفید وشفاف پانی سے بھر کر اوسکو
کسی چیز پر مثل میز یا کرسی یا سہ پائی وغیرہ کے رکھے اور اپنی صورت وشبیہ کو بنظر
تعمق وتوجہ قلب اوسمین دیکھے جاوے اور دوسرے حجر مقناطیس کے دونون ہاتھون مین

[illegible] صاحب [illegible] اکثر صاحب [illegible] کرامت [illegible]

[illegible] امور ضروریہ ازانجملہ مائل [illegible] مقناطیس [illegible] کمال [illegible]

تحریر کیا [illegible] غیر الانظار [illegible] علم [illegible]

[illegible] در کتاب طلسم فرنگ بھی [illegible]

جانئے کہ نسبت [illegible] طلسم فرنگ سے [illegible]

شیخ الرئیس ہے یعنی جسطرح قانون مانند موجز ہے اسیطرح مانند [illegible] مختصر کتاب علم

ہے اگر یہ رسالہ بمنزلہ عطر و گل کہ جسطرح اصل عطر کی گل ہے اور عطر خلاصہ گل

ہے اعطر کو گل اور گل کو عطر نہیں کہتے تعبیر کیا جاسے تو بیجا ہے اور اگر رسالہ

مختصر علم مقناطیس یا خلاصہ طلسم فرنگ سمجھا جاوے تو بھی زیبا ہے اور یہ علم لطیف

لائق تعلیم و توجہ و بیعہ ویابی ہر شخص عقیل و شریف ہے اور چونکہ اس زمانہ

نا پرسان میں بقول اسے مسلمانان درگور و مسلمانی درکتاب زبان زد ہر خاص

و عام ہے کہ قدر شناسی معدوم اور قدر افزائی موہوم مگر بملاحظہ حال قدر شناسی

قدر شناسان اہل ہنر قدر افزایان ارباب جوہر امیران فیض گستر نامداران عالی گوہر

فیض رسان خلائق فیض رسانی را لائق سراپا علم و کمال مصدر انعام و افضال مہاراجہ

مان سنگہ صاحب بہادر قائم جنگ اور مہاراجہ دگ بجے سنگہ صاحب بہادر دام اقبالہما

معلوم ہوا کہ درحقیقت وجود سراپا بہبود ان بہترین اعظمین سپہر کامرانی و قدردانی

کا اس عالم شہود میں مغتنمات سے ہے لہذا چند اشعار بطور مدح ممدوحین درج

خطبہ کتاب کیے کہ تا بقاے کتاب یادگار اہل روزگار رہیں اور اہل عالم بہ تماشاے حال

قدردانی فیض بخشی صاحبین موصوفین [illegible] فقدان وجود قدردانان بالی سے تحسین

فیض

قصیده در شان مهاراجه مانسنگ صاحب بهادر قائم جنگ

هر کوکب کف فشانست مهاراجه مانسنگه / سر تاج راجگانست مهاراجه مانسنگه

از جود او زمین چو صدف شد پر از گهر / ابر گهر فشانست مهاراجه مانسنگه

در قالب دلیری و مردانگی دل است / در جسم دهر جانست مهاراجه مانسنگه

حکام عصر را تو مدد کرده بزرم / بر جملگی عیانست مهاراجه مانسنگه

جوهر شناس قدر فزای هنروران / ذی قدر و قدر دانست مهاراجه مانسنگه

اسکندر زمان و فلاطون روزگار / بی شک و بیگمانست مهاراجه مانسنگه

رائی سلیم دارد و هم عقل دوربین / سردار سرورانست مهاراجه مانسنگه

دامان خلق پر ز در و لعل میکند / مانند بحر و کانست مهاراجه مانسنگه

در همت و شجاعت و مردانگی و جود / بی مثل در جهانست مهاراجه مانسنگه

گل گل شگفت خاطر پژمرده جهان / شد از تو گلستانست مهاراجه مانسنگه

بهر فروغ عرصه گیتی و روزگار / چون مهر آسمانست مهاراجه مانسنگه

در هر کجا که گوش شنو خلق را مدام / مدح تو بر زبانست مهاراجه مانسنگه

خنگ فلک بحکم خداوند روزگار / در حکم تو روانست مهاراجه مانسنگه

پیر فلک بحکم تو مانند چاکران / هر روز و شب روانست مهاراجه مانسنگه

آسوده ام ز شعبده بازی زال دهر / چون رستم زمانست مهاراجه مانسنگه

بد شاه گنج مثل شهان باشکوه و جاه / دائم العز و شانست مهاراجه مانسنگه

شنید نقلی که هست نمکخوار تو قدیم / حالش بتو عیانست مهاراجه مانسنگه

قصیدهٔ در شان مهاراجه دبگیج سنگه صاحب بهادر

مهاراجه بهادر دبگیج سنگه — امیرِ فیض گستر دبگیج سنگه
شریفان را بدورش افتخار است — زهی اشراف پرور دبگیج سنگه
به بحرِ فیض مثلِ گوهرِ پاک — بچرخِ جود اختر دبگیج سنگه
به پیشِ پنجه اش هر شیر روبه — هژبران کش دلاور دبگیج سنگه
چو نیسان دُرفشان بر اهل حاجت — کند ایثار گوهر دبگیج سنگه
هنردان و هنرپرور هنرسنج — هنر را زینت و فر دبگیج سنگه
بروزِ معرکه گردد مظفر — بزورِ تیغ و خنجر دبگیج سنگه
کند هر دم دماغِ یک جهانی — ز خلقِ خوش معطر دبگیج سنگه
قوی پشت است و عدو از وفایش — وفا را یار و یاور دبگیج سنگه
رساند پایهٔ سائل بافلاک — نهد دستی چو بر سر دبگیج سنگه
دمارِ شوربختانِ زمانه — برون آورده یکسر دبگیج سنگه
باقبال و بجود و خلق و اکرام — ندارد هیچ همسر دبگیج سنگه
خدا دارد همیشه زنده و خوش — ترا ای نام آور دبگیج سنگه
برا عدا تا قیامِ دورِ گردون — بود دائم مظفر دبگیج سنگه

سلقی کان مدح خوانت هست از دل
بچشمِ لطف بنگر دبگیج سنگه

مناظرہ اول بیان احوال مقناطیس حیوانی و جواب چند اعتراضات مشہورہ مین

جاننا چاہیے کہ اس علم مین بہت لوگون نے تحقیقات کی ہے اور اوسکے خاص نتائج لکھے ہین لیکن ہر قسم کے آدمیون نے اکثر اعتراضات کیے ہین کہ وہ حقیقت مین کچھ اصل اور حقیقت نہین رکھتی ہین اسواسطے کہ جن لوگون نے مقناطیس حیوانی کے تاثیرات مشاہدہ کیے ہین اونکے نزدیک اسکا حال آفتاب نصف النہار سے زیادہ روشن ہے قیاس اور دلیل سے نتیجہ اسکا حاصل نہین ہوتا جو شخص مطابق قواعد اور طریق عمل کے عمل مین لاویگا تاثیرات اور حالات اسکے برای العین معاینہ کریگا اور چونکہ اس علم کی بحث بہت وسیع ہے اور اوسکے فروع بہت کثیر اور مختلف ہین عقلمند اور دانشمندون کی طبیعت مین راست باتکے تحقیق کرنے کا بہت شوق ہوتا ہے خصوصاً ایسی بات کو جو متعجب معلوم ہوتی ہے بلا تامل اور خوض کے قبول نہین کر لیتے چنانچہ ہر علم کی بحث مین یہ بات بہت ضرور ہے کہ محققین تہ دل سے امر راست اور حق کی تحقیق مین کوشش کرین اور بعض قواعد عام کو جو تحقیقات ہر علم مین مسلم پائے جاتے ہین تسلیم کرین اسواسطے کہ موضوع ہر علم کا اوس علم مین مسلم ہوتا ہے اگر یہ بات نہین معلوم تو بحث علمی مین دخل دینا لاحاصل ہے اور بعض طبائع ایسے ہوتے ہین کہ اگرچہ شہادت قابل قبول کرنیکے واقع ہو لیکن وہ ایسی باتین جو درحقیقت صحیح ہین رد کر دیتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ باتین لغو اور ناممکن اور قابل اعتماد نہین ہین یا وجہ ثبوت انکا نہین معلوم ہوتا کہ یہ امور کیونکر واقع ہوتے ہین یا جو خیالات کسی اور علم سے اونکے ذہن نشین ہوئے ہین یہ تاثیرات اونکی ضد معلوم ہوتی ہین یا جو باتین ہمکو اپنے مذہب کی رو سے مسلم معلوم ہین اونکے نتائج اونسے تباین کلی رکھتے ہین اور سراسر خلاف ہین لیکن حال یہ ہے کہ جون جون زمانہ گذرتا جاتا ہے انسان کی نہایت سخت تعصبات اور تعجبات خصوصاً اون امور کے نسبت کہ در اصل صحیح ہین رفتہ رفتہ زائل ہوجاتے ہین اور جسقدر زیادہ واقع ہوتے جائینگے رفع اشتباہ اور موجب یقین وجود اون آثار کا متصور ہوتا جاتا چنانچہ جب کوپرنیکس نے اول اپنی رائے فرنگستان مین ظاہر کی تھی کہ زمین کو گردش ہے اور آسمان کو نہین تو کیا کیا

اعتراضات اوسپر ہوئے تھے لوگ کہتے تھے کہ یہ قول محض دروغ اور لغو ہے اسواسطے کہ حرکت آسمان و
آفتاب کی اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین اور زمین کی حرکت نامحسوس ہے پس جو کہ آنکھون سے دیکھین اوسکو
نہ ماننا اور جو آنکھون سے نہ دیکھین اوسکو ماننا سراسر خلاف عقل ہے لیکن امتداد زمانہ سے یہ اثر ظاہر
ہوا کہ اب فی زماننا فرنگستان مین آسمان کی گردش کا کسیکو اعتقاد نہین اور اسیطرح زمین کے کروی
ہونے پر بہت اعتراضات پیدا ہوے لیکن بعد امتداد زمانہ یہ بات بھی مسلم مانی گئی ذرا کلمبس کا حال
خیال کیجیے جس شخص نے اول نئی دنیا کو دریافت کیا تھا جب تک وہ مرتبہ اول نئی دنیا سے جہازون پر سونا
بار کرکے واپس آیا تو لوگ اوسکو مکار اور مہوس کہتے تھے حال آنکہ یہ بات زمین کے کرویہ کا نتیجہ تھا ایسا ہی
حال اوس شخص کا ہوتا ہے جو مقناطیس حیوانی کے باب مین بحث کرے اور جسقدر زمانہ گذرتا جائیگا لوگونکو
اون باتونکی صحت کا یقین آتا جائیگا سوال جو باتین مقناطیس حیوانی کی باب مین بیان کیجاتی ہین وہ صحیح
قابل اعتبار کے نہین اور ناممکن اور بعید از قیاس ہین اور اگر وقوعی ہین تو انکی وجہ وقوع کیا ہے جواب
اس بات کے کہنے سے کہ مقناطیس حیوانی کی باتین قابل امکان نہین یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ گویا ہم جانتے ہین
کہ تمام عالم مین کون سی چیز ممکن اور کون غیر ممکن ہے لیکن جو بڑے بڑے عالم اور فاضل اور حکیم ہین اور ہر لحظہ
و ہر لمحہ تمام عمر اپنی تحقیقات علمی مین صرف کرتے ہین وہ خوب جانتے ہین کہ خدا کی قدرت کی کچھ انتہا نہین اس بحر
ناپیداکنار کے ایک قطرہ کی کنہ حقیقت کو کیسا ہی عالم ہو ہیچ نہین سمجھ سکتا چنانچہ فخر رازی امام
حکمای محققین نے فرمایا ہے **قطعہ** ہرگز دل من ز علم محروم نشد ٭ کم بود ز اسرار کہ مفہوم نشد ٭ ہفتاد و دو سال
سعی کردم شب و روز ٭ معلومم شد کہ ہیچ معلوم نشد ٭ اور جناب **خواجہ میر درد صاحب**
مرحوم شاعر دہلی نے بھی متابعت کلام امام فخر رازی کی کی ہے اور فرمایا ہے **رباعی** آیا جو وجود
مین سو معدوم ہوا ٭ بے فہمی تھی سب جو کچھ کہ مفہوم ہوا ٭ سمجھے اتنا کہ کچھ نہ سمجھے افسوس معلوم ہوا
کہ کچھ نہ معلوم ہوا ٭ پس درحقیقت حقیقت کسی شی کی سمجھ مین نہین آتی ہے الا جسقدر انسان کسی چیز کے

دریا

دریے تحقیق ہوتا ہے اور غور وفکر کرتا ہے موافق اپنی فہم اور علم کی رسائی کے حال اوسکا دریافت
کرکے کچھ نتیجہ نکال لیتا ہے حالانکہ علم مقناطیس حیوانی کے آثار ایسے ہین کہ حصول اونکا موقوف اوپر مہر عامل
کامل اور مشاق کے اوپر نہین ہے بلکہ اوسکا بیان اس طرح وضاحت سے کیا گیا ہی کہ ہر شخص حسب قوت ہمارے
ان آثار کو پیدا کرسکتا ہے الا آنکہ علم مقناطیس حیوانی کا باعث وقوع بیان کرنا حقیقت مین بہت مشکل
ہے پس حقائق علم مقناطیس حیوانی کو کہ موضوع علم ہین پہلے موجود سمجھنا اور پیچھے اوسکے واقع ہونیکا
سبب دریافت کرنا چاہیے اور سبب کے دریافت نہونے سے اونکو بالکل معدوم اور بے اصل سمجھنا خلاف عقل ہے
چنانچہ علم ہیئت مین بہت سی باتین ایسی ہین کہ جنکا سبب معلوم نہین ہوتا تھا لیکن حکماء اور منجمین اور
متاخرین نے اول اون باتون کو صحیح اور مسلم مانکر پیچھے اونکے پیدا ہونیکا سبب اچھے طرح سے دریافت کیا جیسا کہ ایک سیارہ
کی حرکت مین کسیطرحکا نقصان پایا جاتا تھا اور اوسکا سبب معلوم نہین ہوتا تھا جب نقصان کا ہونا مسلم
مانکر اوسکے سبب کی تلاش ہوئی تو ایک چھوٹا سیارہ اور اوسکی تاثیر دریافت ہوا پس اگر پہلے ہی اوسکی
حرکت مین نقص ہونیکو تسلیم نکیا جاتا تو یہ نتیجہ کیونکر حاصل ہوتا الغرض کسی امر کے دریافت کرنیکے واسطے
یہ بات ضرور ہے کہ پیشتر اوسکا موجود ہونا مسلم مانا جاوے سوال مقناطیس حیوانی کا اثر فقط ڈرپوک اور
بزدل اور ضعیف الجثہ لوگون پر خصوصاً عورتون پر ظاہر ہوتا ہے اور ایسے لوگون کے بیان کا کچھ اعتبار نہین ہے
جواب ابتدا مین مقناطیس حیوانی کا اثر ایسے آدمی پر نمایان ہوا ہو کہ جو ضعیف الجثہ ہین اسلیے کہ جو لوگ
اس قسم کے ہوتے ہین اونپر مقناطیس حیوانی کا اثر عموماً جلد اور زیادہ ہوتا ہے اور جو لوگ کہ اس عمل کے آثار کو
دیکھتے ہین وہ جانتے ہین کہ اسکی تاثیر نہایت تندرست قوی مردون پر بھی روزمرہ اسطرح پر ہوتی ہے کہ جسطرح
عورتون پر اسکے آثار نمایان ہوتے ہین اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ معمول مکار ہوتے ہین اور کسی طمع
اور لالچ سے ایسے اثر اپنے اوپر نمایان کر لیتے ہین اور دیکھنے والے اون کی سمجھ مین مکر اونکا نہین آتا ہے
جواب بہت سی حرکتین ایسی ہین کہ وہ مصنوعی نہین ہوسکتی ہین مثلاً [illegible] کا تیز چلنا اور [illegible] تیزی

رفتار مین کم زور ہوجانا روشنی کا آنکھہ پر اثر نہونا پتلی کا قائم ہوجانا آنکھہ کی ہیئت کا حالت عمل مین متغیر ہوجانا غیر آواز کا سوائے آواز عامل کے نسنا بعض حالتون مین تکلیف کا بالکل جسم پر اثر نہونا اور اعضا مین سخت تشنج ہوجانا پس ان صورتون مین عامل و معمول پر دہوکا مکاری و فریب ہی کا گمان نہین ہوسکتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ عمل تکلیف اور درد کے دفع کرنیکے واسطے کیا جاتا ہے اور ایسی حالتون مین جہان بیس پچاس تیس بلکہ پانسو مرتبہ ایک شخص پر عمل کرنا پڑتا ہے تو بعض آثار ایسے نمایان ہوتے ہین کہ نہ اونکے نمایان کرنیکی خواہش نہ اونکے پیدا ہونیکی توقع ہوتی ہے اور بہت صورتین ایسی بہی ہین کہ عمل کے بعض آثار نمایان ہونے کے واسطے بیس پچاس تیس یا پانسو دنون تک عمل کرنا پڑتا ہے اور وہ آثار پیدا نہین ہوتے ہین پس ظاہر ہے کہ اگر مکر اور دہوکا ہوتا تو ایسی باتین واقع نہین ہوسکتین اور اون آثار کے صحیح اور راست ہونے کے یہ علامات ہین کہ جب کسی شخص پر اول ہی مرتبہ خواہ آپ خود عمل کرے یا کسی عامل کو کرتے دیکہے تو اون علامات کو خوب احتیاط اور غور سے خیال کرے اولاً جب اس عمل کے سبب سے نیند آنی شروع ہوتی ہے تو آنکہین متغیر ہوجاتی ہین رفتہ رفتہ چہرہ کا انداز اور آواز بدل جاتی ہے بلکہ تمام ڈہنگ سونے والے کا متغیر ہوجاتا ہے جس شخص پر عمل ہوتا ہے وہ سوتا ہے اور تاہم آواز سنتا ہے اور باتونکا جواب دیتا ہے جب پہر جاگتا ہے تو بالکل اوسکو حالت خواب کا کچہہ حال نہین معلوم ہوتا ہے، سوتے مین بولتا ہے اس مقام پر یہہ بات بہی لکہنی مناسب ہے کہ عمل مقناطیس حیوانی کے جملہ آثار بلا استثنا کسی کسی کے لوگون پر خود بخود بلا ذریعہ کسی مصنوعی ترکیب کے بہی پیدا ہوجاتے ہین چنانچہ بعض امراض مین بعض اعصاب کا خود بخود اکڑ جانا اکثر دیکہا جاتا ہے بعض اوقات خود بخود آدمی کی یہ حالت ہوجاتی ہے کہ ایک عرصہ تک اوسکو بالکل بیہوشی رہتی ہے کوئی آواز سنی نہین جاتی ہے روشنی کا کچہہ اثر آنکہہ پر نہین ہوتا ناک سے کچہہ سونگہا نہین جاتا ذائقہ نہین رہتا بلکہ تکلیف کا بہی اثر نہین ہوتا وقوف منقسم اور خواب بیداری کی حالت خود بخود واقع ہوجاتی ہے اور بہی جو عجائب آثار خواب بیداری مین نمایان ہوتے ہین وہ ظاہر ہوجاتے ہین

مثلاً

مثلاً اندھیرے مین نیند آنکھونکے ساتھ محفوظ چلنا تاریکی مین بند آنکھونکے ساتھ لکھنا اور اچھا لکھنا اور ایسی اشیاء کو جو حالت بیداری مین نہین مل سکتی ہین پا لینا اور دیکھ لینا اور یاد رکھنا اور غائب بینی کرنا اور حالت سکوت اعلیٰ کا خود بخود پیدا ہوجانا کہ عمل مقناطیس حیوانی مین یہ حالت سب سے اعلیٰ ہے پس غور کرنیکی بات ہے کہ جب یہ حالتین خود بخود واقع ہوجاتی ہین تو اس بات مین شک کرنا کہ ترکیب سے یہ آثار ساختہ پیدا ہوسکتے ہین معقولیت سے بعید ہے **سوال** جب ان آثار کو جلسہ عام مین پیدا کرنیکا ارادہ کیا جاتا ہے تو اکثر خطا ہوتی ہے جو لوگ خطا ہوتے دیکھتے ہین فوراً یہ نتیجہ نکال لیتے ہین کہ یہ سب عمل بالکل بے بنیاد ہے **جواب** حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئین کامل جانکر نہایت اعلیٰ اور نازک آثار کو جلسہ عام مین پیدا کرنیکا دعوی کرتا ہے تو وہ دراصل ایسے امر کا دعوی کرتا ہے جسپر اوسکو اختیار نہین ہے اور ایسے شخص کی خطا سے یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ جب یہ آثار واقع ہوتے ہین تو فریب سے ہی واقع ہوتے ہین بلکہ اکثر خطا ہونے سے ایک طرح کا اثبات اس بات کا ہے کہ جو آثار حقیقت مین واقع ہوتے ہین دراصل سچ ہین چنانچہ اگر چاندی کو یہان تک پگھلاوین کہ بہت سرخ ہوجاوے تو اوسمین اسطرح اونگلی ڈبوئی جاسکتی ہے کہ ذرا بھی نہین جلتی ہے اگر کوئی شخص اس عمل کو نکر سکے تو یہ بات ثابت نہین ہوسکتی ہے کہ کوئی بھی اس عمل کو بلا تکلف نہین کرسکتا ہے بلکہ اگر ہزار مرتبہ یہ عمل کیا جاوے اور پورا نہو تو بھی یہ نتیجہ حاصل ہوتا کہ عامل کو اس عمل کی ترکیب بخوبی معلوم نہین ہے اور جو شرائط اس عمل کے پورے ہونے کے ہین وہ اوس سے ادا نہین ہوے اور اگر ایک مرتبہ بھی ایسا عمل صحیح ہوجاوے تو سیکڑون بار کی خطا پر غالب ہے علی ہذا القیاس حال عمل مقناطیس حیوانی کا ہے کہ وجوہ وقوع خطا کے بذاتہ اس عمل مین ایسے کثیر ہین کہ جو شخص احتیاط سے اون آثار کو مشاہدہ کرتا ہے وہ ایسی بیوقوفی نہین کرتا کہ ہمیشہ کامیابی کا دعوی کرے خصوصاً آثار اعلیٰ کے نسبت تو ضرور اسطرح کا وعدہ نہین کرسکتا **مناظرہ دوسرا بیچ بیان اسباب و وجوہ وقوع خطا کے عمل مقناطیسی مین** خصوصاً اوس حالت مین کہ جب عمل مذکور کو جلسہ عام مین کیا جاتا ہے اول یہ بات

ملحوظ رہنی چاہیے کہ معمول کی طبیعت ہر وقت یکسان نہین رہتی ہے پس جو کچھ اثر آج معمول پر آسانی سے ہو سکتا ہی شاید کل اوسکا ہونا نہایت محال اور مشکل معلوم ہو مثلاً انسان کے عروق کے نظام کا ہر وقت متغیر ہونا مثل سریع اور بطی اور ممتلی اور خالی اور قوی اور ضعیف ہونے کے ایسی بدیہی بات ہے کہ اس امر کے نسبت طول کلام ضرور نہین ہے جیسا کہ شاعرون سے نظم کرنا اشعار کا ہر وقت یکسان آسان نہین ہوتا اور اچھے فصیحون سے فصاحت اور بلاغت ہمیشہ ایک درجۂ عالی پر نہین ہوتی ہے تمثیل بلکہ بعض اوقات اونکی تقریر ایسی پوچ اور لغو ہوتی ہے کہ اوس سے اونکے مرتبہ مین فرق آ جاتا ہے بجائے خود یہ حالا مین غور کر رہا جانے سے کسی کام کرنیکے واسطے طبیعت ہر وقت ایک طور پر حاضر نہین رہتی ہر آدمی کی طبیعت مین اختلاف ہوتا رہتا ہے کبھی شگفتہ اور کبھی پژمردہ ہوتی ہے پس اسی وجہ سے جس شخص کی طبیعت مین استقلال بدرجۂ کمال ہو اوسکے خصائل قابل مدح اور تعریف ہوتے ہین اور جن قوتونکا ہمارے بدن کے عروق پر اور نفس پر اثر ہوتا ہے اونکا شمار ممکن نہین اور ہمکو اون قوتونکے موجودگی سے اتنی واقفیت ہے کہ ہم اونکی تاثیر کو روک نہین سکتے پس جو بات ہم سب لوگون کی نسبت پیش آتی ہے وہی معمول عمل مقناطیسی پر بھی صادق آتی ہے یعنی ممکن ہے کہ آج معمول کی طبیعت شگفتہ ہو اور عمل کے ہونے پر راضی ہو اور کل اوسکی طبیعت پژمردہ اور عمل ہونے سے ناخوش ہو ایک وقت اوسپر کوئی اثر خاص نمایان ہو اور دوسرے وقت ممکن ہے کہ وہ اثر ظاہر نہو بلکہ آثار مختلفہ پیدا ہون پس چاہیے کہ عامل کبھی خاص اثر پیدا کرنے کا کہ جو اکثر اوس سے خلوت مین پیدا ہوا ہے جلسۂ عام مین کبھی دعوی نکرے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو آزمایش خلوت مین بہت دفعہ پوری اوتری تھی وہ جلسۂ عام مین خطا کر جاتی ہے اور یہ بات بھی تحقیق ہے کہ عمل مقناطیس مناقض یعنی عامل کے علاوہ اور لوگون کے جوہر مقناطیسی کا اثر معمول کی طبیعت مین بہت خلل پیدا کرتا ہے یہ مناقض اثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول کو جو قابلیت اعلی آثار عمل مقناطیسی کے نمایان کرنیکے واسطے حاصل ہوتی ہے وہ بعض اوقات بالکل مفقود

ہو جاتا

ہوجاتی ہے اور اکثر یہ مناقض اثر ایسا قوی ہوتا ہے کہ معمول کو نہایت تکلیف ہوتی ہی بلکہ بیماری
پیدا ہوجاتی ہی پس درحالیکہ بہت لوگ معمول کے گرد جمع ہون سوا خطا کے اور کسی امر کی امید کبھی ہو توقع
نہین ہے اور اگر بعض اوقات خطا نہو تو اوس سے فقط یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعض معمولون پر اس مناقض کا اثر کم
ہوتا ہے اور اگر بعض مشاہدین کی طبیعت مین یہ بات جمی ہوئی ہو کہ معمول مکار ہی تو اونکے ذہن مین ہونیکے
سبب سے معمول پر ضرور ناقص اثر ظاہر ہوتا ہے خصوصاً درحالیکہ معمول کی طبیعت زیادہ اثر پذیر ہو اور
کوئی شخص ایسا وہان موجود ہو کہ جسکی قوت مقناطیسی کا اثر معمول پر عامل کی قوت سے زیادہ ہو گو اوسکی طبیعت
مین اسطرح کا خیال ہی نہو پس عامل کا اثر اوس غیر شخص کے قوی تر اثر سے مفقود ہوجاتا ہے اور جلسۂ عام مین
ایسے ہی باعث سے اکثر خطا ہوجاتی ہے ایک ضعیف وجہ اور معقول دلیل اس بات کی یہ ہے کہ معمول کی حالت
عمل مین غیر اشخاص کے خیالات کے ساتھ شرکت ہوجاتی ہے اور جو خیالات کہ اوسے بسبب شرکت کے
دریافت ہوجاتے ہین وہ اونکو بیان کرتا ہے اور واقع مین وہ خلاف واقع ہوتے ہین پس عقیل عامل کو چاہیے کہ سوا
اون آثار کے جو بسر موقع قدرتی پیدا ہون اور آثار کے پیدا کرنیکا دعوی نکرے اور علاوہ برین باعث
خطا کے بہت ہین مثلاً ایک باعث یہ ہے کہ عموماً لوگونکو یہ یقین غلط ہے کہ جب عمل کیا جاتا ہے
تو ہمیشہ ایک ہی سے سب معمولون پر آثار نمایان ہوتے ہین یعنی اگر ایک معمول پر مختلف مدارج عمل مین
مثلاً خواب بیداری مین بڑے بڑے آثار واقع ہوتے دیکھتے ہین تو خیال ہوتا ہے کہ اور معمولون پر بھی
وہی آثار اوس ترتیب کے ساتھ واقع ہونگے اور غلط فہمی سے لوگ کہتے ہین کہ جو ہمنے پہلے آثار عمل مشاہدہ
کیے ہین وہی پھر دکھاو و عامل بیوقوفی سے اونکے دکھانے مین کوشش کرتا ہے لیکن معمول ایسا ہے
کہ پہلے معمولون کی نسبت اسپر آثار کم نمایان ہوتے ہین یا معمول کیلئے ہر درجۂ حالت عمل مین ہوتا ہی اسوجہ
سے عامل اور ناظرین سے نادانی سے جو امید مشاہدہ آثار کی کرکہی تہی وہ پوری نہین ہوئی پس چاہیے
کہ ہر عمل کے وقت اوسکے آثار کو بیچارے خود بلا نسبت آثار دیگر عمل کے دیکھے کیونکہ اگرچہ بعض قواعد

عام ہر عمل کے آثار مین ایک ہی ہین لیکن جزئیات مین مختلف مرتبہ اور مختلف قسم کا اختلاف واقع ہوتا ہے
یعنی مختلف معمولون پر جب عمل کیا جاتا ہے تو مختلف آثار نمایان ہوتے ہین مثلاً کسی پر حالت خواب
بیداری ہی قسم کی واقع ہوتی ہے اور کسی پر کسی قسم کے بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ جب حالت
روشن غائب بینی کی حالت اونپر طاری ہوتی ہے اوس حالت مین سواے عامل کے اور کسیکی آواز
وہ نہین سنتے ہین بعض ہر ایک کی آواز سنتے ہین اور بلکہ قوت شنوا اونکی اکثر تیز ہوجاتی ہی اور بعض
فقط عامل ہی کی بات کا یا جسکو عامل اوسکے ساتھ ربط دلاوے جواب دیتے ہین اور بعض ہر کسیکی بات کا
جواب دیتے ہین بعض معمول کو اپنی ذات کا ہوش رہتا ہے اور بعض کو نہین رہتا بعض کے واسطے
یہ ضرور ہے کہ جس چیز کو وہ قوت غائب بینی کے ذریعہ سے دیکھین وہ اونکے جسم سے ملحق ہو بعض
کیواسطے یہ بات ضرور نہین ہے بعض معمول اپنے جسم کے اندر کا حال فرداً فرداً ہو بہو دیکھہ لیتے ہین
اور اورونکے بھی جسم کا حال لکھکر مفصل بیان کردیتے ہین اور بعض کو کچھ ایسا حال نظر نہین آتا ہے بعض
کی نگاہ باطنی فاصلہ پر کام کرتی ہی اور بعض کی نہین بعض کو یہ قدرت ہوتی ہے کہ بند خط اور صندوق
کے اندر بند کیے ہوے خط پڑھ لیتے ہین بعض کو یہ قدرت تو نہین لیکن یہ قدرت ہوتی ہے کہ
ہمارے جی کی باتین دریافت کرلیتے ہین اور جی کی بات دریافت کرلینا ایسا کام ہے کہ امکاناً اون
معمولون سے نہ ہوسکے جو بند خط پڑھ لیتے ہین ایک ہی اثر کے ظہور مین اتنے اختلاف ہین کہ مختصر
بیان کیے گئے حاصل ان سب کا یہ ہے کہ سب معمولونمین ایک ہی سے نتائج عمل کے ظاہر ہونے کی امید
رکھنی امر لغو ہے ایک اور یہ بھی باعث خطا کا ہے مثلاً عامل ایک معمول پر عمل کرتا ہی اور جب بعض
آثار معمولی غائب بینی کی قوت کے ہین وہ نمایان ہوتے ہین اوسوقت ناظرین کہتے ہین کہ ہم
معمول کی قوت غائب بینی کا امتحان کرنا چاہتے ہین اور سبکو یقین ہی کہ معمول مکار ہے
اور اوسپر مکاری ثابت کرنے کو مستعد ہین چنانچہ اوسکی آنکھون پر پٹیان لگا کر روئی اور ٹکڑے روئی

کے لئے ہوا سنے ہین اس اشتباہ سے کہ معمول دیکھتا ہے پس ایسی باتون سے معمول کی طبیعت مین
بہت حرج ہوتا ہے خصوصاً درحالیکہ اوسکی طبیعت نازک اور بہت اثرپذیر ہو غرض کہ ایسے حالات مین اگر
عمل خطا کرے تو اس خطا ہونے سے کچھ بھی قباحت ثابت نہین ہوتی بلکہ حیرت اور استعجاب کی یہ بات ہے
کہ اکثر بلاوجود ایسے ناقص بندوبستون کے بھی بعض معمولون کی قوت غائب بینی مین کچھ فرق نہین آتا ہے
پس چاہیے کہ جس شے کے نظر آنیکا معمول سے امتحان کیا جاوے وہ ایسی جگہ رکھہ دیجاوے کہ معمول کی
نظر کا پہونچنا وہانتک ممکن نہو پس اسطرح کے امتحان سے معمول کی طبیعت مین بھی کچھ حرج نہوگا اور عامل کو
چاہیے کہ جسطرح قدرتی آثار کا ظہور ہوتا ہے اوسیطرح بخوبی ہونے دے **اعتراض** بعض اوقات
یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ درحالیکہ عمل مقناطیس حیوانی کے خطا ہوجانے کیواسطے اتنی وجوہ
کثیرہ ہین تو اس عمل کا پورا ہونا ناممکن ہے **جواب** اسکا یہ ہے کہ فی الحقیقت جلسہ عام مین اگر یہ عمل کیا جاوے
تو یہ اعتراض اوس حال مین اکثر راست آتا ہے لیکن یہ عمل اگر خلوت مین کیا جاوے تو جو جو امور
باعث خطا کے ہین اون سے ہمکو مخلصی حاصل ہوتی ہے ہرچند خلوت مین بھی بعض امور باعث خطا کے
ایسے ہوتے ہین کہ اونمین سے چند اتفاقی ہین جن پر ہمارا اختیار نہین مگر ظاہر ہے کہ خطا ہونا کچھ اسی
عمل کی تحقیقات کیواسطے خاص نہین ہے اپنی تحقیقات علمی کوئی نہین ہے جسمین خطا واقع نہین
ہوتی اور جتنا تجربہ مجھے ہوا ہے اوس سے مین یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ جو شخص صبر اور استقلال کے ساتھ
خلوت مین دل لگا کر امر راست کی تحقیق کرنیکی نیت سے مقناطیس حیوانی کے عمل کی مشق کریگا تو یقیناً
خواہ جلد خواہ دیر مین بڑے بڑے حقائق عمل مذکور کے مشاہدہ کریگا اور اونکا علم بہم پہونچائیگا چنانچہ
ہر فرقہ کی فہیم فہیم اور عقیل اور ذی علم اس بات کو مانتے ہین کہ علم مقناطیس حیوانی در اصل صحیح ہے اور
اس علم کی راستی کی باب مین معقولیت بحث کرتے ہین فرق اتنا ہے کہ کسیکا اسمین اعتقاد کم اور کسیکا زیادہ ہے
بہت آدمی یہ تو مانتے ہین کہ خواب مقناطیسی اور تشنج مقناطیسی اور توقف منقسم اور بعض بعض آثار اور بھی پیدا

ہوجاتے ہین لیکن یہ آثار عملی مثل شرکت خیال اور غائب بینی کے ہمیشہ نمایان اولی صورت ظاہر
نہین کرتی مگر امید قوی ہے کہ بعد امتداد تھوڑے زمانہ کے آثار عملی کو بھی لوگ تماشا دیکھینگے بطور
اتفاقیہ یہ سوال ہوتا ہے کہ معمول کتنی دیر تک سوویگا تو معمول فوراً جواب دیتا ہے کہ دس یا پندرہ
یا چالیس منٹ تک سوونگا اور امتحان پر معلوم ہوتا ہے کہ جو وقت اوسنے بتایا تھا درست تھا اور
سوا یہ بات ہے کہ عامل معمول کو حکم دیتا ہے کہ گھنٹہ بھر یا آدہ گھنٹہ یا پاؤ گھنٹہ سونا اور معمول اوتنی دیر
تک سوتا ہے ایک پل کا بھی فرق نہین ہوتا ہے اور اگر عامل کوئی چیز کھانے کی قسم کی اپنے منہ مین رکھتا ہے باوجودیکہ معمول
اوسے نہین دیکہ سکتا ہے مگر فوراً منہ کو ایسی حرکت دینے لگتا ہے کہ گویا کوئی چیز اوسکے منہ مین ہے اور حقیقت مین اوسکے
منہ مین کچہ نہین ہوتا ہے اور جب اوس سے دریافت کیا جاتا ہے کہ کیا کہاتے ہو تو جواب مین جو چیز کہ عامل کے منہ مین ہوتی ہے بتاتا ہے مثلاً
اگر نبات عامل کے منہ مین ہو تو یہ ہی کہتا ہے کہ مین نبات کھاتا ہون علی ہذا القیاس پس یہ شرکت ذائقہ کی صورت کا
ثبوت ہے علاوہ اسکے معمول کہنے لگتا ہے کہ مین فلان شخص کو دیکھتا ہون اور کسی کمرے کا حال
بیان کرنے لگتا ہے جسکو اوسنے کبھی پہلے نہ دیکھا تھا اور جس آدمی کو وہ دیکھتا ہے اوسکی پوشاک نہایت
ٹھیک ٹھیک بیان کرتا ہے کہ وہ کس کام مین مصروف ہے پس یہ قوت غائب بینی کا ثبوت ہے جو ہر روز ہم دیکھتے
ہین اور چونکہ خواب بیداری خود بخود بھی واقع ہو جاتا ہے لہذا کسی شخص کو عمل مقناطیسی
کے ذریعہ سے خواب مقناطیسی کے واقع ہونے مین شک نہین ہو سکتا ہے اگر خواب
امر واقعی ہے تو اوسکے آثار بھی واقعی ہین چنانچہ ایک اثر اوسکا یہ ہے کہ معمول کو
وقوف منقسم یا دوگانہ حاصل ہو جاتا ہے اور یہ اثر ایک خاص حالت مین ہر معمول پر جسپر
عمل کیا جاتا ہے نمایان ہوتا ہے حقیقت مین یہ اثر نہایت حیرانی پیدا کرتا ہے چنانچہ کمال
حیرت کی بات ہے کہ ایک شخص کو قوت شنوا اور لامسہ بھی حاصل رہے اور گھنٹون تک خیال
بھی کرتا رہے اور بولتا بھی رہے اور اپنے معمولی حالت مین اپنی حرکات وقت خواب کا کچہ بھی ہوش نہو

اور جو

اور چونکہ یہ باتین ناظرین برای العین دیکھتے ہین ہو اسکے سوا یقین کرینگے اونکو چارہ نہین ہے تا علم مقناطیس
حیوانی کے حاصل کرنیکے واسطے ایک یہ بھی حرج ہے کہ بہت سے آدمی اپنی اصل نیت کو اہل دنیا اور عالم اور بزرگ
کی تعظیم اور لحاظ اور خوف سے بہت ظاہر نہین کرتے ہین اور اس علم کے سبب سے معمول ہر ایک کی نیت
اور طبیعت کا حال صاف صاف بتا دیتا ہے اسواسطے وہ لوگ اپنی خباثت باطنی کے ظاہر ہو جانے کے
خوف سے نہین چاہتے ہین کہ اس علم کو فروغ ہو اور ہر ایک اسکی تحقیقات کی طرف متوجہ ہو بہت سے
اطبا بھی ایسے ہین کہ وہ عمل مقناطیسی کے قائل اور عامل ہین اور عند الضرورت واسطے تشخیص مرض اور تحقیق حال
مریض کے پوشیدہ اوسکو مستعمل کرتے ہین لیکن اس خوف سے کہ جو اعلیٰ مرتبہ کے طبیب ہین وہ اس
طبیب کے علم کو ناقص جانینگے اپنے اس علم کے ذریعہ سے حال مریض کے مخفی دریافت کرنے کو ظاہر
نہین کرتے ہین اگر مصلحت اور مناسب یہ ہے کہ جملہ اطبا بالاتفاق بجد اس عمل کو حاصل کرین اور
عند الضرورت مستعمل کرین کہ اس فن خاص مین یہ عمل بہت بکار آمد ہے اور تشخیص مرض مین نہایت معین
ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ عمل مقناطیسی بذاتہ ایسی شے ہے کہ اوسکی تاثیر عروق پر بہت ہوتی ہے اور
اسی واسطے اوسکے استعمال سے اون بیماریون کو جو عروق سے متعلق ہین مثل فالج و تشنج و جنون وغیرہ کے
بہت نفع ہوتا ہے اور اکثر مجربین نے معاینہ کرادیا ہے کہ عمل مقناطیسی سے ایسی بیہوشی پیدا ہو جاتی ہے
کہ عمل جراحی بلا تکلیف کے ہو سکتا ہے اور ہمکو امید قوی اور یقین کامل ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ مین طبیب
کو خواہ تو آپ اس عمل کی مشق کرنی پڑیگی خواہ یہ ہوگا کہ اور آزمودہ کار عاملون سے دریافت حال کرلیا کرینگے
جسطرح جراح اور دوائیان اور سینگی والیان اس قسم کے پیشہ ور لوگ طبیب کے زیر حکم رہتے ہین اسیطرح وہ
لوگ جنکی طبیعت کو اسطرف میلان ہوگا پیشہ ور عامل و معمول ہو جاوینگے **مناظرہ سوم** اگر کوئی
یہ اعتراض کرے کہ حقائق عمل مقناطیسی کے صحیح ہونے سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ ایک آدمی کی تاثیر اور غیر آدمیون
پر اس قسم کی ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو بخشنی منظور نہتھی تو اسکا ہم یہ جواب دیتے ہین کہ اگر حقائق عمل مقناطیسی

صحیح ہین تو یہ بہی نتیجہ نکلتا ہے کہ جسطرح خداوند تعالے نے اور قوتین انسان کو اوسکے نفع کے واسطے
بخشی ہین اوسیطرح یہ قوت مقناطیسی بہی اوسکے منفعت کے واسطے عطا فرمائی ہے چنانچہ ایک ادنی نفع
اس عمل کا یہ ظاہر ہے کہ آدمی کو اگر کچہ جسمی تکلیف ہوتی ہے تو اس عمل کے ذریعہ سے فوراً دور ہو جاتی ہے
اور جسطرح عالم مین بہت سے لطیف جوہر اور قوتین موجود ہین اور اونکی تاثیرات کا جا بجا ظہور ہے اوسیطرح
اسکو بہی سمجہنا چاہیے اور بالفرض اگر یہ قوت بعض حالتون مین مضر بہی ہو تو ایسا ہی حال اور قوتون کا بہی ہے
مثلاً روشنی عقل و دانش کہ عمدہ ترین نعمتہائے جناب باری ہے اور سراسر نفع انسان اوس سے
متصور ہے کبہی یہ بہی باعث مضرت ہوتی ہے مطابق مصرعہ مشہور مصرعہ اے روشنی طبع تو برمن بلا
شدی ؏ اور جسطرح سے کہ آگ جلا دینے کے وقت مضر معلوم ہوتی ہے لیکن اوسکے منافع مثل طبخ طعام وغیرہ
اس مضرت سے بہت کثیر ہین پس ایسا ہی حال عمل مقناطیس حیوانی کا سمجہنا چاہیے کہ اسمین بہی منافع کثیر اور
مضرت قلیل یعنی اگرچہ نہایت قبیح کام ہونے کے واسطے بہی یہ عمل مستعمل ہو سکتا ہے لیکن دنیا مین کوئی قوت بشری اور
کوئی شے ایسی نہین ہے جو خبث طینت انسان کے سبب سے برے طور پر کام نہ آسکے چنانچہ باروت کا اچہا
استعمال یہ ہے کہ پہاڑونکو اس سے اوڑاتے ہین اور برا استعمال یہ ہے کہ آدمی کی جان کو اوسکے ذریعہ سے تلف کرتے ہین
اور یہ بہی عمدہ تاثیرات عمل مقناطیسی سے ہے کہ جو امور معیوب نہین ہین یا جو بذاتہ اچہے ہین اونمین معمول عامل کے
حکم کو بلا عذر مان لیتا ہے اور عموماً مدرکہ معمول کا اور خیالات اور اخلاق اوسکے حالت خواب مین نہایت عالی اور
مضبوط ہوجاتے ہین اور ہر چیز جو چہوٹی یا بڑی یا کمینی ہوتی ہے معمول متنفر ہوتا ہے چنانچہ اگر عامل چاہے کہ معمول
کوئی راز کی بات جو اوسکو حالت خواب مقناطیسی مین معلوم ہوئی ہو آشکار کردے تو معمول اوسکو ہرگز نہین ظاہر
کرتا ہے اور اگر کوئی اس بات مین کوشش کرے کہ معمول سے کسی امر قبیح کا ارتکاب کرانا چاہے تو اوس شخص
کو جلد دریافت ہو جائیگا کہ معمول کو اس بات کا بہت درست شعور ہے کہ کیا کیا باتین اخلاق کی رو سے
واجب ہین اور کیا کیا نہین بلکہ ایسی باتونکا اوسکو ہوش بہ نسبت بیداری اصلی کے حالت خواب مین

زیادہ ہوتا ہے اور اکثر حالتو نمین معمول کے چہرہ پر زیادہ لطافت پائی جاتی ہے اور اوسکے خیالات بھی
زیادہ لطیف اور طبیعت فرشتو نکی سی ہو جاتی ہے آور حالت خواب بیداری خواب حقیقی کی حالت نہین ہے
بلکہ ایک ایسی حالت ہے کہ اوسمین قوت باصرہ ظاہری مفقود ہو جاتی ہے اور دل مین فقط بیداری ہی
نہین رہتی ہے بلکہ اخلاق اور ادراک بہ نسبت حالت اصلی کے زیادہ ہو جاتے ہین معمول کی تقریر اوسکی تقریر اصلی
سے زیادہ فصیح اور شستہ اور عالی ہوتی ہے اور عامل کی متابعت عموماً اوتنی ہی کرتا ہے کہ جہانتک اخلاق
اور کار واجب مین خلل نہ پڑے اور اگرچہ علو طبیعت ایسے معمولون کی کہ جنکے طبائع بذاتہ عالی ہین زیادہ ظاہر
ہوتا ہے لیکن کم و بیش ہر معمول کی طبیعت کو جلا ہو جاتی ہے اکثر لوگ اعتراضاً یہ کہتے ہین کہ اگر حقائق قوت غائب
بینی سچ مانی جاوے تو اس سے ثابت ہوگا کہ غائب بین کو علم کل حاصل ہوتا ہے اور چونکہ یہ بات ناممکن ہے
اسواسطے غائب بینی کی قوت بھی حقیقت مین راست نہین ہے جواب اسکا یہ ہے کہ درحالیکہ ہم دیکھتے ہین کہ معمول کو
فاصلہ کا حال نظر آتا ہے اور سیکڑون معمولو نمین یہ بات دیکھی گئی ہے تو قوت غائب بینی کی سچ
ہونی ہی شبہہ نہین باقی ہے اگرچہ غائب بین کو بصر ظاہری یعنی آنکھون سے کہ وہ دونون بند ہوگئی ہین
کوئی شے معلوم نہین ہوتی ہے لیکن وہ بصر باطنی سے بلا وساطت چشم اور روشنی ظاہری کے اسطرح دیکھتا ہے
کہ در و دیوار یا اور کسی شے کے حائل ہونے سے اوسکے دیکھنے مین خلل واقع نہین ہوتا ہے او صورت اور روشنی اور الوان
مختلفہ کا قوت باصرہ کو بلا وساطت چشم اور روشنی ظاہری کے محسوس اور معلوم ہونا کچہ تعجب کی بات نہین ہے
بہت آسانی سے ہر ایک کے قیاس مین آسکتی ہے مثلاً جب آنکھین بند کر لیجاوین بلکہ اون پر
ہاتہ بھی رکھہ لیا جاوے تو اوسوقت اگر نظر غور سے دیکھین تو کیا کیا رنگ اور کیا کیا اشکال ہوائی نہایت
باریک و عجیب و غریب دکھائی دیتی ہین کہ بیان اوسکا نہین ہو سکتا یہ امر متعلق مشاہدہ کے ہے پس اسیطرح سے
غائب بین در اصل حقیقی چیزونکو کسی ایسے ذریعہ سے دیکھتا ہے کہ جسمین مثل روشنی ظاہری کہ صورت اور شبیہ
سے گو قوت باصرہ تک پہونچاوے حاجت نہین ہوتی ہے اور آئندہ اسکا حال مفصل و مشرح لکھا جاویگا کہ وہ کیا ہے

کی نسبت کیا کیا باتین ہمکو دریافت ہو سکتی ہین لیکن ماہیت اور حقیقت اون وسائل باطنیہ کی کچھ بھی ہو اونکے ذریعہ اور وسیلہ کے مشاہدہ اور معاینہ سے غائب بین کو علم کل کا حاصل ہونا ممکن نہین ہے بلکہ یاد رکھنا چاہیے کہ غائب بین کو قوت سب چیزون کے دیکھنے کی حاصل نہین ہوتی ہے بلکہ قوت غائب بینی صرف محدود اور مختلف طور پر ہوتی ہے اور درحقیقت یہ بات ہے کہ غائب بین بیانات مین بہت سی غلطیان کرتے ہین اور خاص مشکلات اونکو پیش آتی ہین مثلاً غائب بینون کو قوت تقریر گذشتہ واقعات کے اثر اور اون آثار مین جو صورت خاص غائب بینی مین واقعات گذران سے پیدا ہوتے ہین تمیز نہین ہوتی وجہ اسکی یہ ہے کہ دونون صورتون مین جو آثار پیدا ہوتے ہین بصر باطنی پر دونون برابر ہی کارگر ہوتے ہین علی ہذا القیاس جو آثار تلقین اور دریافت خیال کے ذریعہ سے ہوتے ہین اونمین اور اون آثار مین جو حقیقی اشیاء بعید ظاہری کے دیکھنے کے سبب سے پیدا ہوتے ہین فرق کرنا ممکن نہین ہوتا اون سب مین تمیز کرنا ہمارا کام ہے علاوہ برین درحالیکہ ہمارے آنکھون کے سامنے جو چیزین موجود ہوتی ہین اونکے دیکھنے مین ہمکو اشتباہ اور غلطی ہو جاتی ہے تو اسصورت غائب بینی مین زیادہ تر احتمال وقوع اغلاط ہے اور اگر بالفرض سب چیزون کے دیکھ لینے کی بھی قوت حاصل ہو جاوے تو بھی اس قوت سے عقل بخشا اور علم کل حاصل ہونا ممکن نہین ہے اور یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ جب کبھی مطابق اظہار غائب بین اشیاء ظاہری موجود نہین ہوتی تو ہم اوسکے بیان کو غلط سمجھ لیتے ہین اور جب ہم خوب اچھی طرح غور اور امتحان کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ غائب بین کا بیان درست اور راست تھا اور ہمارا خیال غلط تھا اور وجہ ہمارے غلط فہمی کی یہ ہوتی ہے کہ جو خیالات ہمارے ذہن مین پہلے سے جمے ہوئے تھے وہ دھوکا دیکر بہکاتے تھے

اعتراض بعض لوگ جو حقائق مقناطیسی کو تسلیم کرتے ہین وہ بھی معترض ہوتے ہین کہ یہ عمل جادو ہے اور دین کی کتابون کی رو سے ممنوع ہے اسکے جواب کئی ہین اول یہ ہے کہ یہ اعتراض ابتداے علم طب اور ہیئت اور کیمیا کی نسبت بھی ہوتے رہے ہین اور جو لوگ جاہل تھے وہ اپنی نسبت زیادہ ہوشیار

اور عقلمندون کو ساحر اور جادوگر کہا کرتے تھے **دوسرے** یہ کہ اگر جادو سے یہ مراد ہے کہ خلاف
قواعد قدرت آثار پیدا ہوتے ہین تو عمل مقناطیسی جو موافق قواعد قدرت ہے اس جرم جادو سے
بیگناہ ہے اور جن لوگون کو برا جاننا چاہیے وہ وہ شخص ہین جو قدرتی علم کو بد اور قبیح کامون کے
واسطے دھوکہ بازی اور مکاری مین مستعمل کرتے ہین اور لوگونکو فال گوئی کے بہانہ سے دہوکا
دیتے ہین اور جو لوگ کہ خدا تعالے کے مصنوعات کی نسبت تحقیقات کرتے ہین اور عجائبات قدرت
مشاہدہ کرنے کا شوق رکھتے ہین اور ہر صنعت عجیب کی نسبت صانع حقیقی کی طرف کرتے ہین اور اپنی
نیک نیتی اور خوش نہادی سے اس علم کو اچھے مطالب کے واسطے کام مین لاتے ہین اونکی نسبت یہ قول راست
نہین ہوسکتا ہے کہ وہ فن ممنوع کو استعمال کرتے ہین چنانچہ جب ہم بعض آثار عمل مقناطیسی کا حال
مفصل لکھینگے تو واضح ہوگا کہ اس عمل کے ذریعہ سے بہت ایسے امور حل ہوجاتے ہین جنکو لوگ سحر یعنی
کرشمہ بطالت کے سبب سے واقع ہوتے ہین مثل آسیب وغیرہ کے **اعتراض** بعضے لوگ یہ بھی اعتراض
کرتے ہین کہ عمل مذکور کے استعمال کے سبب سے کفر اور دہریہ پن پیدا ہوتا ہے اوسکا **جواب**
یہ ہے کہ اس عمل کے استعمال سے کفر نہین پیدا ہوتا ہے بلکہ ایمان کامل ہوتا ہے اور
معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی ماہیت کا کسیکو کچھ بھی علم نہین ہے کہ یہ کیا طلسم قدرت ہے اور خدا تعالے
جلشانہ کی قدرت کی بہت سی عجیب صنعتین اس عمل کے ذریعہ سے ظاہر ہوتی ہین اور اگر معترض کا
مدعا یہ ہے کہ اس عمل اور علم سے فنائے روح ماننا پڑتا ہے کہ حصول ادراک بلا واسطہ حواس خمسہ ظاہری
مستلزم فنائے روح ہے تو اس کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ معترض آثار عمل سے مطلقاً واقف
نہین ہے اسواسطے کہ اون آثار کا نتیجہ بالعکس اوسکے فہم کے نکلتا ہے اور جو لوگ نہایت
عقیل اور عالم کامل ہین وہ اون آثار کو دیکھکر یہ کہتے ہین کہ روح کا غیر مادی ہونا اور فانی نہونا اون آثار سے
بہت صفائی اور خوبی سے ثابت ہوتا ہے چنانچہ غائب بینی کے آثار مین نفس ناطقہ کا جسم سے علیحدہ

فاعل ہونا مشاہدہ ہوتا ہے اور جسم کے فعل سے نفس ناطقہ کا فعل بالکل جدا ہوتا ہے اور یہ دلیل
قوی اس امر کی ہے کہ مادہ اور روح مین لاانتہا اختلاف ہے غور کرنا چاہیے کہ ادراک کا حواس
ظاہری کے ذریعہ سے علاوہ پیدا ہونا روح کے لافانی اور قدیم ہونے کے نسبت کیونکر شک پیدا
کرسکتا ہے بلکہ حقیقت مین اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نفس ناطقہ کو ادراک اور حس کے پیدا کرنے مین مادہ
ظاہری پر اتنا تکیہ نہین ہے جیسا ہمارے خیال مین پہلے تھا یعنی بوساطت حواس ظاہری بھی نفس ناطقہ کو
ادراک ہوتا ہے علاوہ اسکے لفظ دہریہ مین جو معترض استعمال کرتا ہے یہ لفظ اس محل مین ایسا بیمعنی ہے
کہ کبھی کوئی شخص اسکے معنی اچھی طرح نہین سمجھا سکتا ہے اسواسطے کہ اگر کسی سے دریافت کیا جاوے
کہ مادہ کی تعریف کیا ہے تو وہ سوائے خواص مادہ کے اوسکی حقیقت کو نہین بتا سکیگا یعنی تعریف اوسکی
ذاتیات سے کہ جنس قریب اور فصل قریب ہے نکر سکیگا بجز تعریف رسمی کے مثل اسکے کہ مادہ وہ چیز ہے جو جگہ کو
روکتا ہے یعنی قابلیت تمکن کی رکھتا ہے اور امتناع تداخل اوسکی صفت ہے اور اوسمین وزن اور کشش اور جذب
ہوتا ہے علی ہذالقیاس پس یہ امر قابل لحاظ ہے کہ مادہ کوئی شے ایسی ہے جو حقیقت اوسکی ان خواص سے جدا اور
علیحدہ ہے اور کوئی ایسا جوہر ہے جسکے یہ سب خواص اعراض ہین اور یا مادہ مجموعہ ذرات کا نام ہے کہ جسکے
بعض خواص معین ہوتے ہین یا مادہ فقط نقاط ہندسیہ کے مجموعہ کو کہتے ہین جو گویا مرکز ہین جنمین بعض قوتین
کشش اور تنفر کی فاصلہ معین تک پھیلتی ہین اسصورت مین کیا قوت جاذبہ قوت کشش نہین ہے کیا قوت
شرکت اور قوت اتصال قوت جاذبہ سے جدا ہے کیا خاصیت امتناع تداخل یعنی تمکن کی قوت اور تیت
و نابود ہونے کے قابل ہونے کی قوت قوت تنفر نہین ہے کیا جوہر مقناطیسی کشش اور تنفر کی قوت سے
نہین بنتا ہے کیا یہ امر محال ہے کہ حرارت اور روشنی فقط قوت کشش اور تنفر سے بنی ہوئی ہو پس
اگر ان سب قوتون کے موجود ہونے سے ہمارے حواس پر ایسا ہی اثر پیدا ہو جیسا مادہ کے سبب سے
پیدا ہوتا ہے تو ممکن ہے کہ مادہ بلکہ خواص مادہ کہ فقط انکو ہم جانتے ہین ان قوتون کے اجتماع کا نتیجہ ہو

پس

پس ایسے سوال کا جواب آسانی سے سمجھ مین نہین آتا ہے فقط اتنی بات ہمکو مادہ کی نسبت ضرور معلوم ہے کہ مادہ اپنے خواص سے علحدہ ہمارے قیاس مین نہین آسکتا ہے پس حاصل یہ ہوا کہ خود مادہ کو ایک قوت یا مجموعہ بہت سی قوتون کا تصور کرتے ہین اور جب مادہ کی تعریف کما حقہ نہین کر سکتے ہین تو غیر مادے کی تعریف کیونکر کر سکین گے تاوقتیکہ ہم نہ جانین کہ مادہ کیا چیز ہے یہ کیونکر جان سکتے ہین کہ غیر مادہ کیا ہے بلکہ یہ کہنا چاہئیے وہ کون چیز ہے کہ جسے مادہ نہین کہتے اسواسطے کہ اگر ہم مادہ کی یہ تعریف کرین کہ وہ جگہ روک لیتا ہے تو غیر مادہ اوسکو کہین کہ جو جگہ کو نہ روکے تو ایسی شے کوئی خیال مین نہین آتی جو جگہ کو نہ روکے زیادہ برین نسبت کہ وہ لطیف مثل ہوا کے ہوگی تو بہی وہ جگہ کو روکیگی گو بحس ظاہری محسوس نہووے اگر یہ تعریف کرین کہ مادہ اوسے کہتے ہین جو نیست و نابود نہین ہوسکتا ہی اسکا مآل یہ ہوتا ہے کہ مادہ قدیم یعنی لافانی ہے اور اسیوجہ سے ایک ذرہ کے مادہ کو بہی ہم نیست و نابود نہین کر سکتے ہین فقط اتنا ہمکو اختیار ہے کہ اوسکی صورت اور جگہ بدل سکتے ہین مثلاً آتش خانہ مین جو کوئلے ڈالے جاتے ہین تو کوئلے کی حیثیت نابود ہو جاتی ہے مگر مادہ اوسکا کہ راکھ اور دہوان اور ہوا ہے باقی رہ جاتا ہے اوسکو ہم فانی نہین کر سکتے ہین اسیطرح اگر ہم یہ قیاس کرین کہ روح کسی قسم کی مادہ لطیف سے بنی ہوئی ہے اور جگہ روکتی ہے یعنی جسم مین ہے تو اس قیاس سے بہی اوسکا قدیم ہونا معلوم ہوتا ہے اور درجہ اخیر پر یہ بات قرار پکڑتی ہے کہ اس زندگی مین ہمکو روح اور نفس ناطقہ کا علم فقط اسیطور پر ہے کہ ہم اوسکو مادہ ظاہری کے ساتھ شامل دیکھتے ہین جسطرح زندگی مین وجود خیال کا بغیر مغز سر کے کہ محل خیال ہے خیال محال ہے اور خیال کی نسبت ہم اتنا ہی کہہ سکتے ہین کہ خیال مغز سر کا ایک فعل ہے اس صورت مین ہمکو کسی اور وجود کا مثلاً روح اور نفس ناطقہ کا فرض کر لینا جائز نہین ہے اسواسطے کہ خیال کے پیدا ہونیکی وجہ بتانے کے لیے ایسا وجود فرض کر لینا کچھ ضرورت نہین رکھتا لیکن اس قول کے تسلیم کرنے سے ایک منکر کرنے والے وجود کو جسم سے جدا مان لینا

چاہیے یہ بات تو سچ ہے کہ ہم ایسے وجود کا ہونا ثابت نہین کر سکتے ہین لیکن یہ بھی تو نہین ہو سکتا ہے کہ ایسا وجود حقیقت مین نہین ہے ممکن ہے کہ ایسا وجود درحقیقت موجود ہو اور مغز کو بطور آلہ خیال اور حس کے کام مین لاتا ہو اور بالعکس اسکے یہ بھی احتمال ممکن ہے کہ ایسا وجود کوئی نہو پس انسان ضعیف البنیان کا ادراک اس کنہ کو نہین پہونچ سکتا ہے کہ آیا کوئی وجود فکر کرنے والا جسم سے علحدہ ہے یا نہین اسیوجہ سے اسمین حکماء نے بہت سی بحثین کی ہین الا یہ بحث کسیطرح اس عالم حیات مین طے نہین ہو سکتی ہے جسطرح سے کہ ایک علحدہ روح یا نفس ناطقہ کے موجود ہونے کو ثابت نہین کر سکتے ہین اسیطرح یہ امر بھی بدیہی ہے کہ انسان کو ایک ذاتی وقوف ایسا حاصل ہے جس سے ایسے وجود کے موجود ہونیکی ہمکو آگاہی ہوتی ہے اور اس وجود کی شہادت بالکل رد نہین ہو سکتی ہم سمجھتے ہین کہ مغز سر کو خدا تعالے نے اس قوت موجودہ کا آلہ مقرر کیا ہے اور ان امور خیالیہ کا بہ نسبت روح کے قیاس کرنا خلاف قیاس ہے اسواسطے کہ تعلق اور تصرف اس قوت کا خاص مغز سر مین ہے بخلاف روح کے کہ تصرف اوسکا تمام بدن مین عام ہے اور روح کا فانی یا لافانی ہونا اس عمل سے کچھ ثابت نہین ہوتا ہے مگر جن لوگونکا یہ قول ہے کہ روح ایک جسم سے علحدہ وجود ہے اونکے قول کو مضبوط اور مستحکم کرتا ہے اور اس بات کی تحقیق تو انسان کی فہم اور علم سے باہر ہے کہ آیا روح مادی ہے یا غیر مادی لیکن بہرحال یہ ثابت ہوتا ہے کہ قدیم ہے اور معدوم نہین ہو سکتی ہے اگر جب ہم جسم انسان پر آثار عمل مقناطیسی کو پیدا کرتے ہین مثلاً کسی عضو مین تشنج یا دل کی حرکت مین سرعت پیدا ہو جانا یا درد کی تکلیف کا حس بالکل جاتا رہنا آنکھ کی پتلی پر روشنی کا اثر نہونا معمول کے معمولی زبان مین لکنت پیدا ہو جاتی علیٰ ہذا القیاس باقی آثار کہ یہ سب اگر معمول کی طبیعت اثر پذیر ہو تو بہت جلد آسانی سے اوسپر واقع ہو سکتے ہین تو لوگ ان آثار کو پیدا ہوتے دیکھکر تسلیم کرتے ہین اور اعتراضاً یہ کہتے ہین کہ یہ سب آثار وہم کے سبب سے پیدا ہوتے ہین **جواب** اگر

مرحو ان لوگون کی یہ سبب ہے کہ یہ بغیر تمیز یعنی قیاسی امور مجازی ہین حقیقی نہین ہین تو ظاہر اعلوم
ہوتا ہے کہ ان لوگونکو تمیز نہین ہے کہ قیاسی اور حقیقی مین کیا فرق ہے اسواسطے کہ عضو کا اکڑ جانا اونکے
کی عمل کا تمام ہو جانا عکس اعضا کا موقوف ہو جانا نبض مین سرعت کا آجانا اگرچہ بہت وقوع ان امور
کا انکو بخوبی معلوم نہین ہے الا یہ امور سب یقیناً حقیقی ہین جسطرح سے کہ بعض اذکار اور اعمال بیہوشی
کے ایسے ہوتے ہین کہ اون کی تاثیرات سے بلا عمل مقناطیسی موت واقع ہو جاتی ہے پس یہ لوگ جو مر
وہ کیا اپنے قیاس مین اپنے تئین مردہ سمجھکر مر گئے اور اگر کوئی ان امور حقیقی کو وہمی سمجھے تو اوسکے
اس وہمی سمجھنے سے اونکے حقیقی ہونے مین خلل نہین آتا ہے بلکہ ایسے معترض کو وہمی کہا جاتا ہے
اور اگر مدعا اونکا یہ ہے کہ یہ آثار کسی قوت خارجی کی وجہ سے پیدا نہین ہوتے ہین بلکہ معمول کے
نفس ناطقہ کے فعل ہے کے یہ آثار نتائج ہین اور اس فعل کو ہم وہم کا فعل کہتے ہین تو ہم اس قیاس کی
تعریف مطابق مدعاء معترض کے مفصلاً کرتے ہین کہ جس شخص پر یہ عمل کیا جاتا ہے اوسکا نفس ناطقہ
بعض اشارات کے سبب سے برانگیختہ ہو کر جسم پر اولٹ کر اثر کرتا ہے اور جملہ آثار مذکورہ بالا علاوہ خواب
مقناطیسی کے پیدا کرتا ہے اگر معترض اس تعریف کو تسلیم کرلین اور اختصار کے واسطے اس فعل کا نام
فعل وہم رکھ لین تو یہ ایک اصطلاح فرضی ہے اور جدید با اینہمہ حقیقت مین یہ بات ہے کہ اگر احتیاط اور غور
سے تحقیقات کیجاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ قیاس بہت درست نہین ہے اسلئے کہ سرعت نبض وغیرہ آثار
مذکورہ بالا ایسی چیزین ہین کہ جن پر ہمارا اختیار ہرگز نہین ہے معمول کا وہم کیسا ہی برانگیختہ کیا جاوے
وہ اپنے جسم مین یہ آثار بلا ذریعہ عمل مقناطیسی کے ہرگز خود بخود پیدا نہین کرسکتا ہے اور عامل اوسپر
یہ آثار اور دیگر آثار اسطرح پیدا کرسکتا ہے کہ اوسکو وہم کا تعلق کسیطرح نہ پہونچے مین اس بات
کی شہادت دیتا ہون کہ عامل عمل مقناطیسی کسی شخص پر ایسی حالت مین عمل کرلیتا ہے کہ معمول دوسرے
کمرے یا دوسرے مکان مین یا سیکڑون گز عامل سے دور ہو اور جانتا بھی نہو کہ کسیطرح کا عمل اوسپر

ہونے والا ہے اور وہ اپنے کاروبار مین مصروف ہو اوسپر عمل مقناطیسی کے آثار نمایان ہوجاتے ہین
اور جن لوگونکی طبیعت اچھی اثر پذیر ہے اون پر یہ اثر اسطور پر بہی پیدا ہو جاتے ہین کہ
عامل نے کبھی پہلے اونکو دیکھا بہی نہو کیس اسصورت مین یقیناً وہم کے فعل کو مطلقاً ان آثار مین
دخل نہین علاوہ اسکے درحالیکہ معمول کا خیال کسی امر خاص مین جما ہوا ہو عامل کو اختیار ہے کہ
اوسپر ایسے آثار پیدا کردے جو اون امور سے کہ جسپر معمول کا خیال جما ہوا ہے بالکل کچہ تعلق
نہ رکھتے ہون اور معمول کو عمل کی اطلاع بہی نہو چنانچہ ممکن ہے کہ معمول نہایت توجہ دلی سے
کسی سے باتین کر رہا ہو عامل کے قصدنا گفتہ سے جو اوسکے پیچہے یا دور کہڑا ہو آدہا کلمہ اوسکے منہ سے
نکلتے ہوے رک جاوے علی ہذا القیاس سیکڑون مختلف صورتون مین عامل کا اسطور پر اثر نمایان
ہو جاتا ہے ان باتون سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہم سے جملہ آثار کی وجہ وقوع معلوم نہین ہو سکتی ہے
بلکہ کسی خارجی قوت کی تاثیر کو ضرور ماننا پڑتا ہے اور جب ایسی قوت کو مسلم جانا تو پہر وہم کے ماننے
کی کچہ ضرورت نہین ہے اسواسطے کہ جملہ آثار عمل مقناطیسی قصدنا گفتہ عامل سے سبب سے بلکہ ایسی حالتین کہ
عامل و معمول ایکجا نہون اور اون دونون مین بعد مسافت ہو پیدا ہو سکتے ہین اگرچہ وہم سے کہ جسکی
تعریف اوپر بیان کی ہے اکثر آثار پیدا ہو سکتے ہین الا کلیۃً سب پیدا نہین ہو سکتے اس سے یہ بات
البتہ ظاہر ہوئی کہ وہم پر زور ڈالنے سے عمل مقناطیسی کا اثر جلدی اور زیادہ قوی ہو سکتا ہے چنانچہ
عامل کی مرضی جب مضبوطی سے ظاہر کیجاتی ہے تو اوسکی تاثیر کچہ کچہ اسی باعث سے ہوتی ہے
لیکن مرضی ناگفتہ عامل کی بہی تاثیر ہو جاتی ہے اسواسطے کہ وہم پر اثر ہونا عمل مقناطیسی کی تاثیر
کے واسطے لابدی اور ضروری نہین ہے الغرض اگرچہ بعض اوقات بعض آثار کی وجہ وقوع اس
قیاس پر بیان ہو سکتی ہے یا یہ کہ قوت مقناطیسی کے ہمراہ وہم کے بہی تاثیر ہوتی ہے لیکن
جب تلک کسی خارجی قوت کی تاثیر نہ پائی جاوے اس قیاس کی بنیاد مضبوط نہین ہوتی ہے یعنے

بالغرض

بالفرض اگر یہ بات قبول کر لیجاوے کہ بعض آثار وہم کے براگنیختہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین تو وہم
کے براگنیختہ ہونے کی وجہ کیا ہے اور اوسکا کیا سبب ہے کہ ترکیب عمل مقناطیسی سے وہم پر ایسا قوی
اثر ہوتا ہے اور ایسے مختلف آثار پیدا ہوتے ہین اور معمول کو حالت ہوش مین جسم پر بعض آثار مثل
حرارت یا سردی یا بجلی کے صدمہ کے سے کیون معلوم ہوتے ہین غرضکہ بواسطہ یا بلا واسطہ وہم
ہر طرح سے قوت خارجی کی معمول پر ضرور تاثیر ہوتی ہے **سوال** عمل مقناطیس حیوانی کے اکثر
کسیکام کے نہین ہین اور اوسنے سوا سیر کے کچھ فائدہ حاصل نہین ہوتا پس انکی نسبت تحقیقات
کرنی لاحاصل ہے **جواب** یہ سوال اولًا اور علمون کی نسبت بہی مثل علم ہیئت اور علم کیمیا اور علم
تشریح اور ہندسہ کیا گیا تھا اور اب ایسا سوال اون علمونکی نسبت کرنا نہایت لغو معلوم ہوتا ہے اور
اسکی وجہ یہ ہے کہ امتداد زمانہ سے اون علوم کے فوائد بہت سے معلوم ہوئے ہین اور اگر فوائد کثیرہ معلوم
نہوتے تو بہی شخص عقیل کو فرض ہے کہ تحقیق علمی اور امر حق کے دریافت کرنے کے واسطے
ان سب علوم کے اصول اور فروع کو مطالعہ کرین اور کوئی شے حکیم مطلق اور آفریدگار برحق نے
ایسی خلق نہین فرمائی کہ جسمین فائدہ نہو **فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة** گو وہ فوائد ہمکو بالتفصیل معلوم
نہون اور شاید کہ حقیقت اون فوائد کی کسی اور علم کے ذریعہ سے دریافت ہوجاوے اور بہت جلد یا
یا سالہا سال کے بعد اوسکے استعمال سے فائدہ حاصل ہو **چنانچہ** بعض حقائق جو ناچیز اور
بیفید معلوم ہوتے ہین جب ہمارے علم کو ترقی ہوتی ہے تو دفعتًا قدر حاصل کرلیتے ہین **چنانچہ**
دُخان مین لچک کا ہونا مدت مدید سے سبکو معلوم تھا لیکن واٹ صاحب کی تیزی عقل سے دُخانی دھوان ۱۲
کل اسی خاصیت دُخان کے ذریعہ سے بنی جب برف اور پانی اور بخار کے مزاج کی گرمی کے مدارج
معلوم ہوئے تو حرارت پوشیدہ کی حقیقت معلوم ہوئی اور غالبًا واٹ صاحب نے اسی حقیقت کے دریافت
ہونے کے سبب دُخان سے یہ فائدہ حاصل کیا کہ دُخانی کل تیار کی اسیطرح ایک یہ بہی بات مدت سے

معلوم تھی کہ اگر ایک موج برقی ایک تار کی راہ روان ہو اور رگ جا دے تو ایک موج برقی دوسری
تار مین پیدا ہوتی ہے یا سوزن مقناطیسی پر اثر کرتی ہے حال مین اسی ذریعہ سے تار برقی بنایا گیا
اور اسی خاصیت موج برقی کے ذریعہ سے ہم قوی مقناطیس مصنوعی بنا سکتے ہین پس واضح ہوا کہ جو
کوئی حقیقت علمی بظاہر ناچیز معلوم ہوتی ہو لیکن اوسکی ذات مین ایک بزرگی ہے اور کسی نہ کسی وقت
اوسکی طرف ضرور حاجت پڑیگی اور اوسکے استعمال سے بر امد مدعا ہوگا اور عمل مقناطیسی کا تو ایسا فایدہ
ظاہر ہے کہ تکلیف اور درد کے دور کرنے کے واسطے مستعمل ہوا کرتا ہے غرضکہ یہ اعتراض بھی پوچ اور
لغو ہے **سوال** حقائق علم مقناطیسی ایسے صریح و واضح اور ایسے بکار آمد ہین کہ اگر حقیقت مین اونکا وجود
ہوتا تو مدت سے دنیا مین لوگ اس سے واقف ہو کر بہت کامون مین استعمال کرتے **جواب** اس کلام سے
ثابت ہوتا ہے کہ جو چیز اب تک دریافت نہین ہوئی یا اگر دریافت ہو چکی تھی اور اوسکا استعمال نہین ہوا
تو وہ چیز خبط ہے حالانکہ علم تواریخ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر زمانہ مین نئی نئی باتین ایسی دریافت ہوئی ہین
کہ اوس سے لوگون کو تعجب ہوا ہے جیسا کہ بارود فرنگستان مین پہلے اوجر بیکن کو دریافت ہوئی حالانکہ
چین مین ہزار برس سے پہلے اوسکا رواج تھا نئی دنیا کلمبس ہی کو دریافت ہوئی پہلے کوئی نہ جانتا تھا
فرینکلن صاحب کے عہد سے پہلے بجلی کا وجود نہین تھا کیا قطب نما کے بننے سے پہلے قوت مقناطیسی
دنیا مین موجود نہ تھی اسکا کیا سبب ہے کہ دخان کے زور سے جہاز رانی ایک وقت خاص مین کی گئی
اور اس سے پہلے کسیکو قوت دخان کا اس طور پر مستعمل کرنے کا خیال بھی نہوا الغرض اسکا کیا سبب ہے
کہ ہر چیز نئی ایک خاص وقت مین دریافت ہوئی اور اوس سے پہلے کسیکو بھی اوسکی حقیقت معلوم
نہ تھی پس وجہ اسکی یہ ہے کہ موجودات عالم کے ذرہ ذرہ مین آفریدگار تعالے نے ہزارہا صنعتین اور
حکمتین خلق فرمائین کہ اوسکے سمجھنے اور معلوم ہونے کی قابلیت لوگونکی عقلو نمین ہوتی جاتی ہے اور
موافق قابلیت عقل و مادہ ہر ایک کو علم بعض بعض فوائد کا ہر زمانہ مین ہوتا جاتا ہے چنانچہ شاعر لکھتا ہے

مثنوی

مثنوی ذرہ ذرہ کان حکیم ذوالجلال ✦ کردہ پیدا از کمال بیزوال ✦ در دل ہر ذرہ کلبس سر گران ✦
کرد از انوار صد حکمت نہان ✦ اور در اصل یہ بھی اعتراض عمل مقناطیسی کی نسبت صحیح نہین ہے اسواسطے
کہ حقائق علم مقناطیسی زمانہ سابق مین بھی لوگونکو معلوم تھے اور وہ لوگ علاج امراض اور بعض ناقص
مطالب مثل فال گوئی وغیرہ کیواسطے استعمال کرتے تھے چنانچہ مصر اور ہندوستان مین اکثر فرقونکے
عالمون مین اسکا رواج تھا اور چونکہ وہ لوگ علم وعمل کو اپنے اظہار کمالات کیواسطے بہت پوشیدہ
استعمال کرتے تھے اور کسیکو نہ بتاتے تھے لہذا یہ علم ایک عرصہ کے بعد دنیا سے ضائع ہوگیا تھا
بعد ازان اس علم کو دوبارہ مسمر صاحب نے دریافت کیا ہے اور ہنوز یہ علم عہد طفولیت مین ہے الا یقین
کامل ہے کہ روز بروز اسکو ترقی ہوتی جائیگی اور یہ اعتراض کہ سیکڑون برس سے پہلے یہ عمل بخوبی کیون
نہ ظاہر ہوا دلیل اس بات کی نہین ہوسکتی کہ یہ علم جھوٹا ہے اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ جو لوگ
علم اور فضل مین کمال رکھتے تھے اونہون نے اس علم کے بہ نسبت تحقیقات واقعی اتبک کیون نکی تو
اسکا جواب یہ ہے کہ گو ایسے لوگون نے اتبک اس علم کیطرف توجہ نہین کی تھی لیکن یہ کم توجہی اونکی
اس علم کے بہ نسبت اے عرصہ تک نہین رہسکتی ہے اسواسطے کہ اگر اہل علم اسکی طرف توجہ نکرینگے تو اون جاہلون
سے پیچھے رہ جاوینگے جنکو اسکی طرف توجہ ہے اور تھوڑے ہی عرصہ مین یہ بات ہوجاویگی کہ جسطرح علم
کیمیا اور علم تشریح کے نہ جاننے سے طبیب کے علم مین قصور سمجھا جاتا تھا اسیطرح اگر اس علم مقناطیس
حیوانی مین اونکو دخل نہوگا تو وہ ناقص سمجھے جاوینگے اب جو مناظرہ اور اعتراضات مشہورہ کے جواب سے
فراغت حاصل ہوئی تو ترکیبین عمل مقناطیسی کی اور اون ترکیبون سے جو آثار پیدا ہوتے ہین اور
پہلے آثار ادنی اور بعد ازان آثار اعلی کا حال تبصرون مین بیان کرونگا اور تکملہ مین جو وجوہ وقوع آثار عمل
جو کچھ قیاس مین آتے ہین اور اون آثار کے پیدا ہونے سے جو فوائد دریافت ہوتے ہین لکھونگا اگرچہ
بیشک اس معاملہ مین قیاس ہی قیاس ہے لیکن اس قیاس کرنے سے کچھ نقصان نہین اسواسطے کہ حقائق عمل کا

واقع ہونا ثابت ہے خواہ ہم اوسکے وجوہ وقوع بیان کرسکین یا نہ بیان کرسکین یا جسطرح چاہین بیان
کرین **تبصرہ اول بیان آثار وعلامات وترکیب خواب مقناطیسی کے پیدا**
کرنے مین اسکی چند صورتین ہین اول یہ ہے کہ ناظر یعنی عامل پانچ چار آدمیونکو برابر بٹھا دے
اور اون سے کہے کہ اپنے ہاتہ اسطرح پر رکہین کہ ہتھیلیان اوپر کیطرف ہون بعد اسکے اپنے دہنے ہاتہ کی
اونگلیون کے سرون کو ٹہنیے سے نیچے کیطرف متصل علی التواتر حرکت دیجاوے اور اونگلیان برابر رکہے
یا اسطرح پر کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہون یعنے معمول کے جسم کو چہونا نچاہیے اور جسقدر ممکن ہو سکے
اونگلیان ناظر یعنی عامل کی جسم منظور کے قریب تر ہین تو اس ترکیب سے غالب ہے کہ اون آدمیون مین سے
ایک یا دو یا زیادہ پر ایک خاص اثر اس حرکت سے معلوم ہوگا لیکن یہ آثار مختلف اشخاص مختلف پر
مختلف طور سے ہوتے ہین بعض کو کچہ گرمی اور بعض کو کچہ سردی اور بعض کو گدگدی سی محسوس
ہوگی بعض کو اپنا جسم مثل سُن ہوجانے کے اور بعض کے جسم پر اثر مثل سوئیان چبہنے کے معلوم
ہوگا پس جن لوگونکو ان علامات وتاثیرات مذکورہ بالا سے کوئی اثر معلوم ہوا اون پر خواب
مقناطیسی جلد واقع ہوگا اور جو بڑے آثار اس عمل کے ہین اونپر بخوبی نمایان ہونگے اور اسطرح جانچلے
قابلیت مادہ ہر شخص کا واسطے قبول تاثیر اس عمل کے اچھی طرح سے ظاہر ہوجاتا ہے لیکن جب کوئی شخص
ایسا ہو کہ جس پر کچہ آثار عمل کے نمایان ہوتے ہون تو ناظر عامل اوسپر اسطرح آغاز عمل کرے کہ اپنے دونون
ہاتہ منظور معمول کے سر اور چہرے پر سے اوسکے پیٹ اور بلکہ پاؤن تک اوتارے اور ہر وقت ناظر کو یہ امر ملحوظ
خاطر رکہنا واجب ولازم ہے کہ منظور کے جسم کو ہاتہ نہ چہونے پاوے اور جسقدر ممکن ہوسکے قریب تر جسم
منظور سے ہاتہون کو اوتارے اور اسطرح بہی ممکن ہے کہ بجاے سر اور چہرے او شکم کے ناظر اپنے ہاتہ منظور
کے پہلوؤنکی طرف سے اوتارے الغرض تاثیر عمل مین یہ دو شرطین ضروری ہین شرط اول یہ کہ ہنگام عمل یعنے
طبیعت ناظر کی نظر کرنیکے وقت اپنے کام مین یعنی نظر بازی پر اسطرح سے خوب جمی ہو کہ اوس وقت ناظر سواے

مردمک چشم منظور کے دیدۂ ظاہر و باطن سے کسی اور چیز کو نہ دیکھے اور بکمال استقلال اپنے ارادہ پر
قائم رہے اور کسیطرح کا شور و غل اوس مکان اور اوسکے قرب و جوار مین نہو اور آواز رفتار و گفتار اور کھٹ پٹ
کپڑے کی بھی وہان نہ آتی ہو بلکہ لوگ آپس مین سرگوشی یعنی کانون مین بھی باتین نکرتے ہون کیونکہ بہت آدمیونکا
مجمع بھی اوس جگہ نہو اسواسطے کہ ان صورتون مین ناظر و منظور کی توجہ طبیعت مین خلل واقع ہوتا ہے شرط دوسری
یہ کہ جس شخص پر یہ عمل کیا جاتا ہے وہ ہر طرح تاثیر نظر ناظر کا اثر پذیر ہوجانا دل سے منظور کرے
اور اپنی طبیعت کو جمائے رکھے یعنی عامل کے عمل ہوجانے پر راضی ہو الا یہ بات ضروری نہین ہے کہ
اوسکے دلمین عمل کی تاثیر کا اعتقاد اور اعتماد بھی ہو پس اگر ان شرطون کے ساتھ ناظر منظور کو اور منظور
ناظر کو برابر نظر جما کر دیکھتا رہے یعنی نظر سے نظر اور دل سے دل لڑا رہے تو بعض اشخاص پر تھوڑے ہی
عرصہ مین آثار تاثیر نظر مثل گرمی اور سردی اور گدگدی وغیرہ کے اولاً ظاہر ہونگے من بعد خواب
مقناطیسی واقع ہوگا اور اگر عامل ناظر زبردست اور تندرست اور مستقل مزاج اور صابر ہو یعنی تاثیر عمل کی
دیر مین ظاہر ہونے سے طبیعت اوسکی نہ گھبرائے اور وہ اپنی طبیعت کو بخوبی ظہور عمل تک متوجہ رکھے تو اس صورت
مین کیسا ہی شخص ہوگا اوس پر عمل اوسکا کامل ہوجائیگا لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرتبہ اول مین
معمول فوراً اثر پذیر نہین ہوتا بلکہ متواتر ترکیب عمل مین آتی ہے اور مطلقاً اوسکے آثار خفیف بھی ظاہر نہین
ہوتے اس حالت مین بھی عامل کو چاہیے کہ ہمت اپنی نہ ہارے یعنی اگر وہ اپنے ارادہ پر مستقل اور قائم رہیگا تو
اوسکے عمل کی تاثیرات روز بروز زیادہ موثر اور کارگر ہوتے جاوینگے یہانتک کہ رفتہ رفتہ بعد چند عرصہ
کے پانچ چار منٹ مین نظر ناظر کی تاثیرات منظور پر بخوبی ظاہر ہوجائنگی اور خواب مقناطیسی طاری ہوگا دوسری
ترکیب اس عمل کی یہ ہے کہ بہنگام آغاز عمل ناظر منظور کے سامنے قریب تر ہوکے بیٹھے اور
اوسکے دونون پاؤنکے انگوٹھون کو اپنی ہاتھونکے انگوٹھون اور اونگلیون مین لیکر نرم نرم دبائے اور جم کر
اوسکی آنکھونکی طرف دیکھنا شروع کرے اور دلکو خوب متوجہ منظور کیطرف رکھے اور منظور بھی ایسا ہی کرے یعنی

چشم ظاہری اور دیدۂ دل سے ناظر کی نظر کا نگران رہے اور چونکہ ترکیب مذکورۂ بالا اور ترکیب
ایک دوسرے پر ترجیح نہین ہے کبھی تاثیر دونون ترکیبون کی ظاہر ہوتی ہے اور کبھی دونون ترکیبون مین خطا
ہوجاتی ہے مگر یہ ترکیب دوسری اسوجہ سے اچھی ہے کہ اس ترکیب مین عامل ابتدا مین اتنا نہین تھکتا ہے
جیسا ترکیب اول مین عاجز ہوتا ہے کیا معنی کہ سر سے پاؤن تک تا عرصۂ دراز ہاتھونکا متصل و تا وقت زیاد
طلب ہے لیکن جب مشق ہوجاتی ہے تو کچھ کسی ترکیب مین مشقت نہین ہوتی ہے پس مناسب ہے کہ دونون
ترکیبون کو شامل کرلین یعنی کبھی پہلی سے خواب مقناطیسی واقع کرین اور کبھی دوسری سے اور دونون
شرطین کہ پہلی ترکیب مین ذکر کی گئین عامل کو اس ترکیب مین بھی ملحوظ خاطر رکھنا واجب و لازم ہے اور
ظہور تاثیر اس عمل کا بقدر موافق ہونے شرطون عمل کے اور قابلیت مادہ کے مختلف ہوتا ہے کبھی ایک دو
منٹ مین بھی عمل ہوجاتا ہے کبھی زیادہ عرصہ لگتا ہے حتی کہ ایک گھنٹہ تک بلکہ اس سے بھی زیادہ لیکن
جتنی مشق زیادہ ہو اوتنا ہی عمل جلد ہوتا ہے اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ عامل و معمول بہت قریب
نہون اور طرفین باہم نگاہین جما کر دیکھین تو عمل کا اثر ہوجاتا ہے چنانچہ لیوس صاحب کو سنا ہے کہ پانچ منٹ
کے عرصہ مین دور سے نظر جما کر ارادہ مضبوط سے ایک جماعت پر ایسا عمل کر لیتے تھے کہ کبھی سو مین پانچ
پر کبھی بیس پر کبھی پچیس پر اثر ہوجاتا تھا اگر یہ واقعی ہے تو اوس صاحب کو اس عمل مین عجیب قدرت
حاصل تھی ترکیب تیسری یہ ہے اور اوسکے دو طریقے ہین پہلا یہ کہ جس شخص پر عمل کرنا منظور ہے
عامل اوسکے ہاتھ مین کوئی چیز دے دے اور کہے کہ اس چیز کی طرف نظر جما کر دیکھتا رہے اسطرح بھی اوسپر
عمل کا اثر ہوجاتا ہے دوسرا طریقہ اسکا یہ ہے کہ کوئی چیز معمول کے سامنے آنکھ سے اونچی رکھی جاوے
اور وہ اوسکی طرف دیکھتا رہے ان دونون طریقون کا جو اس ترکیب سوم مین بیان کیے گئے ہین ایسا
اثر ہوتا ہے کہ معمول کو بیہوشی سے بچانا مشکل ہوتا ہے یہ ایک عام بیان ترکیب عمل اور آثار
عمل کا جو ہمی تھا کیا گیا اگر یہی ترکیبین مدت تک کیجاوین تو جتنے عجیب آثار عمل مقناطیسی کے عملی ہوتی ہین

دوسر

سب ان ترکیبون مصرحہ بالا سے پیدا ہو جاتے ہین لہذا ترکیب عمل کا بیان اس سے زیادہ
ضرور نہین ہے اب مین مفصلاً آثار عمل کا ذکر کرتا ہون اول اثر یہ ہوتا ہے کہ آنکھون کی پلکین بند
ہونے لگتی ہین اور جھکی جاتی ہین اور اگر پلکین کھلی بھی رہین تو اکثر حالتون مین گویا آنکھون کے اوپر ایک
پردہ سا آجاتا ہے اور معمول کی نظر سے چہرہ عامل کا اور دیگر اشیا چھپ جاتی ہین اسکے بعد نیند
سی آنے لگتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد یکایک ہوش جاتا رہتا ہے لیکن جب وہ جاگتا ہے تو اکثر
ایکبارگی جاگتا ہے اور کہتا ہے کہ مین بہت شیرین خواب مین تھا اور اوسکو کچھ ہوش اس بات کا
نہین ہوتا ہے کہ جب وہ سویا تھا اوس وقت کو کتنا عرصہ ہوا اور کتنی دیر تک سویا اور حالت خواب
مین کیا کیا ہوا ساری حالت جو خواب مین اوسپر گذرتی ہے مثل لوح شستہ کے ہوتی ہے لیکن
اس سبب سے یہ خیال نکرنا چاہیے کہ حقیقت مین سونے والا بالکل بیہوش ہوتا ہی بلکہ بمقابلہ حالت
بیداری معمول کی یہ بیہوشی کہی جاتی ہے حقیقت مین یہ بات ہے کہ سونے والا حالت خواب مین کچھ
سوچ رہا ہو یا بولتا ہو یا دیکھ رہا ہو یہی بات ہے جسکے سبب سے خواب مقناطیسی ایسی کیفیت کی شے ہے
اب مین اس خواب کی کیفیت تفصیل سے بیان کرتا ہون **تشریح کیفیات خواب مقناطیسی**
اول یہ ہے کہ حالت خواب ایسی ہوتی ہے کہ گویا انسان خواب مین جاگتا ہے یعنی یہ خواب ایسا
ہوتا ہی کہ سونے والا آرام سے بلا ہرج سوتا ہے اور سوال عامل کا جواب بہت ہوش اور معقولیت کے ساتھ
اوسی حالت خواب مین دیتا ہے اور اگر کسی بات مین اوسکو شک ہوتا ہے تو جواب مین کہتا ہے کہ
مجھے نہین معلوم وجہ اس شک کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ تا وقتیکہ وہ اپنے دلمین خوب مطمئن نہولے
تب تک وہ کسی چیز کے ہونے کا اقرار یا نہونے سے انکار نہین کرتا ہے اور اگر اوسی حالت خواب مین
ناظر حکم کرے تو معمول اوٹھے اور بخوبی رفتار کرے اور باوجود رفتار کے آنکھین معمول کی بند ہونگی یا
اگر کھلی بھی ہون تو پتلی اوپر کی طرف پھری ہوئی ہوگی اور روشنی کا اثر آنکھون پر نہوگا غرض کہ معمول پر

ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ اوسکے ذریعہ سے ہر شے کے موجود ہونیکا تفصیلاً اوسے ہوش
ہوتا ہے اور یہ کیفیت خواب طبعی مین کبھی حاصل نہین ہوتی اس کیفیت کے پیدا ہونیکی وجہ بعد اسکے
بیان کیجاویگی آیندہ مین اس جگہ فقط یہی بیان کرتا ہون کہ یہ آثار مختلف ہین اور ایک ہی شخص مین
مختلف حالات مین مختلف طور پر پائے جاتے ہین یعنی معمول کی کبھی قوت حس یا قوت شامہ
یا سامعہ نہایت تیز ہوجاتی ہے اور کبھی اوسکو قوت آخذہ کیطرح کی پوشیدہ حاصل ہوتی ہے اور کبھی
یہ دونو وجوہ شامل ہوتے ہین لیکن بعض اوقات ثبوت کامل اس بات کا ہوتا ہے کہ حواس
ظاہری بالکل بیکار ہوجاتے ہین چنانچہ اکثر آدمیون کو خودبخود ایسی حالت پیدا ہوتی ہے کہ سوتے
ہوے جاسکتے ہین تو اس حالت کی کیفیت سے جو اذکار ہین اون سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ضرور حواس
ظاہری اس حالت مین بھی بیکار رہتے ہین جس شخص نے ایسی حالت قدرتی دیکھی ہے اور بعد اسکے
وہ حالت دیکھی ہے جو عمل مقناطیسی سے پیدا ہوتی ہے اوسکو ہرگز اسمین شک نہین ہوتا کہ یہ
دونون قدرتی اور مصنوعی حالتین دراصل ایک ہی ہین اگرچہ مینے ایسے شخص کو جسپر حالت خواب
بیداری خودبخود واقع ہوتی ہو آج تک نہین دیکھا ہے لیکن تذکرے ایسی حالت کے معتبر آدمیون سے
جنہون نے اپنی آنکھون سے ایسے شخص کو دیکھا ہے اکثر سنے ہین اور وہ لوگ خواب بیداری مقناطیسی
کو دیکھکر ہمیشہ اقبال کرتے ہین کہ دونون حالتون مین کچھ بھی فرق نہین ہے اتنی بات کہنی ضرور ہے
کہ ایسی حالت کہ آدمی خواب بیداری مین ہو اکثر واقع ہوتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی
سبب قدرتی نوع انسان مین ایسا پہیلا ہوا ہے کہ اوسکا اثر ایک خاص حالت طبیعت انسانی مین
پیدا ہوتا ہے ممکن ہے کہ جب آدمی کی طبیعت ایسی نازک ہو کہ اوسپر فوراً اکثر چیزون کا اثر
ہوجاتا ہے اوسوقت اس سبب کا اثر ظاہر ہو چنانچہ جب آدمی حالت خواب مین ہو تو اکثر یہ اثر
پیدا ہوتا ہے لیکن یہ قاعدہ کچھ کلیہ نہین ہے اسواسطے کہ کبھی یہ حالت دنکے وقت بھی قدرتی ہے مثلاً

یہ مات

یہ بات ضرور ہے کہ حالت خواب مین اس نوبت کے واقع ہونے کی زیادہ امید ہے فرض کرو کہ
پہلے حالت قدرتی خواب بیداری کی کسینے نہ کبھی ہو اور اوّل مصنوعی حالت دیکھی ہو تو ہم سب [illegible] کہ
ضرور ایسی حالت کا پیدا کرنا کسی خاص اثر پر موقوف ہوگا ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہین کہ کبھی کبھی جب ایسا اثر
خود بخود واقع ہوجاوے تو ایسی حالت بھی خود بخود پیدا ہوجاوے گی علی ہذا القیاس جب ہم جانتے ہین
کہ یہ بات قدرتی ابتداء زمانہ سے چلی آئی ہے تو ہمکو یہ بھی امید ہو سکتی ہے کہ کبھی ہم ایسی حالت
ساختہ بھی پیدا کر سکین گے جیسا کہ رسمی نیند منوّمات سے اور جبکہ عطوسات سے اور ترمقیات سے
پیدا ہو سکتی ہے حقیقت مین عقل حیران ہوتی ہے کہ جن لوگون نے قدرتی خواب بیداری دیکھا ہے اور جو
اوسکا واقع ہونا مانتے ہین وہ کیون یقین نہین کرتے ہین کہ ایسی حالت مصنوعی بھی پیدا ہو سکتی ہے
اور جب منظور ہوتا ہے تو کبھی کبھی نہ ہمیشہ اوسکی قوت سامعہ نہایت تیز ہوجاتی ہے اور اکثر ایسا بھی
ہوتا ہے کہ اگر سونے والے کے کان کے پاس بہت زور سے غل مچایا یا طبانچہ چھوڑا جاوے تو وہ
نہین سنتا اور یہ حالت ہر ایک عامل معمول مین جب چاہے پیدا کر سکتا ہے اور جب منظور ہو بخوبی
کیفیت خواب طاری ہوتی ہے اور سوالات کا جواب سوتے مین دینا شروع کرتا ہے تو ہمیشہ
اوسکے چہرہ اور انداز اور آواز مین ایک عجیب تغیر ہوجاتا ہے ابتداء خواب مین طبیعت اوسکی
بھاری بھاری اور سست معلوم ہوتی ہے جیسا کہ کوئی شخص تھکا ہوا بیٹھنا چاہے اور بیٹھ نہ سکے یا جیسا
کوئی شخص شراب کے نشہ مین ہو اور اوس سے جب بات کیجاتی ہے تو ہمیشہ اوسکے چہرہ پر روشنی
آتی جاتی ہے اور اگرچہ آنکھین بند ہوتی ہین لیکن اوسکے چہرہ کے انداز سے ایسا ہوش پایا جاتا
کہ گویا وہ آنکھون سے دیکھ رہا ہے حقیقتاً تمام انداز مین ایسی آراستگی پیدا ہوجاتی ہے کہ جب اعلی
حالت خواب کی ہوتی ہے تو اوسکے انداز سے انداز حالت بیداری اصلی کو کچھ نسبت نہین ہوتی ہے
اور جو [illegible] خیالات اور خواہشین آدمی کی طبیعت مین ہوتی ہین وہ بالکل خواب مقناطیسی مین زائل

ہو جاتی ہین اور جو اعلی خیالات عقلی اور خواہشین علی اچہی طبیعت مین ہوتی ہین وہ نمایان
ہو جاتے ہین خصوصاً یہ بات مستورات نیکبخت اور عالی طبائع مین پائی جاتی ہین اور جو مرد ایسی طبیعت
کے ہوتے ہین اونمین بہی پائی جاتی ہین اور جو حالتین خواب مقناطیسی کی سب سے اعلی ہین
اونمین چہرہ منظور کا نہایت معشوقانہ اور خوبصورت نظر آتا ہے اور جو انداز اوسوقت اوسکے
چہرہ کا ہوتا ہے گویا وہ انداز نورانی بہشت کے لوگونکا سا ہے دنیا مین ایسی رونق اور روشنی
کسی کے چہرہ پر نہین پائی جاتی ہے اور آواز بہی حالت اصلی سے زیادہ تر نرم ملائم ہوتی ہے مگر
جتنا چہرہ زیادہ خوبصورت اور خوشنما ہوجاتا ہے اوتنی ہی آواز بہی بہت اچہی ہوجاتی ہی اور جب
سونے والا اپنے عزیزون اور دوستون گذشتہ کا ذکر کرتا ہے تو اوسکی آواز میں ایک درد و صدمہ پایا جاتا
اور عموماً یہ حال ہوتا ہے کہ اگر ہم ایک شخص کو اوسکی اصلی حالت مین دیکہین اور پہر حالت مقناطیسی مین
دیکہین تو ضرور جدا جدا دو شخص معلوم ہوتے ہین اور ایسا حال ہونا کچہ عجیب نہین ہے اسواسطے کہ
سونے والے کا ہوش اور وقوف حالت مقناطیسی مین حالت اصلی کے وقوف اور ہوش سے بالکل مختلف
اور جدا ہوتا ہے اسیطرح حالت مقناطیسی مین سونے والا اگرچہ کوئی غیر شخص نہین بن جاتا ہے
لیکن اتنا ضرور ہوتا ہے کہ اپنے زندگی کی غیر صورت مین ہوتا ہے اور یہ صورت اوسکی صورت اصلی سے
بہت بہتر ہوتی ہے عموماً ایسا ہوتا ہے کہ جب سونے والا جاگتا ہے تو اوسکو بالکل یاد نہین ہوتا
کہ حالت خواب مین ہمنے کیا سونگہا اور کیا چکہا اور کیا سنا اور کیا کہا اور کیا دیکہا لیکن جب اوسکو
پہر سلادو تو فقط ایک ہی خواب گذشتہ کا حال یاد نہین آجاتا ہے بلکہ ابتدا سے اوسپر جتنی
مرتبہ حالت خواب کی گذری ہے وہ سب اوسکو یاد آجاتی ہے مگر اتنا ہوتا ہے کہ بعض باتین بہت صحت
کے ساتہ اور بعض اچہی طرح صحیح نہین یاد ہوتی ہین جسطرح کہ حالت اصلی مین بہی انسان کو سب باتین
گذشتہ بالکل صحیح صحیح یاد نہین رہتی ہین دراصل یہ کہنا چاہیے کہ جس شخص پر خواب مقناطیسی کی

حالت گذرتی ہے اوسکی زندگی دو طرح کی ہوتی ہے ایک گویا زندگی مقناطیسی یعنی وہ
زندگی جو خواب مقناطیسی مین گذرتی ہے اور دوسرے اصلی جیسے سب آدمیونکی ہوتی ہے
اسکو ایسے کہتے ہین کہ ایسا شخص دو طرحکا وقوف رکھتا ہے کہ وہ دونون وقوف آپسمین علحدہ ہین ایک وقوف
مقناطیسی اور دوسرا اصلی ہے اور مختلف سونیوالونکو مختلف مرتبہ کا حافظہ حاصل رہتا ہے
جیسا کہ دنیا مین ہر شخص کی قوت حافظہ بہ نسبت دوسرے کے جدا ہوتی ہے لیکن ہمیشہ یہ بات
نہین ہوتی ہے کہ حالت خواب مقناطیسی مین معمول اپنی حالت اصلی سے بالکل جدا ہوجاوے
اگرچہ جاگنے کے بعد اوسکو اپنی حالت مقناطیسی کا کچھ بھی ہوش نہ رہے برخلاف اسکے ایسا ہوتا ہے
کہ حالت خواب مقناطیسی مین معمول نہایت تعجب کے ساتھ اپنی اصلی حالت کے امور کے بابت مین
گفتگو کرتا ہے لیکن تعجب کی یہ بات ہے کہ معمول کو آدمیونکے یا اور چیزون کے نام لینے مین بہت
دقت اور دشواری معلوم ہوتی ہے یہ تو ہوتا ہے کہ وہ اونکا پتا اور نقش ونگار بتاتا ہے لیکن
یا تو اوسکا جی نہین چاہتا کہ نام بتاوے یا اوس سے نام بتایا نہین جاتا ہے اگر اوس سے
کہین کہ تم نام بتا دو تو وہ اقرار کردیتا ہے لیکن چاہتا ہے کہ نام کو نہ بتاوے اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ وہ اپنا نام بھول جاتا ہے اور اپنا نام کسی اور کے اور اکثر عامل کے نام سے بتاتا ہے حالانکہ
اور سب باب مین وہ نہایت صحت سے گفتگو کرتا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عامل کا اور دیگر اشخاص
کا نام غلط بتاتا ہے لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ جب کسیکا کوئی خاص نام بتاتا ہے تو جتنی مرتبہ دریافت
کیا جاوے اوس آدمی کا وہی نام بتاتا ہے یہ صورت جو وقوف دوگانہ کی بیان کی گئی تھی خود بخود
بھی واقع ہوجاتی ہے اور بہت آدمی برسون تک ایسی حالت مین رہے ہین کہ کبھی اونکو ایک قسم کا وقوف اور کبھی
دوسری قسم کا وقوف حاصل رہا ہے ایک حالت مین دوسری حالت کا ہوش نہین رہتا جو کچھ اونکو ایک حالت مین
سکھایا گیا ہے دوسری حالتین بھول جاتے ہین اور بچون کیطرح وہ باتین اونکو سکھائی جانی ضرور ہوتی ہین اور یہ بات

کبھی کبھی حالت خواب مقناطیسی مین بھی واقع ہوتی ہے جو باتین حالت قدرتی مین معمول کو معلوم
ہوتی ہین مثلاً لکھنا اور پڑھنا وہ باتین سب اوسکو حالت خواب مقناطیسی مین بچونکی طرح
سکھانی پڑتی ہین لیکن یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی اور اگر گاہ گاہ ایسی بات کے واقع ہونے کی ہمیشہ
امید نہین ہوتی یہ حالت وقوف دوگانہ کم از زیادہ نہایت متعجب اثر عمل مقناطیسی کا ہے اور
چونکہ یہ بات آسانی سے دیکھی جا سکتی ہے اگر ہمکو معمول کی راست بازی مین اعتقاد ہو تو جن لوگونکو
اس علم کی صحت مین شبہہ ہی لیکن شوق تحقیق صحت بہت رکھتے ہین اونکو چاہیے کہ اس اثر
عجیب کے واقع ہونے کی صحت کرلین تاکہ اونکو صحت عمل مقناطیسی مین اعتبار تام حاصل ہو ظاہر ہے
کہ اگر ہم معمول کو ہر بات مین جھوٹا یقیناً سمجھ لین تو وقوف حالت اصلی کی نسبت بھی کچھ بات تحقیق
دریافت نہین ہوسکتی ہے اگرچہ معمول کی آنکھین بند ہوتی ہین لیکن اگر کسی شئے کیطرف
اوسکی توجہ رجوع کیجاوے تو وہ اسطور پر اوسکی نسبت گفتگو کرتا ہے کہ گویا وہ اوسکو
دیکھتا ہے اور اکثر اوس چیز کو ہاتھ مین لیکر ٹٹولتا ہے کبھی اوس چیز کو اپنی پیشانی پر یا سر پر
یا سر کی پشت پر رکھ لیتا ہے تب اوسکا حال بیان کرتا ہے اور اسطرح پر کہتا ہے کہ مین اس چیز
کو دیکھ رہا ہون اور اوسکے انداز سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بصر مخفی کے استعمال مین کوشش
کرتا ہے اور اکثر یہ کوشش اوسکی بکار آمد ہوتی ہے کبھی کبھی خصوصاً اسفل حالات خواب مین
ایسا ہوتا ہے کہ اوسکو اس امر مین بڑی دشواری معلوم ہوتی ہے درحقیقت اس امر مین ابتدا کا
ظہور غائب بینی پائی جاتی ہے اور غائب بینی وہ اثر ہے جو حالات اعلی خواب مقناطیسی مین پیدا
ہوتا ہے جس حالت کا ذکر مین اب کر رہا ہون اوسمین یہ بات ضرور ہے کہ جو شئے دیکھنی ہو وہ پہلے
رکھی ہو وہ متصل تر بلکہ معمول کے جسم سے ملحق ہو حالت اعلی اور ادنی مین اتنا فرق ہے کہ اعلی مین آثار
غائب بینی اور شرکت خیال کے پائے جاتے ہین اور ادنی مین یہ پتا نہین ہوتی اور اسفل ترین حالت

وہ سبب ہے کہ جب آدمی بالکل مسلوب الحواس ہوجاوے لیکن اس اعلیٰ ترین حالت کو کبھی اب تک
مین نے بچشم خود نہین دیکھا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب معمول پر عمل کیا جاوے تو اوس پر خودبخود
حالت اعلیٰ گذر جاتی ہے اور ادنیٰ حالت کے آثار اوسمین پائے نہین جاتے مین حالت غائب بینی
کو مین حالت روشن مطلقا قرار دیتا ہون اور جس حالت مین غائب بینی کے آثار نہ ہون تو
اوسکو حالت تاریک کہونگا اب مین اون آثار کا ذکر کرتا ہون کہ جو اکثر حالت غائب بینی کے
نمایان ہوتے ہین اگرچہ وہ آثار حالت روشن مین بھی نمایان ہوتے ہین اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ سوا عامل کی آواز کے معمول اور کسی شخص کی آواز بالکل نہین سنتا ہے لیکن یہ بات ہمیشہ
نہین ہوتی ہے بعض معمول ایسے بھی ہوتے ہین کہ جو شخص اوس سے گفتگو کرتا ہے وہ اوس سے
کلام کرتے ہین اور جواب دیتے ہین اگرچہ وہ شخص معمول کے جسم سے ملحق نہو بلکہ کسیطرح کا
ربط بھی نہ دلایا گیا ہو بعض مرتبہ ایسی حالت مین یہ ہوتا ہے کہ خودبخود یا عامل کی مرضی سے یا
اسطرح پر کہ عامل معمول پر ترکیب معروف سے پھر عمل کرے معمول حالت ادنیٰ سے حالت
اعلیٰ کو منتقل ہوجاتا ہے اور عامل کی آواز کے سوا اور کسی کی آواز نہین سنتا بلکہ ایک حالت ایک
شخص پر مین نے ایسی دیکھی ہے کہ جب معمول خودبخود حالت روشن مین داخل ہو گیا تو وہ عامل
کی بھی آواز نہین سنتا تھا مگر اوس حالت مین کہ عامل نے اپنے منہ کو معمول کی اونگلیون کے سرون سے
لگا دیا تو اونگلیون کے سرون کے ذریعہ سے معمول سے باتین کین تھوڑی سی دیر کے بعد معمول
چونک پڑا اور پھر اوس سے سوال کیے گئے تو مثل سابق اچھی طرح جواب دیتا رہا اس معمول کا
یہ حال تھا کہ بغیر سوال کے وہ خودبخود بہت سی چیزون کا ذکر کرتا تھا جو اوسکو نظر آتی تھین
اور اگرچہ اوسکے کان کے پاس بہت غل مچایا اور طبلچہ بھی چھوڑا گیا لیکن اوسکو کچھ خبر نہوئی
جو بیان وہ کر رہا تھا برابر اوسکا ذکر کرتا رہا کسیطرح کا ہرج اوسکے کلام مین نہین ہوا اور شخص

کے سوال کا جواب دیتا تھا چنانچہ مین ایک دو گھنٹہ تک برابر اوس سے گفتگو کرتا رہا بعض
حالتون مین جو اوس معمول کی حالت سے مشابہ ہوتی ہین یہ بات ضرور ہے کہ اوس شخص کا ہم
جو معمول سے گفتگو کرنا چاہتا ہے معمول کے جسم سے ملحق ہو اگر عامل اوس شخص مین اور معمول
مین باطنی ربط قائم کر دے نہین تو معمول اوس شخص کی بات نہین سنتا اور نہ اوسکو جواب
دیتا ہے بعض معمولون کا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر ہم اون سے گفتگو کرنی چاہین تو ہمکو اونکے
سر یا پیٹ سے بات کرنی چاہیے ان حالتون کے جزئیات مین بہت اختلاف ہے اکثر
ایسا ہوتا ہے کہ حالانکہ معمول ہر ایک آدمی کی بات سنتا ہے اور ہر ایک کو جواب دیتا ہے
لیکن عامل کو اختیار ہے کہ جسوقت چاہے علانیہ معمول سے کہکر خواہ اپنے جی مین خیال کرکے
فوراً یہ بات زائل کر دے بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جسوقت ہم کسی شخص جدید پر عمل
کر رہے ہون اور کوچہ و گلی کے شور کی آواز آتی ہو تو اوسکو حکم دیتے ہین کہ وہ شور و غل سننے
اور اوس ذریعہ سے خواب مقناطیسی اوسپر بہت جلد پیدا ہو جاتا ہے لیکن یہ بات جب ہو سکتی ہے
کہ جب ہمکو ابتدا مین معمول کے حواس پر اختیار کامل حاصل ہو جاوے چنانچہ اسکا حال مفصل
آگے بیان ہوگا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سونے والے کو کسیطرح کی تکلیف محسوس نہین ہوتی ہے
جسطرح وہ آواز نہین سنتا اوسیطرح اگر اوسکا جسم چھوا جاوے یا اور کسیطرح کی حرکت اوسکے
جسم پر کیجاوے تو اوسکو مطلقاً معلوم نہین ہوتی اکثر شخصون مین یہ بات خودبخود پیدا ہو جاتی ہے
اور اگر کسی مین یہ بات از خود پیدا نہو تو عامل کی خواہش گفتہ اور ناگفتہ سے یہ بات ہر ایک
مین پیدا ہو سکتی ہے بہت عامل حال سے آگہی نہین رکھتے اس سبب سے اونکو یہ خیال ہوتا ہے
کہ اوسکا معمول تکلیف سے بیخبر بنایا نہین جا سکتا ہے میرے نزدیک بہتر طریقے آدمی کو
تکلیف سے بیخبر بنانے کے لیے مین سب سے اچھا طریق کہ جسمین ضرر کسیطرح کا متصور نہین عمل مقناطیسی کرے

پیدا کرنا

پیدا کرنے کا سبب ہوا ہے کہ اسمیں بعد ہوش آنے کے بھی کچھ آثار ناخوش پیدا نہین ہوتے مین بلکہ جتنے معمول ہم نے دیکھے ہین اونکو جاگنے کے بعد نسبت سابق بہتر پایا ہے کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب سونے والا جاگتا ہے تو ناخوش جاگتا ہے بلکہ حالت خواب مین اوسکو تکلیف ہوتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اوسکو خواب سے جگانا مشکل معلوم ہوا ہے لیکن یہ سب نتائج عامل کی ناتجربہ کاری سے پیدا ہوتے ہین یعنی اوسنے بیوقوفی سے فقط سیر کیواسطے ایسی حالت کری ہے جسپر اوسکو اختیار نہین تھا اور اوسکو عمل پورا ہونیکی بھی امید نہ تھی تو اوسکو یہ حالت دیکھکر نہایت استعجاب بلکہ کچھ خوف بھی ہوتا ہے اور جب عامل سونے والے کو جگانا چاہتا ہے اور وہ بالکل اوسکی بات نہین سنتا اور بیدار ہوتا ہے تو عامل حیران ہوتا ہے اور گھبرا کر خوف کھاتا ہے اور یہ حالت عامل کی طبیعت کے بسبب حرکت خیال کی معمول پر منتقل ہوجاتی ہے اور اس سے معمول کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ تشنج پیدا ہوجاتا ہے اس حال کے معائنہ سے عامل اور بھی زیادہ خوفناک ہوتا ہے اور حالت معمول کی بگڑتی جاتی ہے جب نوبت زیادہ پہنچتی ہے تو ڈاکٹر صاحب بلائے جاتے ہین پس اگر ڈاکٹر صاحب بھی ایسے ہی ناتجربہ کار اس علم کے ہوئے تو جو کچھ وہ اسواسطے تجویز کرتے ہین کہ سونے والا بیدار ہو جاوے اون تجویزون سے زیادہ ضرر پیدا ہوتا ہے پس جب کبھی ایسی نوبت ہو تو دو باتین یاد رکھنی چاہیے اول سب سے اچھی بات تو یہ ہے کہ جب تک کوئی آزمودہ کار عامل اوس وقت موجود نہو تب تک ہرگز یہ عمل کسی پر نکیا جاوے اور اگر کیا بھی جاوے تو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ یہ عمل مقناطیسی ہمیشہ نافع ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ اگر بیدار کرنے کا طریقہ صحیح نہ معلوم ہو تو جلدی اور گھبراہٹ کے ساتھ تدبیر بیدار ہی نکرنی چاہیے کہ اوس سے نقصان ہوگا اور طریق صحیح بیدار کرنے کا اول یہ ہے کہ جس ترکیب سے عمل کیا گیا ہے اوسکے بالعکس ترکیب کرنی چاہیے یعنی نزدیک عمل کرنیکی یہ

کو پہیرے اور چہرے سے شکم تک ہاتہ متصل جسم معمول سے اوتارے جاوین اور عمل کے اوتارنے
کی تدبیر یہ ہے کہ شکم سے چہرے ادہر کی طرف اولٹی طور پر ہاتہ پہیرے جاوین عامل کو چاہیے
کہ اپنی طبیعت کو قابو مین رکہے اور اولٹی ترکیب کرے کسی شخص کو دخل نہ دینے دے اسواسطے
کہ مناقض اثر مقناطیسی بہت نقصان کرتا ہے دوسرے یہ کہ اگر عامل اوسی ترکیب سے معمول
کو بیدار نکرسکے تو سب سے اچہا طریقہ یہ ہے کہ سونے والے کو اوسوقت تک سونے دین کہ جبتک
وہ خود بیدار ہو اور اگر یہ عمل کیا جاوے اور سونے والے سے کسیطرح کی مزاحمت نکیجاوے
تو اس عمل مین کچہ زیان نہین ہوتا کبہی کبہی ایسا ہوتا ہے کہ سونے والا تین یا چار یا بارہ یا چوبیس
بلکہ اڑتالیس گہنٹہ تک سوتا ہے لیکن اگر بلا مزاحمت اوسکو سونے دین تو ایسا شاذ ہوتا ہے
کہ ایک یا دو گہنٹہ سے زیادہ سووے جن حالتون مین خواب بہت دیر تک قائم رہتا ہی اور اون مین
مداخلت اور اثر مناقض معمول پر کیا جاتا ہے یہ بات نہایت بیجا اور بری ہے سب سے اچہا
طریق یہ ہے کہ نبض اور نفس کو دیکہین تو معلوم ہوگا کہ سونے والے کو کچہ تکلیف نہین ہے اور
کسیطرح کا نقصان اوسکو نہین پہونچتا ہے اور یقین ہوگا کہ جسطرح معمولی نیند مضر نہین ہوتی ہے
اور غیر واجب زیادہ عرصہ تک قائم نہین رہتی ہے اوسیطرح مقناطیسی خواب بہی مضر ہے
نہ زیادہ عرصہ تک رہتا ہے **اب تتمہ پہلے بیان کا** کہ معمول کو حالت ایسی ہو سکتی ہے کہ
اوسکو تکلیف کی خبر نہو اور سب سے اچہی سبیل اسکی عمل مقناطیسی کرنا ہے بیان کرتا ہون حقیقت مین
اس عمل مین کچہ زیادہ نہین ہے اور عامل کو اختیار ہے کہ جب تک اوسکی مرضی نہو تب تک یہ
بیخبری رہتی ہے اور دوبارہ عمل کرنیکی ضرورت نہین ہوتی اور مین بلا تامل یہ بات کہتا ہون
کہ اگر عامل آزمودہ کار ہو تو کچہ بہی ضرر نہین ہوتا الا ایک مشکل البتہ واقع ہوتی ہے کہ عامل ہمیشہ
فوراً خواب پیدا نہین کرسکتا ہے اور جب کوئی صدمہ کسی پر دفعتاً پہونچے تو اتنی دقت نہین ہو

اوسپر جلد تک عمل کیا جاوے لیکن اگر عامل مشاق اور آزمودہ کار ہوا ور اس عمل کا رواج کثرت سے ہو تو
اوسکا خوب کا پیدا کرنا حاصل ہوسکتا ہے یہ بات ضروری ہے کہ انگلستان کے آدمیون پر یہ عمل اتنی
جلدی نہین چلتا ہے جتنی جلدی اور ملک کے آدمیون پر چلتا ہے ڈاکٹر اسڈیل صاحب نے کلکتہ مین عمل
جراحی بہت لوگون پر اسطور سے کیے ہین کہ اونکو مطلقاً تکلیف نہین ہوئی اور ڈاکٹر صاحب کی امداد کو اونکے بہت
عامل ہندوستانی ہین اور یہ عمل کرتے ہین اور کبھی خطا واقع نہین ہوتی ہے عامل شائق کو چاہیے
کہ ہر شخص پر اس عمل کو آزماوے اور امراض مزمنہ اور ایام وضع حمل سے کچھ عرصہ پہلے مریض اور حاملہ
مستورات پر اس عمل کو کرتے رہین تاکہ جسوقت ضرورت ہو فوراً عمل کیا جاوے اور بہت مصلحت
سے ہے کہ تندرست آدمیون کو ترغیب دیجاوے کہ یہ عمل اپنے اوپر ہونے دیا کرین تاکہ حالت
ضرورت مین بکار آمد ہوا اور جسوقت جی چاہے اوسیوقت عمل کا اثر ہو جاوے بعض عاملون کی
تحقیقات سے دریافت ہوتا ہے کہ یہ زیادتی قوت مقناطیسی حاصل ہوجانی کچھ خیالی نہین ہے
بلکہ زیادہ تر مصلحت یہ ہے کہ جب بچے چھوٹی عمر کے ہون اونپر یہ عمل کیا جانا شروع ہو تاکہ
جسقدر اونکی عمر زیادہ ہوتی جاوے اونمین قابلیت تاثیر عمل کی زیادہ ہوتی جاوے جسطرح سے
بچون کو تیرنا اسواسطے سکھاتے ہین کہ عندالضرورت پانی کے ضرر سے محفوظ رہین اسیطرح اس
عمل کا اثر بھی اطفال پر ہوتا رہے تو بہت خوب بات ہے تاکہ عندالضرورت عمل مذکور
فوراً بکار آمد ہو اگر ایکبار اونپر عمل ہو جاوے تو پھر اوسکا اثر آسانی سے قائم رہ سکتا ہے
علاوہ برین جسقدر کثرت عمل کی ہوتی جاوے گی بہت سی باتین اور زیادہ اس علم کے
تجربہ سے معلوم ہوتی جاوینگی اور اس علم کو بہت ترقی ہوگی ❊

تبصرہ دوم — سونے والا اکثر عامل کے بس مین ہوتا ہے یعنے
اوسکو اختیار ہے کہ معمول اپنے کے سونے کا وقت جتنا چاہے تھوڑا یا بہت معین کرد

اِس اختیار مین عامل کا فائدہ ظاہر ہے خصوصًا اس حالت مین کہ جب معمول کو کچھ تکلیف ہو یا عمل جراحی اوسپر کرنا منظور ہو اسیطرح معمول بھی ازخود جسوقت تک سونیکا وعدہ کرتا ہے اوسیوقت تک سوتا ہے یعنی کہ پل بھر کا فرق نہین ہوتا ہے اور جب وہ وقت معین گذر جاتا ہے تو اثر عمل کا ازخود زائل ہو جاتا ہے لیکن اگر عامل کوئی وقت مقرر نکرے تو سونے والا خود بخود جاگ اوٹھتا ہے اگرچہ کوئی کم کوئی سوا سوتا ہے معمولی یہ بات ہے کہ گھنٹے دو گھنٹے تک معمول سوتے ہین بعض اوقات خصوصًا اسصورت مین کہ سونے والے سے بہت سے سوالات کیے جاوین اور اوسکو جواب دینے مین بہت سی کوشش کرنی پڑے معمول کہتا ہے کہ مین تھک گیا ہون اور مجھے جگا دو ایسی حالت مین سب سے بہتر یہ ہے کہ اوسکی خوشی کردین اور اوسکو بہت نہ تھکاوین کہ زیادہ محنت سے اوسکو نقصان پہونچتا ہے سونے والے کو یہ قدرت حاصل ہوتی ہے کہ جب اوس سے دریافت کیا جاوے کہ کب تک سوتا رہیگا تو وہ ٹھیک ٹھیک عرصہ بتا دیتا ہے اور یہ قدرت اوسکو دونون حالتون مین حاصل ہوتی ہے یعنی اون حالتون مین کہ خواہ عامل عرصہ خواب مقرر کردے خواہ نکرے اور اگر تھوڑی تھوڑی دیر بعد اوس سے پوچھا جاوے کہ اب کتنی دیر باقی رہی ہے تو جتنا عرصہ باقی رہا ہوگا ٹھیک ٹھیک بتا دیگا یہ اثر عمل مقناطیسی نہایت نمایان اثر ہے اسواسطے کہ اس قدرت کے حاصل ہونے مین ہمکو آثار مشین مینی کے ظاہر ہوتے ہین اگر مختلف سونے والون سے پوچھا جاوے کہ تم کیونکر جانتے ہو کہ اسقدر عرصہ سونے کا باقی رہ گیا ہے تو مختلف سبیل اس بات کی جاننے کی بتاتے ہین لیکن اکثر یہ کہتے ہین کہ ہمکو تعداد منٹ جتنے عرصہ تک ہمکو سونا ہے آنکھون کے سامنے نظر آتی ہے اوسکے ذریعہ سے ہم جان جاتے ہین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب اول ہی مرتبہ کسی شخص پر خواب مقناطیسی پیدا کیا جاوے اور زیادہ تر اوس حالت مین کہ کئی مرتبہ اوسپر یہ عمل ہو چکا

تو اوس سے اگر دریافت کیا جاوے کہ سب سے بہتر ترکیب تم پر عمل کرنے کی کونسی ہے تو
وہ بتا دیتا ہے اور یہ بھی بتا دیتا ہے کہ جب عمل ہو جائیگا تو کیا کیا قوت اوسکو حاصل ہوگی اور
کب تک خاص اثر نمایان ہونگے اور یہ بھی بیان کردیتا ہے کہ کوئی خاص اثر پیدا ہونے کیواسطے کتنی مرتبہ
اور کتنی عرصہ کے بعد یعنی ہر روز یا دوسرے دن یا دن مین دو بار علی ہذا القیاس عمل کرنا چاہیے
عامل کو اختیار ہے کہ حالت خواب مین اوسکو حکم دے کہ اوس حکم کے سبب سے جب وہ جاگیگا تو
خواہ تمام حال خواہ تھوڑا حال مطابق حکم عامل کے اوسکو یاد رہیگا عامل چاہے تو یہ اختیار اوسکو
حاصل ہوگا کہ معمول انکو خواہ تمام خواہ جتنا عامل چاہے اوتنا حال اوسکو فراموش ہو جاوے بلکہ جو معمول
خود بخود یاد رکھتا ہے اوسکو بھی اگر چاہے تو فراموش کردے اگر عامل چاہے تو معمول مین
یہ بات پیدا کردے کہ معمول نہ اپنا ہاتھ نہ ٹانگ ہلا سکے نہ بول سکے نہ بیٹھ سکے نہ اوٹھ سکے اور جب
عامل چاہے معمول کے ہاتھ پیر اکڑ جاوین اور جب چاہے یہ تشنج جاتا رہے غرض کہ معمول کی رگ رگ
اور پٹھے پٹھے پر جسکی حرکت اختیاری ہوتی ہے عامل کو اختیار کامل حاصل ہوتا ہے اور عامل معمول
مین یہ بات پیدا کرسکتا ہے کہ جو حرکت عامل کرے اور جسطرح کی آواز اوسکی ہو معمول اوسکی
فوراً نقل کا اصل کردے اگر عامل عربی یا ترکی یا انگریزی بولے تو باوجودیکہ معمول کوئی ان زبانوں سے
جانتا بھی نہو ویسی زبان بولتا جاوے گا اور ایسی ٹھیک ٹھیک نقل کرے گا کہ سننے والونکو حیرت
بھی تمیز نہوگی اور اگر عامل کسیطرح کی حرکت کرے تو معمول بھی باوجود اوس حرکت کے ندیکھنے کے
ویسی ہی حرکت کرتا ہے اور بعد جاگنے کے اگر اوس سے کہا جاوے کہ اوسیطرح پھر نقل کرے تو ہرگز
کسیطرح اوس سے ویسی نقل نہو سکے گی اور اگر عامل ہنستا ہے تو فوراً معمول بھی ہنستا ہے
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول حالت خواب مین سوا عامل کے اور کسیکی آواز نہین سنتا ہے
یا اگر کوئی حرکت کیجاوے تو اوس سے آگاہ نہین ہوتا لیکن عامل کو اختیار ہے کہ یہ بات اپنی

مرضی سے رفع کر دے اور کسی شخص غیر سے معمول کا ربط قائم کر دے اور اسکی یہ صورت
ہے کہ عامل کسی شخص کا ہاتھ معمول کے ہاتھ سے ملا دے بعض صورتوں میں عامل کو معمول سے
اس بات کے کہنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ فلان شخص کے ساتھ بات کرو اور اوسکے متعلق ہو تو
پھر اوس شخص میں اور معمول میں ویسا ہی ربط ہو جاتا ہے جیسا پہلے عامل کے ساتھ تھا
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب اوس شخص بیگانہ کو معمول کے ساتھ ربط حاصل ہو گیا تو پھر اس بات
کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ بار دگر معمول کو پھر عامل کو سونپ دے ورنہ عامل کے ساتھ
ربط نہیں ہوتا جسوقت ایک آدمی سے دوسرے کی طرف معمول اس طرح منتقل کیا جاتا ہے
تو وہ چونک پڑتا ہے ہوش میں نہیں آجاتا ہے عامل کو اختیار ہے کہ معمول کو خوش خواہ
اوداس خواہ خفا خواہ فیاض خواہ حسین خواہ مغرور و خود بین خواہ سلیم الطبع خواہ شجاع
خواہ ڈرپوک خواہ مایوس خواہ گستاخ خواہ باادب جیسا چاہے ظاہر کر دے خواہ
یہ اثر پیدا کر دے کہ معمول گانے لگے یا ناچنے لگے یا رونے لگے یا بندوق لگانے
یا مچھلی کا شکار کرنے یا نماز پڑھنے یا وعظ کہنے یا بحث علمی کرنے لگے ایسی بہت سی باتیں عامل
کی مرضی اور حکم سے معمول کر سکتا ہے اور میں نے خود یہ باتیں ہوتی دیکھی ہیں بلکہ خود پیدا کی ہیں
چنانچہ میں نے ایک معمول کو علم مقناطیس حیوانی اور حفظ صحت کا درس دیتے سنا ہے اور بعض
کے منہ سے نماز بہت اچھی طرح سے اور بیانات شاعرانہ سنے ہیں اور طرفہ یہ ہے کہ جب وہ
جاگے تو ہرگز ویسی تقریر اوس سے ادا نہو سکے میں نے دیکھا ہے اور اہل تجربہ نے بھی لکھا ہے کہ ان
حالات عمل میں آواز اور انداز اوسکا بہت اچھا ہو جاتا ہے اور جو معمول کہ زبان سے خواہ جسم کی حرکت سے
ادا کرنا چاہتا ہے مثل غرور اور انکسار اور خوف اور مہربانی اور پارسائی اور فکر کے وہ بطور کامل اوس
حالتیں ادا ہوتی ہیں یعنی جو جو خیالات اوسکے دل میں آتے ہیں اون خیالات کے سبب سے اوسکے جسم کو حرکت ہوتی ہے

اور چہرہ اور انداز سے وہ سب خیالات ایسے خوبی کے ساتھ ادا ہوتے ہین کہ مصوّرونکو چاہیے کہ اونکو
غور اور توجہ سے دیکھکر اوسی انداز پر اپنی تصویرونکو بناوین اور خوبی یہ ہے کہ یہ سب ادائین جاہل لوگون مین
بھی دیکھی جاتی ہین اور جب اونکو جگا کر اونکی تقلید کرائی جاوے تو ہرگز اونسے نہین ہوتی اگر تمام
مصوّر جانتے ہین جیسا کہ بعض مصوّر جانتے ہین کہ یہ آثار مقناطیسی ہو رونکے واسطے الہام غیبی ہین تو
وہ گھنٹون تک اونکو دیکھتے رہتے اور اونکی نقل کرتے بہرحال کارنامے بڑے بڑے مصوّرونکے
دیکھکر معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ہی آثار مقناطیسی کی نقلو نمین گو پوری نقلین نہین مجھکو یقین ہے کہ
جسطرح اب بڑے بڑے مصوّر اعضا کی شکلین کھینچنے کے واسطے جسم عریان دیکھکر نقل کرتے ہین
اسیطرح ادا کی نقل کیواسطے ظہور آثار مقناطیسی کو دیکھا کرینگے مین نے ایک چودہ برس کی لڑکی کو
خواب مقناطیسی مین دیکھا تھا اوسکے چہرہ کی ادا ایسی شوقیانہ اور خوبصورت معلوم ہوئی کہ مجھکو اوسکے
بیان کی قدرت حاصل نہین دنیا مین ایسا انداز معدوم ہے اگر ہوگا تو بہشت مین ہوگا اور جسوقت
اوسکے خیالات پارسائی پر انگیختہ کیے گئے اور کچھ گانا شروع ہوا تو اوسکے چہرے پر ایسا نور اور
حسن تھا کہ چشم ظاہر نے تو کیا بلکہ دیدہ خیال مین بھی کبھی نہ آیا تھا غرضکہ خصوصیات آثار مقناطیسی
مین یہ ہے کہ نہایت سچے آثار ہوتے ہین یہ بات قابل ملاحظہ ہے کہ حالت خواب مقناطیسی مین
معمول پر بہ نسبت اوسکے رسمی حالت کے راگ کا زیادہ اثر ہوتا ہے اور اسکا چہرہ نہایت روشن
ہو جاتا ہے اور جیسا راگ گایا بجایا جاتا ہے ویسا ہی اوسکے انداز اور حرکات مین تغیر ہو جاتا ہے
اگر ناچ کا باجا ہو تو معمول ناچنے لگتا ہے اور اگر وہ فرقہ آراستہ مین سے ہے تو اوسکے ناچنے
مین ایک لطافت پائی جاتی ہے اگر غیر ترتیب یافتہ ہو تو اکھڑ پن ہوتا ہے مین نے یہ اثر دونون فرقون
یعنے تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ پر دیکھا ہے حالانکہ اونہون نے اپنی حالت اصلی مین ناچنا نہین
سیکھا تھا اگر ایسے شخص ہون کہ اونکو درحقیقت کچھ شوق علم موسیقی گری سے ہو تو بھی حالت خواب مقناطیسی

مین یہ آثار اوسپر نمایان ہوسنے مین لیوس صاحب کے تجربہ سے یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگون پر اول ہی عمل کیا جاوے اگر راگ بہی ساتھ گایا بجایا جاوے تو خواب مقناطیسی زیادہ آسانی سے پیدا ہو سکتا ہے چنانچہ یہ بات لگی چلی آتی ہے کہ جادوگر ہمیشہ اوسکو ایک معجزہ یا عمل کا سبب سمجھتے ہین اگر معمول سے ایسے سوالات کیے جاوین کہ جو کچھ وہ دیکھ رہا ہے یا جو کچھ اوسپر گذر رہا ہے اوسکے باہر ہے تو وہ ہمیشہ اون سوالات کے جواب دینے سے انکار کرتا ہے دیکھنے والا اکثر ناد انستگی اور اوسکے مطلب کے نہ سمجھنے کے سبب سے ایسے سوالات کرتا ہے کہ جس سے سونے والا بہک جاوے لیکن حالت خواب مین جتنی باتین عجیب نمایان ہوتی ہین اونمین بڑی یہ بات ہے کہ اکثر سونے والا تکرار کے ساتھ ایسے الفاظ منہ سے کہتا ہے کہ مین ٹہیک ٹہیک نہین جانتا ہون مین یقیناً نہین کہہ سکتا ہون خواہ یہ بات ہو خواہ نہو مین کچھہ نہین کہہ سکتا ہون جو کچھہ مین جانتا یا دیکھتا نہین ہون وہ بات مجھے کہنی نہین چاہیے اور جب سونے والا ایکبار کسی چیز کو دیکھتا یا جان لیتا ہے تو وہ اوسپر قائم رہتا ہے یہ سچا پن جو معمول مین ہوتا ہے اوسکے سبب سے اکثر تجربات بطور مناسب کیے جاوین تو بڑا فائدہ ہے مجھکو ہمیشہ اس بات سے اعتراف رہا ہے کہ جب عمل مقناطیسی روپیہ کی طمع پر کیا جاوے تو دہوکا دہی کا امکان ہے اور بعض بعض حالتون مین ایسے معمول جن پر آثار مقناطیسی فی الحقیقت نمایان ہوتے ہین فریب دہی کے مجرم ہوتے ہین یہ بات اسطرح ممکن ہوسکتی ہے **مثلاً** فرض کیجیے کہ ایک شخص پر حقیقت مین عمل مقناطیسی خوب ہوتا ہے لیکن یہ شخص طامع ہے اور اپنی قوت مقناطیسی کا گھمنڈ رکھتا ہے اور فرض کیجیے کہ اس شخص پر جلسۂ عام مین عمل کیا جاوے اور فرض کیجیے کہ اوس خاص موقع پر اوسکو معلوم ہو کہ جو جو قوتین مقناطیسی اوسکو ہمیشہ حاصل ہوتی ہین وہ اوسوقت رو بکمی رہتی ہین اور یہ بات اسطرح پر بہی ہوسکتی ہے کہ اوسوقت سے پہلے کئی مرتبہ اوسپر عمل ہو چکا ہو اور زیادہ محنت کے

سے اب وہ تھک گیا ہو تو ایسی حالتمین دو باتین ظاہر ہین ایک تو یہ کہ اوسکے گھمنڈ مین فرق آتا ہے دوسرے اوسکو روپیہ کے حاصل ہونے کی امید کم ہوجاتی ہے اور فرض کیجیے کہ اس شخص کو راستی اور شرافت کا بھی خیال کم ہے تو ممکن ہے کہ ایسا شخص اپنی کمی ہمت کو کا فریب سے عوض کر دینے مین کوشش کرے گا یہ تجربہ ہوا ہے کہ جب معمول پر پہلی مرتبہ اول عمل کیا گیا تو باوجودیکہ نہایت محنت سے اور عرصہ تک عمل کیا گیا گھنٹے دو گھنٹے تک عمل کا اثر نہین ہوا لیکن جب متواتر عمل کیا گیا تو کبھی ایک دو دن کے عمل کرنیکے بعد اور کبھی ایک ہفتہ اور کبھی ایک مہینے کے بعد ایک منٹ اور بعضے وقت نصف منٹ بلکہ چوتھائی منٹ مین ہی معمول کو نہایت گہرا خواب آگیا ہے اور بعض معمولون پر فقط ایک نظر کے دیکھنے مین غش کی نوبت طاری ہوجاتی ہے بہت معمول ایسے ہین کہ اونکو یہ درجہ اثر پذیر ہونیکا حاصل نہین ہوتا لیکن ہمین شک نہین کہ سب پر مشق کے سبب اور کثرت عمل کے ذریعہ سے بہ نسبت سابق عمل کے اثر ہونے مین آسانی ہوتی جاتی ہے یہ بات اکثر ہوئی کہ جن پر باہستگی اور بتدریج عمل کیا جاتا ہے اون پر عمل مقناطیسی کے آثار بہت خوب نمایان ہوتے ہین بہر حال اگر ابتداء عمل مین خطا ہو یا حسب مراد عمل نہو تو ہمکو ہمت ہارنی نچاہیے بہت سی ایسی صورتین ہین کہ جنمین سو مرتبہ تک عمل کرنے مین بھی اثر پیدا نہین ہوا ہے لیکن جب ایکبار ہو گیا تو بہت کارگر ہوا اور نہایت خوبصورت آثار عمل اونمین نمایان ہوئے جسقدر مجھے تجربہ ہوا ہے اوس سے مجھے یقین کامل حاصل ہے کہ ہر شخص کو ہر شخص پر عمل کردینے کی قوت حاصل ہے گو یہ ملکہ مختلف اشخاص مین مختلف مرتبہ کا ہوتا ہے اور علےٰ ہذا القیاس ہر شخص بشرط صبر اور محنت عمل عامل کا ہو سکتا ہے یعنی ہر فرد بشر مین قابلیت عامل اور معمول ہونے کی باختلاف مراتب حاصل ہے اور یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے

کہ تکلیف رفع کرنے یا بیماری دور کرنے کے واسطے معمول پر عمل مقناطیسی سے خواب پیدا کرنا
کچھ ضرور نہین ہے چنانچہ یہ نتائج اور اور بہت سے خوبصورت آثار مقناطیسی اوس حالت
مین بھی حاصل ہوتے ہین جبکہ معمول کو خواب نہ آوے بلکہ وہ بیدار اور ہوش مین رہے
لیکن یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اگر کوئی بہت قوی مزاج ہوتا ہے تو اوسکا اثر ضعیف
مزاج پر بہت جلد ہوتا ہے مثلاً جس شخص کا مزاج تیز صفراوی ہو اوسکا اثر اوس
شخص پر جسکا مزاج دموی یا بلغمی ہو بہت جلد ہوتا ہے اور جس شخص کا سر بڑا اور طبیعت مین
چالاکی ہو اوسکو آسانی سے عمل کرلینے کا ملکہ حاصل ہوتا ہے اور اگر معمول کی عقل قوی اور
طبیعت چالاک ہو تو اگرچہ عمل کا ہونا اوسپر ناممکن نہین ہوتا لیکن دشوار ضرور ہو جاتا ہے
اور جب عمل خلوت مین کیا جاتا ہے تو اکثر بہ نسبت اون صورتون کے کہ جب جلسہ عام مین
کیا جاوے اچھی طرح چل جاتا ہے اور غیر تعلیم یافتہ اشخاص پر اکثر عمل مقناطیسی جلسہ عام مین
بہ نسبت اون لوگون کے جو تعلیم یافتہ ہین اور علم رکھتے ہین زیادہ چل جاتا ہے
اور وجہ اسکی یہ ہے کہ غیر تعلیم یافتہ کے طبائع کم چالاک ہوتے ہین اور اسیوجہ سے اونکی طبیعت
عامل کے بس مین زیادہ ہو جاتی ہے مین یہ بات تجربہ کرچکا ہون کہ فرنگستان کے لوگون کی
نسبت ہندوستان کے آدمیون کی طبیعت عمل مقناطیسی کی زیادہ اثر پذیر ہوتی ہے اس صورت مین
بھی کہ جب عامل بھی ہندوستانی ہو اور معلوم ہوتا ہے کہ حبشیون کی طبیعت عمل مقناطیسی کی
زیادہ اثر پذیر ہوتی ہے اور حبشی عامل زبردست ہوتے ہین چنانچہ حبش اور ہندوستان
مغربی مین اسی سبب سے زیادہ سحر ہوتا ہے اور جب عامل کو یہ قدرت حاصل ہو جاوے کہ
معمول پر خواب کی نوبت آسانی سے اور تھوڑے عرصہ مین پیدا کرسکے تو اکثر اوسکو یہ قدرت
حاصل ہو جاتی ہے کہ بغیر ترکیب معروف کے فقط اپنی مرضی ناگفتہ سے عمل کا اثر پیدا کردے

اگر اوسکا

اگر اوسکو اپنے جی مین حکم دے کہ ایک گھنٹے تک سوئے تو وہ اتنے ہی عرصہ تک سوئیگا
اور یہ بات کچھ ضرور نہین ہے کہ معمول عامل کے ارادے سے علم رکھتا ہو اور ایسا ہی ایک مرتبہ
مینے بھی کیا ہے اور اکثر اسطرح پر ہی عمل ہوتے دیکھا ہے کہ عامل ایک کمرے مین ہے اور
معمول دوسرے مین یا عامل اوپر کے مکان مین اور معمول نیچے کے مکان مین ہو چنانچہ
یوس صاحب نے ایک عورت کو دروسکیو اسٹے ۲ سو گز کے فاصلے سے عمل کیا تھا
اور اوسکا اثر بخوبی ظاہر ہوا اور وہ عورت میرے ہی گھر مین رہتی تھی اور اس امر سے اور
کئی آدمی مثل ڈاکٹر کمنگ صاحب کے واقف ہین القصہ عمل مقناطیسی کے اثر ہونے مین
بعد و مسافت کچھ نہین ہے خصوصاً اوس حالت مین کہ معمول کی طبیعت آسانی سے عمل کی
اثر پذیر ہو شاید کمی اور زیادتی مسافت کے سبب اثر عمل کا بھی کم و زیادہ ہوتا ہے
چنانچہ بغیر اعلان ارادہ عامل کے بھی معمول پر یہ اثر پیدا ہو سکتے ہین کہ معمول عامل کے
پاس آجاوے یا جہان وہ چاہے وہان بیٹھ جاوے اور اور جو حرکتین عامل چاہے کرنے لگے
پس جاننا چاہیے کہ جو جو آثار ارادہ معلوم عامل سے پیدا ہوتے ہین وہ سب ارادہ
غیر معلوم سے پیدا ہوتے ہین اور یہ بات اوس حالت مین بھی ہوتی ہے کہ جب معمول
حالت خواب مین نہو بلکہ بیدار ہو ایک اور اثر عجیب یہ ہے کہ معمول کو حسب مرضی
عامل کشش اور خواہش عامل کے پاس جانے کی ہوتی ہے کہ وہ اوسکو روک نہین سکتا
اگر اوس سے دریافت کیا جاوے کہ اوسکو یہ رغبت کیون ہوتی ہے تو وہ فقط یہی کہہ
سکتا ہے کہ مین عامل کی طرف کھنچا جاتا ہون اور بعض یہ کہتے ہین کہ کچھ رستے منہ سے
ہوتے ہین کہ وہ عامل کی طرف آہستہ آہستہ کھینچے لیے جاتے ہین چنانچہ سُننے مین
آیا ہے کہ سو گز کے فاصلے سے ایک مرتبہ ایک عامل نے معمول کو بلا لیا اور وہ کھنچ گیا

باوجودیکہ اوسکو اوس سے زیادہ زبردست آدمی نے روکنا چاہا لیکن نہ رک سکا بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب معمول پر سے عمل کا اثر جاتا رہے تو اوسکو اپنی حالت اصلی مین بھی عامل کے ساتھ محبت قائم رہتی ہے مجھکو تجربہ اسکا نہین ہوا لیکن جانتا ہون کہ اسمین کچھ شک نہین ہے اگر عامل معمول کو حالت اثر مین کسیطرحکا حکم دے اور وہ اوسکی تعمیل کا اوس حالت مین اقرار کرے تو جب وہ جاگے گا اوسکی تعمیل ضرور کرے گا گو وہ امر کیسا ہی بیہودہ اور فضول ہو پس عامل کو چاہیے کہ کوئی بیہودہ امر اسکے لیے اوس سے وعدہ نہ لے اگرچہ اکثر حالت خواب مین ایسے حکم کی تعمیل کا اقرار وہ خود نہین کرے گا اور یہ قوت جو عامل کو حاصل ہے کہ اصلی حالت مین بھی معمول اوسکے حکم کی تعمیل کرے اوسکو اگر اچھی طرح کام مین لایا جاوے تو بہت فائدہ کی بات ہے چنانچہ میرے سامنے لیوس صاحب نے ایک شخص سے حالت خواب مین تیز شراب پینی ترک کردینے کا اقرار کرلیا تھا اوسنے ایفاء وعدہ کیا اور زبانی لیوس صاحب کے معلوم ہوا کہ اونہون نے شراب خواری اور اور بری بری باتین اکثر لوگونکی چھوڑوا دی ہین پس جاننا چاہیے کہ وعدۂ خواب مقناطیسی وعدۂ حالت اصلی سے نہیت واثق ہوتا ہے

تبصرۂ سوم اب مین اسلئے آثار عمل مقناطیسی کا بیان کرتا ہون اور وہ دو آثار ہین شرکت خیال اور غائب بینی اور حقیقتاً یہ دونون قسم کے آثار یعنی اعلے اور ادنے ایک ہی باعث پر موقوف ہین مگر اسوجہ سے کہ شرکت خیال اور غائب بینی کی نتائج خاص قسم کے ایسے ہین کہ اگر ہم یہ بات نجانتے کہ حقیقت مین اونکے پیدا ہونے کے قدرتی باعث ہین تو اونکو اعجاز مین داخل سمجھتے اسواسطے بخلاف آثار سابق کے ان آثار کو اعلے کہتے ہین اور یہ خوب سمجھنا چاہیے کہ آثار اعلے کی ماہیت آثار ادنی کی ماہیت سے جدا نہین فقط مرتبہ مین دونون کے فرق ہے پہلے مین شرکت خیال کا ذکر کرتا ہون بیان سابق سے ظاہر ہوا ہے کہ یہ اثر عمل

مقناطیسی

مقناطیسی ابتدا اگر اوس صورت مین ظاہر ہوتا ہے کہ معمول عامل کی مرضی کا مطیع ہوتا ہے لیکن
جسقدر اس حالت عمل کو ترقی ہوتی جاتی ہے یہ اثر ایک خاص صورت حاصل کرتا جاتا ہے حتے کہ
سونے والے کو یہ قدرت حاصل ہوجاتی ہے کہ جو اثر عامل کے جسم پر ہو یا جو خیال اوسکے
ذہن مین آوے اوسمین شریک ہوجاتا ہے اور یہ شرکت عامل کے نسبت کچھ خاص نہین ہے
بلکہ جسکے ساتھ اوسکو رابطہ دلایا گیا یا جسم چھوایا گیا ہو اوسکے ساتھ اسطرحکی شرکت حاصل ہوتی ہے
اور یہ آثار سونے والے پر شرکت خیال اسطرحسے نمایان ہوتے ہین کہ گویا خاص اوس کے
جسم پر اوسکا اثر ہوتا ہے معمول اوس شخص کا جسپر یہ آثار پیدا ہوتے ہین ایک جزو بن
جاتا ہے اور ایک اثر دونون پر حاوی ہوجاتا ہے چنانچہ ایک شرکت ذائقہ ہے اگر عامل
یا اور کوئی شخص ہم رابطہ معمول کوئی شی لذیذ کی اپنے منہ مین لے تو معمول فوراً اپنے
منہ کو اسطرح حرکت دیتا ہے کہ گویا کچھ کھاتا پی رہا ہے **مثلاً** اگر عامل کے منہ مین
روٹی یا شیرینی یا پانی یا شراب یا دودھ یا اور کوئی چیز ہو تو جب سونیوالے سے پوچھا جاوےگا
کہ تم کیا کھارہے ہو تو جو چیز اوسوقت عامل کے منہ مین ہوگی وہی اپنے منہ مین بتاویگا
اور اگر کوئی چیز بد ذائقہ یا تلخ ہو تو اوسکے چہرے سے تلخ یا ناگوار ذائقہ معلوم ہوتا ہے
گو اوسکی آنکھین بند ہون یا عامل اوسکے پس پشت پر کھڑا ہو اور یہ آثار بھی مثل اور آثار کے
مختلف معمولون مین مختلف درجے کے پائے جاتے ہین لیکن جسپر بکثرت عمل مقناطیسی
کیا گیا ہو تو اوسپر یہ آثار بخوبی ظاہر ہوتے ہین **دوسرے شرکت شم** یعنی اگر عامل یا دوسرا
شخص جسکو معمول کے ساتھ رابطہ دیا جاوے گلاب سونگھے تو معمول کے چہرے سے فرحت
حاصل ہوتی ہے یا اگر سینگ سونگھے تو معمول کے چہرے سے کراہیت عیان ہوتی ہے
یا اگر کوئی چیز تیز مثل مرچ کے سونگھے تو معمول اوسکے تیزی کی شکایت کرتا ہے جس درجہ مین

ذائقہ کی شرکت کامل ہوتی ہے اوسی درجہ مین شرکت شم بھی کامل ہوتی ہے لیکن مجھی یہ تجربہ
نہین ہے کہ شرکت ذائقہ اور شم ایک ہی معمول کو معاً حاصل ہوتی ہے یا نہین غالب ہے
کہ دونون ساتھ ہی حاصل ہوتے ہون اگر عامل چاہے تو معمول کی قدرت ان دونون شرکتون مین
زائل کر سکتا ہے تیسری شرکت لمس اگر عامل کسی سے ہاتھ ملاوے تو معمول فوراً کسی
خیالی ہاتھ سے ہاتھ ملاتا ہے یا اگر عامل کے ہاتھ مین سوئی چبھوئی جاوے تو معمول اپنا ہاتھ ہٹا
لیتا ہے اور ایک خاص مقام کو ملنے لگتا ہے اور تکلیف کی شکایت کرتا ہے الغرض
جسطرح سے اس شرکت لمس کی آزمایش کیجاوے فرق نہین ہوتا ہے مین یہ بات تحقیق
نہین کہہ سکتا ہون کہ آیا اس قسم کی شرکت نظر مین ہوتی ہے یا نہین اسواسطے کہ خواب مقناطیسی
آنکھونکا بند ہونا اور پتلی کا پھرا ہونا روشنی کا اثر پذیر نہونا اس بات کا باعث ہے کہ تجربہ نہین
ہوسکتا اسواسطے کہ اگرچہ معمول کے دل کی آنکھین کھلی ہوتی ہین لیکن ظاہری حواس بصری
بالکل مسدود ہوتے ہین اور جو باتین نسبت شرکت ذائقہ اور شرکت شم اور شرکت لمس اوپر
بیان کی گئین وہ شرکتین فقط اسطرح سے پیدا ہوتی ہین کہ حواس ظاہری عامل پر جو اثر پیدا
ہوتے ہین وہ بسبب شرکت خیال کے معمول پر اثر کرتے ہین اور جو کچھ عامل حس ظاہری سے
دیکھتا ہے معمول حالت غائب بینی مین بیشک دل کی آنکھ سے دیکھتا ہے اسواسطے کہ اگرچہ اوسکی
آنکھین بند ہوتی ہین لیکن جو چیزین اوسکے گرد ہوتی ہین اونکو وہ دیکھتا ہے لیکن جن شرکتون
کا اثر بیان ہوا وہ شرکتین حالت غائب بینی پر موقوف نہین ہین اور ہمکو ضرور ہے کہ حالت اصلی
غائب بینی اور اون آثار مین جو نسبت شرکت خیال کے پیدا ہوتے ہین تمیز رکھین اور سمجھین
بہرحال میری رای یہ ہے کہ جیسی حالت آنکھ کی خواب مقناطیسی مین ہوتی ہے اوسکے سبب شرکت
نظر کی بسبب آزمایش کرنے مین نتائج شافی نہین نکلین گے سامع کے باب مین مین نے تجربات تو نہین

دیکھے مین

دیکھے ہین پہلے مین بیان کرچکا ہون کہ معمول سوا عامل یا باہم ربط کے اور کسیکی آواز نہین سنتا ہے
اور جو باتین معمول سے پوشیدہ کہی جاتی ہین اون سے وہ بخوبی واقف ہوجاتا ہے اکثر
معمولون کو شرکت جذبہ ہوتی ہے یعنی جیسا جذبہ عامل باہم ربط کے دلمین پیدا ہو ویسا ہی جذبہ
معمول کے دلمین پیدا ہوتا ہے اس بات کا تجربہ مجھے بخوبی نہین ہوا ہے اسواسطے کہ یہ بات
دشوار ہے کہ جسوقت جی چاہے اوسوقت کوئی سچا جذبہ دلمین پیدا کیا جاوے اسی سبب سے
اس بات مین جو تجربہ ہوتا ہے تو اتفاقیہ ہوجاتا ہے مین نے دیکھا ہے کہ جب عامل مسکرایا یا ہنستا
ہے تو معمول بھی مسکرانے یا ہنسنے لگتا ہے اور جب عامل کی طبیعت گھبراتی ہے یا اوسکو
کسیطرحکا خوف ہوتا ہے تو معمول پر بھی یہ حالت گذرجاتی ہے اور اوسکو تکلیف ہوتی ہے چنانچہ
مین اول بیان کرچکا ہون کہ جب کوئی ناآزمودہ کار شخص فقط دل لگی یا سیر کیواسطے عمل مقناطیسی
کرنے بیٹھتا ہے اور عمل چل جاتا ہے اور وہ گھبراجاتا ہے تو معمول کو بہت تکلیف ہوتی ہے خصوصاً
اوس حال مین کہ معمول کمسن مرد ہو یا عورت اور وہ بیہوش ہوجاوے اور اپنے عزیزونکی بات
کا جواب نہ دے تو وہ پریشان ہوکر عامل سے استدعا اوسکے ہوش مین آنیکی کرتے ہین اور
عامل ایسے وقت مین بسبب ناواقفیت کے گھبراجاتا ہے اور رشتہ دار اوسکے بسبب محبت معمول
اور ناواقفیت عمل کے عامل کے دست بگریبان ہوتے ہین اور اونکا اثر عمل کے اثر مقناطیسی
کا مناقض ہوتا ہے اور اوسکا نتیجہ یہ ہے کہ تکلیف زیادہ معمول کے چہرے سے عیان ہوتی ہے
اور طرفہ یہ ہے کہ حقیقت مین اتنی تکلیف نہین ہوتی جتنی معمول کے چہرے سے اوس حالت
خاص مین عیان ہوتی ہے اور ایسی تکلیف کے عیان ہونے کے سبب سے یہ رشتہ دار اور بھی
زیادہ ڈرتے ہین اور اوسکو پکارتے ہین اور جب معمول نہین بولتا تو وہ رونے لگتے ہین
اور عامل کو برا بھلا کہتے ہین آخرکار نہایت پریشان ہوکر عامل اثر مقناطیسی کے دور کرنے کا

ارادہ کرتا ہے اور چونکہ عامل یا اور لوگ اصل ترکیب اوسکے تکلیف رفع کرنے مین نہین جانتے ہین
اونکی تدبیر سے کچھ فائدہ نہین ہوتا اور معمول بیدار نہین ہوتا بیچارہ معمول بیوقوف اور جاہل
آدمیون کے ہاتھون مین پڑکے بہت تکلیف اوٹھاتا ہے اور اوسکو غش کی نوبت بلکہ تشنج کی
حالت پہونچ جاتی ہے پس ایسے وقت مین سب سے اچھی تدبیر یہ ہے کہ سونیوالے سے
مزاحمت نہ کیجاوے اور جب تک وہ سوتا رہے اوسے سونے دین اور اگر عامل کی طبیعت قائم رہے
اور پریشان نہو تو اولٹی ترکیب کرے یعنی اولٹے ہاتھ پہیرکے معمولکو جگا دیوے اور یہ
قاعدہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ بے موجود ہونے کسی تجربہ کار کے ایسے عمل کبھی نہ کیے جاوین
اور جو لوگ آزمودہ کار ہین اونکے عمل کرنے مین مین نے کبہی یہ نہین دیکہا کہ معمولکو
تکلیف ہو لیکن ناآزمودہ کارون سے بہت سی حالتین ایسی تکلیف کی دیکہی ہین جنکا اوپر بیان
کیا گیا اور عامل آزمودہ کار کے معمول کی زبانی کبھی کچھ شکایت تکلیف کی نہین سنی اور بعد بیداری
کے ہمیشہ اوسکی طبیعت زیادہ خوش ہوتی ہے بلکہ اگر معمول کچھ بیماری بھی مثل امراض قلب وغیرہ کے
رکھتا ہو تو اچھا ہو جاتا ہے بہرحال جہانتک مجھکو تجربہ ہوا ہے مین خواب مقناطیسی کو نوم قدرتی
اصلی سے زیادہ تر نافع سمجھتا ہون مگر ایسے قوی عمل کا ذکر نہین کرتا ہون کہ جسمین بہت
قوی آثار نمایان ہون مثلاً معمول کو بشدت ہنسایا جاوے یا جذبات سخت اور قوی برانگیختہ
کیے جاوین مین ایسے عمل کو ہمیشہ ناپسند جانتا ہون اوس عمل کو بھی جسمین جھوٹے اور سخت اثر
پیدا کیے جاوین مثلاً ایسا اثر کہ جب معمول کے ذہن مین یہ بات منقوش کیجاوے کہ وہ
تباہ ہو گیا یا یہ کہ معمول خود اپنے تئین ایک وحشی جانور سمجھے اگرچہ یہ کلیۃً نہین ہے کہ
ایسی باتون کے منقوش خاطر ہونے سے معمول کو ہمیشہ تکلیف ہوتی ہے مگر جن معمولون
کی طبیعت بہت نازک ہے احتمال ہے کہ اونکو نقصان پہونچے پس ایسی آزمائشین جہانتک

جلسہ عام

جلسۂ عام مین فقط سیر کے واسطے کرنا بیکار ہے مگر خلوت مین اس مراد سے کہ جو باتین صحیح
ہین اور جو نتائج پیدا ہو سکتے ہین اونکو دریافت کیا جاوے تاکہ اس علم کی تحقیقات مین ترقی
ہو اور اون نتائج سے مفید عام کام لیے جاوین اور خواب مقناطیسی کا پیدا کرنا جلسۂ عام مین
نچاہیے اسواسطے کہ ایسے خوبصورت اور عجیب آثار کا فقط استعجاب اور دل لگی کے واسطے
پیدا کرنا عیب ہے اور اس علم کی ہتک ظاہر ہے کہ عمل مقناطیسی کچھ کھیل کی چیز نہین بلکہ حقیقت
مین یہ علم متبرک اور پاک ہے اسمین ادب سے تحقیقات کرنی چاہیے اسواسطے کہ جو قدرت
حق تعالے نے ہمکو کارنیک کے واسطے عطا کی ہے اوسکو برے کام مین لانا عیب اور بڑی بات ہے اب
مین شرکت خیال کی طرف سے عود کر کے شرکت جذبہ کا بیان کرونگا بہت معمول ایسے ہوتے ہین
کہ اونکو جذبات دیگر اشخاص سے شریک ہونے کے واسطے یہ ضرور نہین ہے کہ اون اشخاص کے
ساتھ ربط دلایا جاوے مثلاً شکی اور متعصب اور کھوٹے آدمی کے موجود ہونے کے
سبب سے معمول پر ناخوش بلکہ تکلیف کے وہ آثار پیدا ہوتے ہین اور بخلاف اسکے اگر معقول
اور نیکبخت آدمی موجود ہون تو آثار خوش آیند معمول کے چہرے سے نمایان ہوتے ہین
اور ایسے مختلف شخصون کا کہ جنکے خیالات بھی مختلف ہون اوسوقت موجود ہونا معمول کی طبیعت
کو بہت پریشان کرتا ہے اسوجہ سے کہ قوت مقناطیسی ہر ایک کی مختلف طور پر اثر کرتی ہے
یہ بات عاملون کے خوش نصیبی کی ہے کہ بعض معمول ایسے بھی ہوتے ہین کہ اونپر اجتماع
اشخاص مختلف سے بہت اثر نہین ہوتا اور جب معمول سوتا ہے تو جس شخص کو اوسکے ساتھ
ربط دلایا جاوے اوسکے دل کے خیالات پڑھ لیتا ہے یہ بات اوس امر سے جدا ہے کہ
معمول کو عامل یا اور ہمربط آدمیونکے جذبات سے شرکت ہوتی ہے اب مین ایک اور
قسم کی غائب بینی کا ذکر کرتا ہون کہ جسکو غائب بینی لا شرکت خیال اور قوت دریافت

خیال اشخاص غیر کہہ سکتے ہین اوسکے بیان سے پہلے مین اتنی تمہید استدلال بیان کرتا ہون
کہ بہت آدمی باوجودیکہ ثبوت غائب بینی برای العین دیکھتے ہین یہ کہتے ہین کہ غائب بینی
فی الحقیقت نہین ہوسکتی اسلیے آدمیون سے دریافت کرنا چاہیے کہ اگر ایک آدمی دوسرے آدمی کے
دلکے اندر اور جسم کے آرپار دیکھ سکے اس سے کچھ زیادہ تعجب سمجھتے ہین کہ ایک پتھر کی دیوار
کو وارپار دیکھ سکے میرے ذہن مین تو اسطرح خیالات کو اشخاص غیر کے دریافت کرلینا اوس
قسم کے غائب بینی سے کہ فاصلے سے کسی شے مادی کو دیکھا جاوے زیادہ حیرانی کا سبب
ہے اسواسطے کہ غائب بینی کی صورت مین تو ہم خیال کرسکتے ہین کہ کوئی شے خاص کہ نہایت
لطیف ہے کہ اوسکے ذریعے سے ہم پر اشیاء کی ہیئت یا خواص کا کچھ نقشہ ظاہر ہوجاتا بخلاف
اس بات کے معلوم کرلین کہ فلانے شخص کے دل مین کیا کیا خیالات ہین حالانکہ اون خیالات کا
اوس شخص نے اظہار بھی نکیا ہو پس معلوم ہوا کہ جو لوگ دریافت خیال کی قدرت مسلم مانتے ہین
اور غائب بینی کی قوت کو نہین مانتے ہین وہ عقل و فہم سے کچھ بہرہ نہین رکھتے اب جاننا چاہیے
کہ قدرت دریافت خیال مختلف صورتون مین نمایان ہوتی ہے چنانچہ اگر معمول کو کسی شخص
سے ربط دلایا جاوے تو جو کچھ اوس شخص کے دل مین مثلاً کسی دولت کے دور ہونے کا
یا اپنے گھر والون کا یا مکان یا اور کسی شے کا خیال گذرتا ہے معمول اوسکا حال بہت تشریح
اور تفصیل سے بیان کرتا ہے اور معمول کو ہم ربط کے خیالات موجودہ بلکہ خیالات گذشتہ تک
معلوم ہوجاتے ہین یعنے اوسکے حافظے کا شریک ہوجاتا ہے اور زیادہ اس سے یہ بات ہے
کہ معمول وہ باتین دریافت کرلیتا ہے جو سابق مین اوس شخص کو معلوم تہین مگر اوسوقت
بھول گیا ہی اسیوجہ سے وہ شخص معمول کے بیانات کو غلط بتاتا ہے اور معمول اپنے بیان کے
صحیح ہونے مین نہایت اصرار کرتا ہے اور جب اس بات کی تحقیق کیجاتی ہے اور ہم ربط خود بھی سوچتا ہے

ذہن

ترصحت بیان معمول کا یقین کرتا ہے جسطرح بعض اوقات ہمکو بعض باتین فراموش ہو جاتی ہین اور پھر یاد آجاتی ہین اس حال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سونیوالا ہمارے خیالات گذشتہ مین کہ اوسوقت ہمکو یاد نہین ہوتی ہین شریک ہو جاتا ہے اسصورت مین یہ بات ضرور ماننی پڑے گی کہ غائب بینی ابسبب شرکت خیال کے بھی حاصل ہوتی ہے بہرحال اگر ہمکو امکان وقوع غائب بینی مین یقین ہو تو غائب بینی بلاواسطہ شرکت خیال اور بواسطہ شرکت خیال مین تمیز کرنی بہت مشکل ہے مثلاً ایک شخص کی درخواست کے موافق معمول کسی خاص مکان کا یا اور جو چیزین مثل میز و کرسی و پلنگ و فرش و دیگر اشیاء اوس مکان مین موجود ہین اونکا تفصیل کے ساتھ ذکر کرتا ہے اور جیسا وہ بیان کرتا جاتا ہے مالک مکان اپنے جی مین مطابقت کرتا جاتا ہے کہ جسوقت مین اپنے مکان سے باہر آیا تھا تو یہ سب اشیاء اسی ترتیب سے اوس مکان مین رکھی ہوئی تہین لیکن بیان کرتے کرتے معمول کسی خاص تصویر کا یعنی کسی آدمی یا کتے یا گھوڑے کی تصویر کا ذکر کرتا ہے اور بلحاظ کسی اور دوسری شئے کے اوسکا موقع کسی اور طور پر بیان کرتا ہے اور مالک اوسکے بیان کو غلط بتاتا ہے اور بعد تکرار بسیار کے بھی معمول اپنے قول کو اور مالک اپنے قول کو صحیح جانتا ہے لیکن جب مالک مکان اپنے گھر کو پھر آتا ہے تو اوسکو دریافت ہوتا ہے کہ حقیقت مین مجھسے غلطی ہوئی اور معمول کا بیان راست تھا اب اوسکو یاد آتا ہے کہ کسی خاص وقت تک وہ تصویر اس موقع پر رکھی ہوئی تہی جو اوسکے ذہن مین تھا لیکن بعد ازان خواہ تو اوسنے خود خواہ کسی اور شخص نے اوس مقام کو بدل کر دوسری جگہ پر رکھدیا تھا جو سونے والے نے بیان کیا تھا الا وہ اس بات کو اوسوقت بھول گیا تھا ایسی باتین اکثر ہوتی ہین اور اسکے دو سبب ہوتے ہین اول یہ کہ سونے والا حقیقت مین اوس شخص کے خیالات گذشتہ پڑہ رہا ہے اور کسیطور سے جو ہمکو معلوم نہین ہو سکتا ہے اوسکو

یہ امر دریافت ہو جاتا ہے کہ خیال حال اوس شخص کا غلط ہے دوسرے یہ کہ جب معمول سے
کہا جاتا ہے کہ فلانے مکان کا حال بتاؤ تو وہ اوس مکان کا نشان مستفسر کے ذہن مین پا
اوسی نشان پر چلا جاتا ہے تاوقتیکہ غائب مین اوس مکان کو برار العین باطن دیکھنے لگتا ہے
اور اسمین شک نہین ہے کہ ایسا امر اکثر واقع ہوتا ہے بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ صندوق
سربمہر یا بند خط یا لفافہ سربمہر کا حال دریافت کر لیتے ہین اور بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ
اگر کوئی شخص ایسا موجود ہو کہ جو خط کے مطلب سے یا صندوق کے اندر کے اشیاء سے واقف ہو
اور اوسکے ساتھ ربط ولایا جاوے تو سب باتین دریافت کر لیتے ہین اور اگر یہ بات نہو تو دریافت
نہین کر سکتے جب ایک معمول اس قسم کا جو شرکت خیال کے سبب سے اشیاء غائب کو دیکھتا ہے
ایک وقت مین اشیاء غائب کو نہین دیکھ سکتا ہے اور پھر کسی ایسے شخص کے آنے کے بعد جو
اون اشیاء کے حال سے واقف ہو اونکو دیکھنے لگتا ہے تو دیکھنے والونکو خیال ہوتا ہے کہ
اسمین کچھ سازش ہوتی ہے حالانکہ اگر ہمکو سب مختلف صورتین اس عمل کی معلوم ہووین تو
بجائے اسکے کہ ہم معمول پر شبہہ کرین ایک نیا ثبوت راستی عمل کا اور ایمانداری اور صداقت معمول کا
حاصل ہوتا ہے اور اگرچہ اکثر ایسا ہوتا ہے جیسا ابھی بیان ہوا کہ معمول سے بیان کو کسی خیال
یا شے موجودہ حال کے نسبت غلط سمجھتے ہین اور حقیقت مین اوسکا بیان صحیح ہوتا ہے
لیکن یہ بھی ہوتا ہے کہ معمول کے بیان کو غلط سمجھ لیتے ہین اور بعد ازان ایسی سبب کوئی نہین
واقع ہوتی جس سے اوسکے بیان کی صحت دریافت کیجاوے حقیقت یہ ہے کہ دونون
جانب مین بہت سے وجوہ غلطی کے ایسے واقع ہوتے ہین کہ اونکا تحقیق کرنا بہت مشکل ہے
مثلاً ممکن ہے کہ معمول حقیقت مین کسی واقع گذشتہ کا ذکر کر رہا ہو اور اوسکے ذہن مین
راسخ ہو کہ یہ بات زمانہ حال مین موجود ہے گذشتہ اور حال واقعات اوسکے دل پر ایک ہی طرح سے پیدا

ہوتے ہین اسواسطے کہ دونون آثار باطنی ہین اس سبب سے اوسکو اونمین فرق تمیز نہین
ہوتی اور غالب ہے کہ اگر عہد دریافت ہو کہ وہ کس زمانہ کا ذکر کرتا ہے تو اوسکا بیان صحیح اور
مطابق واقع معلوم ہو لہذا عامل کو اس امر کا لحاظ ملحوظ خاطر رکھنا واجب و لازم ہے یہ بھی ممکن ہے
کہ معمول کے خیال پر اور لوگون کے خیال سے اثر ہو بلکہ یہ اثر شرکت خیال اکثر ہوتا ہے
کہ اگر کوئی شخص اشارہ مریجا کرے یا کوئی سوال بطور فہمایش حیلہ کیا جاوے تو معمول اوس سے
متاثر ہوتا ہے جیسا کہ سوال کرنے والے کے خیالات اور فقرے سے ہوتا ہے اور یہ سب باتین مجتمع
ہوکر معمول کے خیال کو پریشان کردیتی ہین اسواسطے مناسب ہے کہ فہمایش سوالات اور اشارات ہرگز
کام مین نہ لائے جاوین بلکہ معمول کو از خود جو سکے کہنے دین اگرچہ بعض معمول ایسے بھی ہوتے ہین کہ
واقعات گذشتہ اور حال مین تمیز کرسکتے ہین اور اون کے سبب حال تو نہین برابر غلطی نہین ہوتی
ہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعض معمولونکو اکثر اوقات قدرت غائب بینی حاصل ہوتی ہے
لیکن کبھی کبھی یہ قدرت برابر ایک جاتی بھی رہتی ہے اور فقط خیالات کے پڑھنے کی قدرت
حاصل رہتی ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تجربات اولین مین عامل کو ظہور آثار مقناطیسی کے سبب سے
ایسا استعجاب اور خوشی معلوم ہوتی ہے کہ وہ نادانستہ حالت حیرانی مین اپنے خیالات معمول کے
ذہن مین بسبب شرکت خیال کے پیدا کردیتا ہے لیکن چند مرتبہ وہ عمل کرچکتا ہے تو اوسکی
طبیعت سلیم اور متین ہوجاتی ہے اور پھر اوسکو خواہش فقط اسی بات کی ہوتی ہے کہ جو کچھ
معمول کہے سنتا رہے اسطرح سے کبھی پریشانی اوسکے اظہار مین نہین ہوتی ہے درجہ بدرجہ معمول
کی قوت بڑھتی جاتی ہے اور زیادہ مشق سے یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ اگر ابتدائی اوس سے
غلطیان اور اوسکے بیان مین اوسکی بناوٹ بھی پائی جاتی ہے تو رفتہ رفتہ یہ سب عیوب رفع
ہوجاتے ہین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول کو عامل یا اور ہر ایک آدمی جسکے ساتھ شرکت ہو جاتی

یعنی جو کیفیت عامل کو ہو اوسکا اثر معمول کے جسم پر ہو جاتا اور بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ جو عضو عامل
کے جسم کا مریض ہو اوسکا حال معلوم ہو جاتا ہے اور معمول تبا دیتا ہے کہ عامل کے
دماغ یا پھیپھڑے یا جگر یا معدے مین فلانا حرج ہے اور بہت صورتون مین اوسکا بیان صحیح
ہوتا ہے اور معمول کو ایک قسم کا ذہنی بلکہ حالت مرض اور صحت کے دریافت کرنے کا حاصل
ہو جاتا ہے اور یہ ذہنی ملکہ اوس حالت مین بہی کام آتا ہے کہ جس شخص کا حال دریافت کرنا منظور
ہو اور وہ فاصلے پر ہو بشرطیکہ کسیطرح معمول مین اور اوسمین ربط پیدا کیا جاوے اور
اس ربط کے پیدا کرنے کے واسطے یہ بات کافی ہے کہ اوس آدمی کے بال یا اور کوئی شے
جو اوسکے پاس رہی ہو یا کوئی تحریر تازہ اوسکی معمول کے پاس رکہی جاوے تو اس شے کی امداد
سے معمول کو شخص غیر حاضر کے ساتہ ایک ربط پیدا ہو کر یہ بات حاصل ہو جاتی ہے کہ گویا
وہ شخص معمول کے پاس موجود ہے اور پہر جو کچہ معمول اوسکے نسبت بیان کرتا ہے صحیح
ہوتا ہے اور کہتے ہین کہ ایسے ہی معمول کو جو جسم کا حال دریافت کر لیتا ہے یہ قدرت بہی
ہوتی ہے کہ علاج مناسب ہر مرض کا مریض کو تبا دیتا ہے لیکن مجہکو بخوبی امتحان اس امر کا
نہین ہوا ہے جاننا چاہیے کہ دریافت خصائل اشخاص غیر کی قدرت جو معمول کو ہوتی ہے
غائب بینی کی ایک قسم ہے لیکن اسمین اتنا امتیاز چاہیے کہ یہ غائب بینی بلا واسطہ نہین ہے
یعنی اشیاء غائب کو معمول برای العین نہین دیکہتا ہے بلکہ بواسطہ ہے یعنی اون اشیاء کا
خیال یا نقشہ جو اور لوگون کے ذہن مین ہوتا ہے معمول کے ذہن مین اونکا خیال منتقل ہو جاتا ہے
بعض لوگ کہتے ہین کہ بس غائب بینی ہی ہے اور غائب بینی صریح کوئی شے نہین لیکن آگے دریافت
ہوگا کہ غائب بینی صریح اور قوت دریافت حال اشخاص غیر دو چیزین علحدہ ہین اور یہ دونون چیزین
شرکت حس پر موقوف ہین پس ان دونون مین امتیاز کرنا اور دونون کو ایک نہ سمجہنا چاہیے

دیکہ

دیکھا ہے کہ لوگون مین اسطرح کی شرکت یا رغبت بغیر وجہ بہت واقع ہوتی ہے کوئی آدمی ایسا
نہین ہے جسکو رغبت کسی خاص شے کی طرف نہو اور رغبت ایسی چیز ہوتی ہے کہ اگر دو آدمی
اتفاقاً کہین یکجا ہون جنمین اتحاد ہو تو اونمین باہمین محبت ہوجاتی ہے اور وہ اس بات کا سبب
دونون مین سے کوئی بیان نہین کرسکتا ہے پس معلوم ہوا کہ کبھی کبھی جو دو آدمیون کو باہم اولًا
نفرت یا تعشق ہوجاتا ہے تو یہ بات کچھ خیالی نہین بلکہ اصلی ہے اور جسطرح سے آدمیون مین
محبت ہوتی ہے اوسیطرح سخت تنفر بھی ہوتا ہے چنانچہ بعضے شخص کو بعضے شخص سے ایسا
تنفر ہوتا ہے کہ تمام عمر نہین رفع ہوتا ہے اور اگر اوس سے سبب اسکا دریافت کیا جاوے
تو نہین بتا سکتا ہے بلکہ وہ اوس تنفر کو دور کرنا چاہتا ہے مگر دور نہین ہوسکتا لیکن
حالت عمل مقناطیسی مین اسطرح کا تنفر بہت قوی ہوتا ہے بعض حالتون مین معمول کو کسی
خاص شخص کے موجود ہونے کی برداشت ہرگز نہین ہوتی اور حالانکہ اوسپر خواب مقناطیسی کا
اثر نہو تو کچھ بھی تنفر اوس شخص سے نہین ہوتا بلکہ حیوانات مطلق یا غیر ذی روح اشیاء کی
نسبت اس قسم کا تنفر بہت قوی طور پر نمایان ہوتا ہے چنانچہ بہت آدمیون کو بلی یا
کتے یا چوہے یا مینڈک یا مکڑی کے دیکھنے کی برداشت نہین ہوتی یہانتک کہ اگر یہ جانور پوشیدہ
بھی ہون تو بھی اونکو اونکا موجود ہونا معلوم ہوجاتا ہے اور اگر اوس جگہ سے اونکو علحدہ نہ کیا جاوے
تو طبیعت اونکی بگڑ جاتی ہے بلکہ غشی یا تشنج کی نوبت ہوجاتی ہے بعض لوگونکو ایسی اشیا سے
تنفر ہوتا ہے کہ جس سے اکثر لوگون کو رغبت ہوتی ہے مثل پھول گلاب یا سیب یا ناشپاتی یا خربزہ
وغیرہ کے چنانچہ ایک بڑے عامل عمل مقناطیسی کو تجربہ ہوا ہے کہ اس قسم کے تنفر اور عمل مقناطیسی
مین آپسمین بہت ربط ہے یعنی جن شخصون کو اس قسم سے سخت تنفر ہوتا ہے اونپر عمل مقناطیسی کا
اثر جلد اور تیز ہوتا ہے ان بیانات سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آدمیون اور حیوانات اور غیر

ذی روح اشیا مین کچھ خاص قسم کے ایسے اشیا ہین کہ اوسکا اثر خاص خاص آدمیون پر ہوتا ہے
اغلب ہے کہ یہ شئے وہی ہے کہ جسکے سبب سے عمل مقناطیسی کا اثر آدمیون پر ہوتا ہے اور خواب
مقناطیسی اور دیگر آثار مقناطیسی ظہور مین آتے ہین **تبصرۂ چہارم غائب بینی** اوسکو
کہتے ہین کہ بلا مدد آنکھونکے معمولی فاصلے سے اور غائب اشیاء کو دیکھے اور ابتدا مین جب
خواب مقناطیسی پیدا کیا جاتا ہے تو باوجود بند آنکھون کے سونے والا خود بخود بے دریافت
کرنے کے کہتا ہے کہ مین عامل کے ہاتہ کو دیکھتا ہون اور اکثر یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مجھکو انگلیون
مین سے روشنی نکلتی نظر آتی ہے اگر ہاتہ بند آنکھونکے سامنے یا سر کے پاس یا سر کے اوپر یا نیچے یا
ایسی جگہ ہو کہ حس باصرہ ظاہری اہل معمول کی اوسکو نہ دیکھ سکے تو ان سب حالتون مین معمول
اوسکو دیکھ سکتا ہے لیکن پٹی کے باندہنے سے معمول کی قدرت غائب بینی مین کمی ہو جاتی ہے
حقیقت یہ ہے کہ سبب آنکھون پر پٹی باندہنے کے آنکھین وطور پر قدرتی بند ہو جاتی ہین چنانچہ
اون صورتون مین کہ جب حالت خواب بیداری خود بخود بلا عمل مقناطیسی کے واقع ہو جاتی ہے ہمیشہ
آنکہ کی پتلی بالکل قائم ہوتی ہے اور اوسپر روشنی کا کچھ اثر ہی نہین ہوتا یہ امر آنکھونکو زور سے کھولنے
سے معلوم ہوتا ہے اور اکثر پتلی فقط قائم ہی نہین ہوتی ہے بلکہ اوپر کی طرف اولٹی ہوتی ہے
حتی کہ اگر آنکھون کو زور سے کھولا بھی جاوے تو بھی پتلی نظر نہین آتی ہے پہلے سونے والا ہاتہ کے
دیکھنے کیواسطے بہت کوشش کرتا ہے اور اگرچہ آنکھین اوسکی بند ہوتی ہین لیکن آنکھون کی طرف
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اونکے استعمال کیواسطے بہت جہد کرتا ہے اوسکی صورت سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے سامنے دیکھ رہا ہے گو ہاتہ سر کے پشت پر ہو ظاہر ہے کہ سونے والے
کی باطنی آنکہ یعنی حس باصرہ باطنی ہاتہ کی شکل کے دریافت کرنیکے واسطے کوشش کرتی ہے
اور ابتدا مین جب سونے والا ہاتہ کا ذکر کرتا ہے تو اوسکو دھندلا نظر آتا ہوا بتاتا ہے لیکن

چھٹہ رجعتہ جب خواب اعلی کی نوبت پہونچتی ہے تو تاریکی زائل ہوجاتی ہے اور ہاتہ صاف
صاف قدرتی رنگ مین نظر آتا ہے پہلے پہلے ہاتہ کا رنگ بہورا سا نظر آتا ہے اگر کمرے مین کچھ
بہی کام کیا جاوے اور جتنا جی چاہے اوسکو پوشیدگی سے کرین تو اگر سونے والے کا دہیان
کسی اور طرف متوجہ نہوگا تو وہ فوراً بتا دیگا کہ فلان شخص نے فلان حرکت کی ہے فی یہ بات اور عامل
کے ہاتہ کا دیکھنا اکثر معمولوں مین دیکھا ہے غرضکہ یہ آثار عمل مقناطیسی کے روزانہ ظہور مین آتے ہین اور
بیان سے ظاہر ہے کہ بلا استعمال حس باصرہ ظاہری کے معمول اشیا کو صاف دیکھتا ہے اس بات کے
صحیح ہونے مین کچھ شک نہین ہے اور اس بات کی وجہ دریافت ہونی بہی ایسی مشکل ہے جیسے
غائب بینی کی اور صورتون کے باعثون کا دریافت کرنا دشوار ہے سوال جو شے سونے والا بند
آنکہون سے دیکھتا ہے اوسکا نقشہ دماغ تک کس ذریعہ سے پہونچتا ہے اسمین تو ہرگز شک نہین کہ
جب تک دماغ مین اثر نہین ہوتا ہے تب تک کسی شے کو معمول دیکہ نہین سکتا ہے لیکن یہ فرمایئے
کہ وہ کس قسم کا اثر ہے جو بلا ذریعہ حواس ظاہری کے پہونچ سکتا ہے حس باصرہ ظاہری
تو کام مین نہین آتی اسواسطے کہ آنکہین بند ہوتی ہین اور قطع نظر اسکے پتلی اوس وقت مین
اس قابل نہین ہوتی ہے کہ روشنی کا اثر اوسپر ہو پس ہمکو یہ بات ضرور ماننی پڑے گی کہ اجسام
مین کوئی خاص اثر ایسا ہے جو بلا ذریعہ آنکہون کے دماغ تک سرایت کرجاتا ہے حیرت کی بات
یہ ہے کہ جب سونے والا کسی شے کو صاف نہین دیکہ سکتا ہے تو صاف دیکہنے کیواسطے اپنی پیشانی
یا سر یا پشت سر پر اوس شے کو رکہ لیتا ہے اور اس ذریعہ سے اوسکو صاف صاف دیکہ سکتا ہے
پس معلوم ہوا کہ یہ جوہر مثل حرارت کے سقف سر یعنی کہوپڑی کے اندر سے گذر کر دماغ تک سرایت
کرجاتا ہے اور غالب ہے کہ جب معمول ایسی اشیاء دیکہتا ہے جو اوسکے سر سے چہوتی
ہوئی نہین ہوتین تو اون اشیا سے بہی یہ جوہر کہوپڑی پر گرکے اوسکے اندر گذرجاتا ہے

تو ہم یہ بات جان جاتے ہین کہ کوئی سبیل ایسی ہے جسکے ذریعہ سے اوسکے حس باطنی پر اثر ہوتا ہے اور حالت اصلی انسان مین اوسکا اثر نہین ہوتا یا اگر ہوتا بھی ہے تو حواس ظاہری پر اثر ایسا قوی ہوتا ہے کہ جو اثر حس باطنی پر ہوتا ہے وہ دب جاتا ہے ایسی حالت مین یہ بات آسانی سے ہمارے ذہن مین آجاتی ہے کہ عمل مقناطیسی جب کسی معمول پر کیا جاتا ہے تو جسکے سبب سے اشیا قریب اور بعید کو دیکھتا ہے یہ جوہر اس قسم کا ہے کہ تمام عالم مین مثل نور آفتاب وغیرہ اور حرارت کے آسانی سے دور جاتا ہے اور مثل حرارت کے سب اشیا مین حتی کہ خشتی دیوارون مین بھی اوسکا گذر ہو جاتا ہے ویش نبگ صاحب نے اس جوہر کا نام اوڈیل رکھا ہے اس جوہر کی کیفیت یہ ہے کہ نور آفتاب سے اسکی رفتار کمتر ہے اور حرارت کے نسبت مجسم اجسام مین زیادہ آسانی سے نفوذ کر لیتا ہے دوسری صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ اگر کسی شے کو کاغذ مین لپیٹ کر یا صندوق مین بند کر رکھین تو معمول اوسکو دیکھ لیتا ہے بلکہ سرنامہ اور مضمون بند خط کا صاف صاف پڑھ دیتا ہے لیکن سب معمول ایسے نہین ہوتے ہین بعض معمول ایسے ہین کہ بلا خواب مقناطیسی کے پیدا ہونیکے وہ بند تحریر پڑھ لیتے ہین مگر کبھی کبھی غلطی بھی ہو جاتی ہے پس معلوم ہوا کہ شرکت خیال ہی کے سبب سے یہ قدرت حاصل نہین ہوتی ہے بلکہ غائب بینی کے سبب سے وہ تحریر پڑھ لیتا ہے لیکن یہ بات ضرور ہے کہ کسیوقت معمول پڑھ سکتا ہے اور کسیوقت نہین مین ابتدا مین تفصیل بیان کر چکا ہون کہ معمول کی قوت مقناطیسی مین کن کن باعثون سے حرج واقع ہو جاتا ہے وہی باعث ایسے وقت مین بھی حارج ہو جاتے ہین بعض عامل ایسے ہین کہ اونکے معمولونکو یہ قدرت حاصل ہوتی ہے اور بعضون کے معمولونکو یہ قدرت کبھی نہین حاصل ہوتی اور بعض غائب بین کسیوقت غائب بینی اور کسیوقت شرکت خیال کے سبب سے پڑھ اور دیکھ سکتے ہین اور کسیوقت صریح غائب بینی کی قوت اونمین ہوتی ہے نہ شراکت کے ذریعے سے یہ قدرت اونکو حاصل ہوتی ہے ایک اور صورت

غائب بینی

غائب بینی کی یہ ہے کہ جس مکان مین معمول ہو اوسکے اوپر یا نیچے یا پہلو مین جو دوسرا مکان ہو
اوسمین جو چیزین ہون معمول اونکو دیکھتا ہے اور خود بخود حال اونکا بیان کرتا ہے حس سامعہ کے
باب مین یہ بات عموماً کہیجاتی ہے کہ معمول سوا عامل کے یا اوس شخص کی آواز کے جسکے ساتھ
اوسکو ربط دلایا گیا ہو اور کسیکی آواز بالکل نہین سنتا ہے اور حس شامہ کا یہ حال ہے کہ فقط یہی
بات نہین ہوتی ہے کہ اکثر اشیا کو جو معمول دیکھتا ہے اونکی بو کا حال بیان کرتا ہے بلکہ معمول
اوسکا رنگ اور صورت بتاتا ہے اور اکثر یہ بات بہی بتاتا ہے کہ اونمین سے کچھ روشنی نکلتی ہوئی
نظر آتی ہے ظاہر ہے کہ یہ امر حس شامہ سے کچھ تعلق نہین رکہتا اور اگر کوئی اپنے ذہن مین سمجھلے
کہ حس شامہ کے تیز ہوجانے سے صورت اور رنگ اور شفافی یا تاریکی اشیا کی حالت خواب مقناطیسی مین
معلوم ہوتی ہے تو یہ بات ماننے پڑے گی کہ عمل مقناطیسی کے سبب سے ایک حس کا فعل دوسرے
حس کو منتقل ہوجاتا ہے سو اگر اس بات کو مانین تو یہ اور بہی زیادہ عجیب اثر عمل مقناطیسی کا ہوگا یہ موقع
اس بات کے بحث کا نہین ہے کہ اصل ماہیت اوس جوہر کی کیا ہے کہ جسکے سبب سے قوت باصرہ
باطنی کام مین آتی ہے اب اور ایک بات کا ذکر مین اس جگہ کرتا ہون کہ جو اشیا سونے والا دیکہتا ہے
اونمین سے اوسکو ہمیشہ ایک قسم کی روشنی نکلتی معلوم ہوتی ہے چنانچہ معمول بتاتا ہے کہ
عامل کے ہاتھ مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے اس سبب سے ثابت ہوتا ہے کہ سب اشیاء
مین سے کچھ نہ کچھ چیز نکلتی ہے نام اوسکا ہم جو چاہین رکہہ لین چنانچہ ریس بنک صاحب نے علاوہ
عمل مقناطیسی کے بتجربہ دریافت کیا ہے کہ جمیع اشیاء مادی مین سے ایک خاص قسم کا جوہر
نکل کر تمام عالم مین پہیلا ہوا ہے اور اکثر آدمیون مین سرایت کرتا ہے اور اس جوہر کا اثر خاصتہً
اون آدمیون پر زیادہ ہوتا ہے جنکو خواب بیداری کی حالت خود بخود واقع ہوتی ہے اور ان
نتایج کا ثبوت عمل مقناطیسی سے بہی حاصل ہے اسواسطے کہ معمولکو اشیا مین سے روشنی

نکلتی ہوئی نظر آتی ہے اور ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ جس مکان مین معمول ہوتا ہے
اوس سے علیحدہ کسی مکان کو قوت باصرۂ باطنی سے دیکھتا ہے مین نے اکثر یہ بات دیکھی ہے کہ معمول
کو عامل کے ساتھ شرکت خیال نہین ہوتی بلکہ بلا شرکت خیال کے دیکھتا ہے اور اسکا ثبوت کئی طرح
سے ہوسکتا ہے اوّل یہ کہ معمول کا بیان اسطور پر ہوتا ہے کہ جیسے کوئی شئے کو دیکھے اور اوسکا بیان
کرے اور ذرہ ذرہ سی چیزونکا معمول بیان کرتا ہے اور اکثر جب تک اوسکو اشارہ نہ کیا جاوے
خاص اوس چیز کا ذکر نہین کرتا جسکی طرف عامل کا خیال اوسوقت ہوتا ہے دوسرے یہ کہ جو آدمی اوس
مکان مین ہون اور جو کچھ وہ کر رہے ہون سبکا حال بیان کرتا ہے اور عامل نہ تو اون آدمیون سے
واقف ہوتا ہے اور نہ جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے ہین چنانچہ ایک بار ایک عورت پر لیوس صاحب
نے عمل کیا اور حالت غائب بینی اوسکو دفعتاً حاصل ہوگئی اوس عورت نے میرے گھر کا حال
بیان کرنا شروع کیا اور بتایا کہ ایک کمرے مین ایک عورت اور ایک مرد موجود ہے اور اودی
پوشاک عورت پہنے ہوئے ہے اور وہ عورت پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہے اور ایک مرد میز کے
پاس ہاتھ ٹیکے ہوئے کھڑا ہے اور اوسکے دست چپ کی چھوٹی اونگلی مین ایک چھلا ہے اور
جو کچھ وہان کا حال تھا وہ سب بتایا جب دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جسوقت کا ذکر معمول نے
کیا تھا اوسوقت یہ سب باتین درست تھین فقط اتنی غلطی نکلی کہ اوس مرد کے دست راست کی اونگلی
مین چھلا تھا اور معمول نے دست چپ مین بیان کیا تھا ایسی غلطی معمول اکثر کیا کرتے ہین چنانچہ
بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ وہ ہمیشہ راست کو چپ اور چپ کو راست اور جنوب کو شمال اور
شمال کو جنوب اور غرب کو شرق اور شرق کو غرب بتاتے ہین اس سے یہ بات ثابت ہے کہ
معمول جو کچھ بیان کرتے ہین عامل کے شرکت خیال سے نہین بیان کرتے ہین حالانکہ عامل تو سمت درست
جانتا ہے پس معمول ہی سمت درست نہ بتائے ایک دفعہ ایک معمول کے بیان مین جو اطراف و سمت کی غلطی ہوئی تو مین نے پہلے

پہلی بہت تعجب ہوا لیکن جب میرے اوسکی سب باتین ملائین تو معلوم ہوا کہ اس قسم کی غلطی وہ ہمیشہ
کیا کرتا ہے مین اس بات کی وجہ [illegible] بتا سکتا ہون کہ ایسی غلطیان معمول کیون کیا کرتے ہین
لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ کچہ قاعدہ کلیہ نہین ہے کہ سبہی معمول ایسی غلطی کرین کوئی غلطی کرتا ہے
کوئی نہین کرتا ہے ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ معمول عامل کی خواہش بغیر اور اکثر
خود بخود بہی مقامات اور ممالک دور و دراز کی سیر کرتا ہے اور وہانکے آدمیونکا حال بیان کرتا ہے
بعض اوقات تو یہ امر بسبب شرکت خیال کے کہ عامل کے ساتہ معمولکو ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے
لیکن بہت سی صورتین ایسی ہین کہ شرکت خیال ہرگز نہین ہوتی ہے مثلاً معمول اون مکانات
اور ملکون کی سیر کرتا ہے جو عامل کو معلوم ہی نہین ہوتی نہ کسی اور شخص موجود کو اون مقامات
سے واقفیت ہوتی ہے قطع نظر اس سے جب اون ممالک کا بیان کرتا ہے تو ویسے جزئیات اور
تفصیلات کا بیان کرتا ہے جو کسیکو بہی معلوم نہین ہوتی ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معمول گویا جی جا
جی مین اوس ملک کو جاتا ہے اور پہلے پہل تو اوسکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مین ہوا مین تیر
رہا ہون اور کسی خاص جگہ مین ساکن نہین اور بعد تہوڑی دیر کے کہتا ہے کہ اب مین وہان
پہونچ گیا اور شہر کا حال اور درخت اور مکانات اور معبد اور حمام اور لوگ جو چلتے پہرتے ہین سبکا
حال بہت خوش ہو کر بیان کرتا ہے اور اگر مکرر اوسی شہر مین بہیجا جاوے تو وہان کا سب
حال مطابق بیان اوّل بیان کرتا ہے فقط آدمیونکے حال مین اختلاف ہوتا ہے اسواسطے
کہ آدمی ہمیشہ اوسکو ایک طور پر نہین مل سکتے اور معمول دور و دراز ملکون کی سیر بغیر اس بات کے
کہ ایک نئی حالت اوسمین پیدا ہو نہین کر سکتا ہے یہ نئی حالت اکثر خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اگر خود
بخود نہو تو ترکیب معروف یا عامل کی مرضی سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے یہ نئی حالت یعنی حالت
سیاحی جب پیدا ہو جاتی ہے تو معمول کا نقشہ کچہ اور ہو جاتا ہے مثلاً ایک معمول کو مینے

دیکھا کہ پہلے حالت روشن مین پس پشت یا دوسرے کمرے کا حال یا ہم ... جسم کا حال ج
صحیح بتا دیتا تھا اور جو شخص جسطرحکا سوال اوس سے کرے اوسکو سن لیتا تھا اور جواب دیتا تھا
لیکن اکثر اس معمول کو خود بخود ایک نئی حالت پیدا ہو جاتی تہی اور اس نئی حالت مین وہ کوئی
آواز بہی نہین سنتا تھا حتی کہ عامل بہی جب تک اوس سکے اونگلیون کے سرون سے
اپنا منہ نہ لگاوے تب تک عامل کی بہی بات نہین سنتا تھا اور اگر کوئی شخص غیر بہی سوا عامل
کے اوسکے اونگلیون کے ذریعہ سے بات کرتا تھا تو وہ سن لیتا تھا لیکن جب کوئی شخص اس
ترکیب خاص سے بات کرتا تہا تو معمول ہمیشہ چونک پڑتا تھا اور جب یہ نئی حالت اوسکی
ہوتی تہی تو فقط یہی بات نہین ہوتی تہی کہ جہان چاہا ہوا سے بہیجدو بلکہ وہ خود بخود کسی
دور و دراز ملک مین پہونچا سو وہانکی سیر مین مصروف ہوتا تہا ایسی حالت مین وہ کہتا تھا
کہ اب مین فلانی جگہ چلا گیا یا اگر عامل کے حکم سے بہیجا جاتا تہا تو کہتا تہا کہ اب مجہے فلان جگہ
لے گئے اور اگر تہک جاتا تہا تو کہتا تہا اب مجہے واپس لیچلو اور عامل تہوڑی سی ترکیب
سے اوسے واپس لے آتا تہا جب وہ اپنی پہلی حالت مین آجاتا تہا تو جو کچہہ اوسنے سیر کی تہی
اوسکا حال اوسے یاد رہتا تہا ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ جس شخص کو عامل کہے
اوسکو معمول شکل اپنے ہوا مین تیرتا دیکہتا ہے اور غائب مین جس آدمی کو دیکہتا ہے خواہ
تو اوسکو اوس سے رغبت ہوتی ہے خواہ متنفر ہوجاتا ہے اور اوس آدمی کا چہرہ اور نقش
و نگار اور رنگ اور بال اور آنکہین اور وضع بہت صحت سے بتاتا ہے اور جو کچہہ وہ کر رہا ہو
اوسکا حال بیان کرتا ہے یاد رکہنا چاہیے کہ جن آدمیون کا یا مقامات کا نام نہین جانتے
ہون تو معمول سے اونکا نام حاصل نہین ہوسکتا ہے فقط اونکا حال بیان کرتا ہے
بعض غائب بین ایسے ہوتے ہین کہ جن آدمیون کو وہ دیکہتے ہین اونکے ساتہ شریک خیال ہو

آدمینے

ہوتے ہین وہ بھی دریافت کر لیتے ہین یہ ملکہ فقط اسصورت مین ظاہر نہین ہوتا کہ عامل اوس شخص کا
نام بتا وے جسکا نظر آنا چاہتا ہے بلکہ اوسصورت مین یہ ملکہ نمایان ہوتا ہے کہ کوئی شئے
مثل بال یا چھلا یا تحریر اوسکے ہاتھ کی معمول کے ہاتھ مین رکھ دیجاوے تو معمول بآسانی اوسکا
حال بیان کر دیتا ہے اور پہلے معمول بال یا تحریر کو اپنے ہاتھ مین دبا لیتا ہے اگر وہ آدمی اوسکو
فوراً نظر نہ آوے تو اوسی بال یا تحریر کو اپنے سر پر رکھ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ اب مین نے اس چیز کو
اپنے آنکھون کے سامنے رکھ لیا حالانکہ اوسکی آنکھین بالکل بند ہوتی ہین جب یہ ترکیب کر چکتا ہے
تو اوس آدمی کو دیکھنے لگتا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو کچھ وہ آدمی کر رہا ہو وہ معلوم ہو جاتا ہے
کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اوسوقت کا حال معلوم ہوتا ہے جب اوسنے وہ کاغذ جو معمول کے
ہاتھ مین ہے لکھا تھا کبھی کسی پہلے وقت کا حال دریافت ہوتا ہے اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیے
کسواسطے کہ اگر اسبات کا لحاظ نہ رہے تو خیال ہو سکتا ہے کہ معمول غلطی کر رہا ہے حالانکہ
حقیقت مین وہ کچھ بھی غلطی نہ کرتا ہو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول اوس آدمی کا تمام حال زمانہ ماضیہ کا
کا زمانہ حال تک بیان کرتا ہے اور جن شخصونکو وہ اسطرح دیکھتا ہے اونکے خیالات دریافت کر لیتا ہے
زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ وہ اونکے ساتھ گفتگو کرتا ہے اور وہ اوسکو جواب دیتے ہین لیکن
جواب کا دینا فقط قرائن اور معمول کے گفتگو کی وضع سے معلوم ہو جاتا ہے یہ گفتگو معمول کی
اون لوگون کے ساتھ کسیکو سنائی نہین دیتی اور معمول اونکے ساتھ کلام بھی اسطرح کرتا ہے کہ
گویا آپسمین بہت رسم اور ربط ہے مثلاً کبھی کبھی وہ اون لوگون کو تنبیہ کرتا ہے کہ تم اپنے
عزیزون یا دوستون کو خط کیون نہین لکھتے اور جو کچھ وہ عذرات کرتے ہین اونکو توجہ سے سنتا
ہوا معلوم ہوتا ہے اور اونکے عذرات کو منظور یا نامنظور کرتا ہے اور معمول مصر ہو کر کہتا ہے

کہ مین اون لوگون سے گفتگو کر رہا ہون اور یہ بہی بیان کرتا ہے کہ مین اون لوگون کے
ذہن مین اپنا خیال ڈال سکتا ہون بلکہ ایسا کر سکتا ہون کہ وہ خواب دیکہنے لگین چنانچہ ایک
آدمی کی تحریر معمول کے ہاتہ مین تہی اوسنے جب اوس آدمی کو دیکہا تو اوس سے کہا کہ فلان وقت جب
تم بیمار تہے تو تمہین اپنی بی بی نظر آئی تہی اسطور پر کہ گویا وہ تمہارے دیکہنے کے واسطے
آئی تہی اور بعد ازان دریافت ہوا کہ حقیقت مین اوس شخص کو اوسکی بی بی اوسیطور پر نظر
آئی تہی جسطور پر معمول نے بیان کیا تہا جب شخص کو ایسی حالت مین معمول دیکہتا ہے
اوسکی طرف اوسکو رغبت ہوجاتی ہے یا تنفر ہوجاتا ہے اور اگر کوئی چیز بد یا کمینہ پن
کی دیکہے تو اوسکو نہایت نفرت ہوتی ہے ایک معمول نے ایک مسروقہ گٹہری اور
چور کا پتا لگایا اور اوسنے اکثر مال مسروقہ اسطور پر پیدا کر دیا ہے کہ خواہ تو مال کے
ساتہ خواہ اوس کے مالک کے ساتہ کسیطرح کا اوسکو ربط دلایا گیا چنانچہ اوسی نے
بہت سے کہوئے ہوئے کاغذ قیمتی پیدا کر دیے ہین غائب بین کے ہاتہ پر جب کسی
شخص کے بال یا اوسکی تحریر رکہی جاوے تو فقط ایسے ہی اشخاص کو نہین دیکہتا ہے جنکو
ہم پوچہتے ہین بلکہ اس سبیل سے ایسے آدمیون کو بہی دیکہتا ہے جو زندہ نہین ہین ایک
غائب بین نے اکثر میری درخواست سے جب مین نے نام بتایا ایسے اشخاص کا حال بیان
کیا ہے کہ وہ مدت سے مر چکے تہے اور اوسکو اونکی زندگی کی کبہی واقفیت بہی نہ تہی اکثر اوسکو وہ
آدمی مثل ہمارے یعنے زندہ نظر آتے تہے لیکن اوسنے اپنے بہائی کو کہ پانچ برس سے مر گیا
تہا جب دیکہا تو مثل ہمارے نہ پایا بلکہ بالکل مختلف پایا لیکن بہائی کے مردہ ہونیکے
خیال سے کچہ اوسکو غم ہوتا تہا اور طبیعت پر تغیر ہو جاتا تہا اور غائب بین مردہ
آدمیون کو دیکہکر نہین ڈرتے ہین بلکہ اونکو دیکہکر کچہ خوش ہوتے ہین لیکن ایسے

آدمیونکی نسبت لفظ مردہ زبان پر نہین لاتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ ڈہکی ہوئے ہین بلکہ
بڑی بڑی اونچ پیچ کی تقریر کرتے ہین تاوقتیکہ کوئی خاص لفظ نہین پیدا کر لیتے ہین غائب بین
فقط مردہ آدمیون ہی کو نہین دیکھتے ہین بلکہ پہلے زمانے کے آدمیون کو بھی دیکھتے ہین اور
جو کچھ واقعات اونسے متعلق ہوتے ہین اوسکا بیان کرتے ہین مجھکو یقین ہے کہ اسے اعلے
قرینے کے غائب بینون کے ذریعے سے واقعات تواریخی کہ جسکے نسبت کچھ شبہہ ہوتا ہی مفصل
دریافت ہو جاوینگے اور بلکہ شہادت اونکے تصدیق کی حاصل ہوگی یہ ملکہ گذشتہ حالات کے
دریافت کرنیکا حقیقت مین نہایت عجیب اور غریب ہے اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ
جو جو چیزین گذر گئی ہین یا دنیا مین موجود ہین کسی نہ کسی طرحکا ایسا نشان چھوڑ جاتے ہین کہ
حس باصرہ باطنی انسان پر اوسکا اثر ہوتا ہے غائب بین کو ایک اور یہ ملکہ ہوتا ہے کہ اپنے جسم
کے اندر جو رگ یا عضو ہے اوسکے شعبون اور اوسکی نادر ترکیب کو دیکھ لیتا ہے اور ہر چیز
اوسکو شفاف نظر آتی ہے بعض غائب بین ابتدا مین ایسے نادرات کو دیکھکر ڈر جاتے ہین لیکن
رفتہ رفتہ یہ خوف جاتا رہتا ہے اور اون چیزون کو دیکھکر خوش ہوتے ہین اکثر غائب بینون نے
انسان کے جسم مین جو نادرات چیزین ہین اونکا بہت سلیس اور پر معنی عبارت مین بکمال فصاحت
حال بیان کیا ہے اور جتنا اوسکے کلام سے دل پر نقش ہو جاتا ہے اوس سے نصف بھی
بیانات فصیح حکما کا اثر نہین ہوتا ہے حالانکہ غائب بین علم تشریح سے بالکل ناواقف ہوتا ہے
اور باوجود ناواقفیت کے پٹھون اور ہڈیون اور رگون اور دماغ اور پھیپھڑا اور دیگر اعضا
اور رگون کے شعبونکا اور کل اعضا کی حسن ترکیب اور کمال ترکیب کا ذکر ایسے صحت اور فصاحت
سے بیان کرتا ہے کہ نہایت ہوشیار تشریح دان اوسکے بیان مین عاجز ہوتا ہے لیکن
سب غائب بینون کو یہ ملکہ حاصل نہین ہوتا غائب بین کو جس شخص کے ساتھ ربط دلایا گیا ہو

اوس شخص کے جسم کا حال اور تمام اعضا کی ترکیب اور جو اونمین مرض ہو بیان کرتا ہے جو
طبیب حاذق مریض کا معالج ہوتا ہے اوسکی رائے تشخیص مرض مین غائب بین کی رائے کے مطابق
ہوتی ہے بلکہ غائب بین زیادہ تشریح اور تفصیل سے بیان کرتا ہے اور طبیب دانا اوسکو مسلم رکھتا ہے
غائب بین اگر وہ علاج جسکا اوسکو خود تجربہ ہوتا ہے یا جو اوسنے کسی طبیب سے سیکھا یا سنا ہے بیان
کرتا ہے

تبصرۂ پنجم اب مین عمل مقناطیسی کے ایک اثر خاص کا ذکر کرتا ہون کہ جس غائب بینا کو قدرت
پیشین گوئی کی حاصل ہوتی ہے اور اس امر کی شہادت تو بہت سی ہے کہ حالات گذشتہ اور
گذران کا بیان غائب بین کرتا ہے اور جب وقوع غائب بینی اور گذشتہ حالات کے دیکھنے کا
ثبوت ہو گیا تو پیشین گوئی کے وقوع کا بھی امکان ہے یعنی جسطرح سے یہ بات پیدا ہوتی ہے
کہ حالات گذشتہ اور گذران دریافت ہو جاتے ہین گو اوسکی وجہ کو ہم سمجھ نہین سکتے ہین اسیطرح
ممکن ہے کہ حالات آئندہ بھی دریافت ہو سکین اگر کوئی کہے کہ یہ بات نسبت واقعات
آئندہ کے قیاس مین نہین آسکتی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اگر واقعات گذشتہ کے
نسبت تجربہ سے ثبوت کامل حاصل نہوا ہوتا تو لوگ اوسکے نسبت بھی ایسی ہی تقریر کرسکتے تھے
اسواسطے کہ خواہ قیاس مین آسکے خواہ نہ آسکے وجہ وقوع دونون کی دشوار ہے اور بیان
ہوچکا ہے کہ بہت سے معمول پہلے بتا دیتے ہین کہ ہم اتنی دیر تک خواب کرینگے اور اگر
اون سے متواتر دریافت کیا جاوے تو ہر بار وقت صحیح بتاتے ہین اور جب معمولون کو
یہ قدرت حاصل ہوتی ہے اونسے خطا شاذ و نادر ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص پر جو عمل کیا گیا
تو ۴۵ بار کے عمل مین ۴۱ بار معمول نے وقت اپنے جاگنے کا صحیح بتایا اور دو مرتبہ تو
معمول سے حال بیداری دریافت ہی نہین کیا گیا اور دو مرتبہ مین کچھ ہرج ہو گیا اور
پیشین گوئی کی صورت مختلف ہوتی ہے بعض معمول تو عامل کی گھڑی سے وقت بتا دیتے ہین

گو گھڑی اونکو دکھائی نہین جاتی ہے اور بعض کسی خیالی ساعت سے تباتے ہین مثلاً
بعض کہتے ہین کہ مین آٹھ بجے تک سوونگا بعض کہتے ہین نو بجے پر جب ۴۵ منٹ گذر جاینگے
تو جاگونگا بعض تعداد گھنٹون اور منٹون کی تباتے ہین چنانچہ ایک معمول کو مین ایک
گھنٹے تک سلایا کرتا تھا جب اوس سے ایکبار دریافت کیا گیا کہ تم کب تک سووگے تو اوسنے
کہا ۳۵ منٹ اور سوونگا اور جب مین نے ۱۲ منٹ بعد اپنی گھڑی کو دیکھکر پوچھا کہ اب کتنی دیر سووگے
تو اوسنے ۲۳ منٹ تباے پھر جو ساڑھے چودہ منٹ پیچھے مین نے اوس سے پوچھا کہ اب اور
کتنی دیر سووگے تو اوسنے کہا کہ ۸ انہین ساڑھے ۷ منٹ اور سونا باقی ہے پس معلوم ہوتا ہے
کہ یہ دونون طریق وقت تبانے کے اس بات پر موقوف ہین کہ وقت معمول کو کسطرح سے معلوم
ہوتا ہے جو معمول طریق اول سے وقت بیداری تباتے ہین وہ گھنٹون کو یا کسی ساعت
خیالی مین یا اپنی حالت روشن کے سبب سے عامل کی گھڑی مین ہر وقت دیکھ لیتے ہین چنانچہ
بعض معمول کہتے ہین کہ ہمکو کسی قسم کی گھڑی سے وقت دریافت ہوتا ہے اور ہم اپنے
جی مین جان جاتے ہین کہ جسوقت ہمکو جاگنا ہوگا اوسوقت گھڑی کی سوئیان فلانے
موقع پر ہونگے دوسری صورت پیشین گوئی کی یہ ہے کہ اکثر معمول اپنی طبیعت مین جو
اختلاف یا بیماری ہونے والی ہے وہ پہلے سے خودبخود ٹھیک ٹھیک طرح تبا دیتے ہین کہ فلان
وقت فلان بیماری اور مرض کی شدت اس خاص درجہ کی ہوگی اور اتنے عرصہ تک مرض قائم
رہیگا اور اکثر یہ پیشین گوئی بہت مدت قبل وقوع مرض سے ہوتی ہے پس جو مراتب احتیاط
اور تقدم حفظ صحت کے ہین ملحوظ رہ سکتے ہین اور معمول اکثر یہ بھی تبا دیتے ہین کہ
جب بیماری نوبت اول یا دوم یا سوم علی ہذا القیاس فلان وقت اور فلانے گھنٹے واقع ہوگی
تو وہ نوبت اخیر ہوگی یعنی اوسکے بعد پھر وہ بیماری نہوگی لیکن یہ پیشین گوئیان اوس صورت

مین ہوتی ہین کہ جب مرض کا علاج عمل مقناطیسی سے کیا جاتا ہے اور یہ بات بھی ملحوظ خاطر
رکھنا چاہیے کہ معمول کو یہ پیش گوئی اپنی یاد نہین رہتی ہے معمول کبھی بتا دیتا ہے کہ
مجھکو حالت روشنی کب حاصل ہوگی اور وہ حالت روشنی درجہ نہایت کو کب پہونچے گی
کو بتا دیتا ہے کہ فلانے روز مین فلان شخص یا فلانے مقام کو دیکھ سکونگا یا بتا سکونگا
اور یہ بھی بتا دیتا ہے کہ فلانے وقت فلانی حالت مجھپر واقع ہوگی اکثر یہ بھی بتا دیتا ہے کہ
کونسی ترکیب عمل میرے اوپر زیادہ اثر کریگی آیا یہ ترکیب کہ عامل اوسکی طرف نظر کرتا رہے
یا یہ ترکیب کہ اوسکے سر پر ہاتھ رکھے یا ہاتھ اوسکے جسم سے نیچے اوتارے یا اوسکی پشت کے
پیچھے یا سر کے گرد گذارے یا اوسکے سر پر یا پیشانی پر یا دل پر یا معدہ پر دم کرے یا یہ
ترکیب کہ اوسکے ہاتھوں کو پکڑ کر عمل کرے سونے والا یہ بھی بتا دیتا ہے کہ کتنی مرتبہ
اور کب کب اور کتنی کتنی دیر تک اوسپر عمل کی ترکیب کرنی چاہیے اور جب وہ ترکیب عمل پہلے
بتا دیتا ہے اور یہ بھی کہدیتا ہے کہ اوس ترکیب کا کیا نتیجہ ہوگا تو اوسکا بیان ہمیشہ صحیح
ہوتا ہے سونے والا اکثر اون آدمیونکے نسبت جنکی ساتھ اوسکو ربط دلایا گیا ہے وقوع مرض
اور اوس بیماری کے اختتام کا وقت بیان کرتا ہے چنانچہ ایک معمول نے اپنی موت واقع
ہونے کا وقت ۲ برس پہلے بتا دیا تھا اور مجھکو معتبر اطلاع پہونچی ہے کہ جو وقت اوسنے
بتایا تھا اوسیوقت وہ شخص قدرتی موت سے مرا ایک اور معمول کی پیشین گوئی سے
ثابت ہوتا ہے کہ معمولونکو قوت اس بات کے پیشینگوئی کی حاصل ہے کہ اگر کسی آدمی
کو کوئی عارضہ یا اوسکی طبیعت مین ہرج واقع ہونے والا ہو تو اوسکو پہلے سے بتا دیتے ہین
گو اوسکو خود خبر نہین ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص بہت ذی عزت اور عالم اتفاقیہ ایسی جگہ
وارد ہوے کہ جہان ایک معمول پر حالت غائب بینی اوسوقت طاری تھی اور یہ عالم اوسکے

نزدیک

نزدیک بہت صحیح اور تندرست تھا لیکن غائب بین نے اوس سے کہا کہ تمہارے ہاتھ پاؤن کو سردی معلوم ہوتی ہے اور تمہارے پہلو مین سخت درد ہے چونکہ اس عالم کو ان دونون آثار مین سے کوئی بھی اوسوقت معلوم نہین ہوتا تھا اوسنے غائب بین کو کاذب اور غلط جانا لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد جس پہلو مین غائب بین نے درد بتایا تھا اوس پہلو مین سخت درد ہونے لگا اور ہاتھ پاؤن مین سردی معلوم ہونے لگی تب اوس عالم کو یاد آیا کہ غائب بین کے پاس آنے سے پہلے مین نہایت سرد ہوا مین بہت باریک پائجامہ پہنکر پھرا تھا اور اوسوقت مجھکو سردی معلوم ہوئی تھی لیکن بعد اسکے وہ بات مجھکو فراموش ہوگئی تھی اور اب جو مرض جسم پر غالب اور ظاہر ہوا تو وہ بات یاد آئی اس صورت مین یہ بات صاف ثابت ہوتی ہے کہ غائب بین نے اعضاء شخص مذکور مین اوسوقت کچھ حرج دیکھ لیا تھا کہ جب صاحب مرض کو کچھ بھی آگاہی اوس مرض کی نہین تھی اور دو حال سے یہ امر خالی نہین یا تو غائب بین نے جو امر شدنی تھا بتا دیا یعنی پیشین گوئی کی یا یہ کہ جو بات آیندہ ہونے والی تھی اوسکو موجود دیکھ لیا اس صورت مین پیشین گوئی نہین بلکہ پیشین بینی کی اور اکثر غائب بین نے جو کچھ صدمہ یا غش یا مرگی یا کسی طرح کا عارضہ اوسکو ہونے والا تھا پیشتر سے بتا دیا ہے اگرچہ مفصل یہ نہین بتا سکتا ہے کہ وہ صدمہ کس قسم کا ہوگا لیکن یہ بات ٹھیک ٹھیک بتا دیتا ہے کہ کسوقت وہ صدمہ واقع ہوگا اور اوسکے نتائج کیا ہونگے اکثر غائب بین ایسے واقعات کی نسبت پیشین گوئی کرتا ہے جو اوس سے متعلق نہین ہوتے چنانچہ عامل سے غائب بین بتا دیتا ہے کہ تمہارے پاس کل یا کئی دن یا کئی ہفتے کے بعد ایک خط آویگا اور فرستندہ کا نام اور خط کا مضمون بھی بتا دیتا ہے ظاہر ہے کہ بہت خواب ایسے واقع ہوتے ہین کہ جو راست اور مطابق واقع ہوتے ہین پس ان خوابونکا

بہی ہونا کسی ایسے ہی سبب پر موقوف ہے بلکہ بادی النظر مین یہ بات غالب معلوم ہوتی ہے
کہ غائب بینی اکثر حالت خواب مین واقع ہوتی ہے اور حالت روشن مین شاذ ونادر وقوع
ہوتی ہے سب جانتے ہین کہ اکثر خواب بہت بے ربط ہوتے ہین لیکن غالب ہے
کہ سب خواب غائب بینی کے سبب سے واقع ہوتے ہین اب مین بعض آثار عمل مقناطیسی
کا ذکر تفصیلاً کرتا ہون اسواسطے کہ وہ اکثر واقع نہین ہوتے ہین غالب ہے کہ جب تحقیقات
کیجاوے تو معلوم ہوگا کہ یہ آثار معمول مین اکثر موجود ہوتے ہین مگر خاص مزاج مین ہونے
سے نظر انداز ہوجاتے ہین تجربہ کرنے والون کو چاہیے کہ اس امر کے تحقیق کرنے مین
توجہ تام رکھین اول یہ اثر ہے جو سابق مین بہی بیان کرچکا ہون کہ معمول ہرگز کسی آدمی یا مقام
یا چیز کا نام نہین بتانا جانتا ہے اور قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو نام کی تلاش مین
دقت ہوتی ہے اور اگر بہت تاکید کیجاوے تو وہ اپنا نام غلط بلکہ اکثر عامل کے نام سے
اپنا نام بتاتا ہے اکثر معمول اپنی نسبت یہ بات نہین کہتا ہے کہ مین غائب بینی کی حالت
یا روشن حالت مین ہون بلکہ یہ کہتا ہے کہ مین روشن یا گرم ہون یا یہ کہ مجھکو فلانی جگہ بیجا یا
یا لے گئے ہین اور علی ہذا القیاس اسی قسم کی تقریر کرتا ہے اور بہت غائب بین ایسے ہین
کہ وہ نام موت کا نہین لیتے ہین بلکہ بہت پیچدار تقریر کرتے ہین کہ موت کا نام نہ لینا پڑے
اس بات کی وجہ یا تو یہ ہے کہ اونکو مردہ شخص نظر نہین آتے ہین یا یہ کہ اونکو موت
کے خیال سے تنفر ہوتا ہے جب غائب بین کسی شخص کی باب مین کوئی خاص لفظ استعمال
مین لاتے ہین تو اوس شخص کی نسبت وہی لفظ ہمیشہ کہتے ہین اور کوئی شاذ معمول
ایسا ہوتا ہے کہ جو خاص الفاظ کام مین نہین لاتا چنانچہ ایک معمول اکثر اشخاص
مردہ کی نسبت لفظ دہکا ہوا اور حالت روشن کی نسبت لفظ گرمی کا استعمال کرتا تھا

اور باقی معاملات مین غائب بینی کی تقریر بہت شستہ اور صاف ہوتی ہے اگرچہ عمل مقناطیسی
کا اصلی خاصہ یہ ہے کہ جو کچھ خواب مین گذرتا ہے اوسکو یاد نہین رہتا لیکن اگر عامل چاہے
اور معمول کو حکم دیوے تو خواہ سب خواہ کچھ حال اوسمین سے حالت بیداری مین یاد
رہتا ہے عامل کے حکم کا معمول پر اتنا بڑا اثر ہوتا ہے کہ اگر عامل معمول کو خواب کی حالت
مین کچھ حکم دیوے تو اوسکی طبیعت پر بیداری کے وقت اوسکے آثار نمایان ہوتے ہین چنانچہ
اگر حالت خواب مین وہ سست اور افسردہ ہو اور عامل حکم دیوے تو خوش اور خرم بیدار
ہوتا ہے علی ہذا القیاس اب مین ایک اور بات کا ذکر کرتا ہون کہ لوگ اوسکو شاذ جانتے ہین
وہ یہ ہے کہ سوا وقوف اصلی انسان کے اور اوس وقوف کے جو عمل مقناطیسی مین
حاصل ہوتا ہے ایک اور قسم کا وقوف معمول کو حاصل ہوتا ہے کہ وہ دونون وقوفون سے
جدا ہوتا ہے اگر یہ تیسرا وقوف متواتر پیدا ہو تو معمول کا حال ہر ایک مین جدا ہوتا ہے
اور جسطرح وقوف مقناطیسی کی حالت مین اوسکو وقوف اصلی کا کچھ ہوش نہین ہوتا ہے
اوسی طرح اس تیسرے وقوف کی حالت مین اوسکو دوسرے درجے کا وقوف یعنی یہی حالت
مقناطیسی کا کچھ ہوش نہین ہوتا ہے اور جیسا وقوف اصلی اور وقوف مقناطیسی مین کچھ ربط
نہین اسیطرح وقوف اصلی اور تیسرے وقوف مین بھی کچھ ربط نہین ہوتا ہے اور جس قسم کا
وقوف اوسکو کسیوقت حاصل ہوا اوسوقت اوسکو اوس قسم کے وقوف کی حالت
یاد آجاتی ہے گاہ گاہ ایسا ہوتا ہے کہ معمول پر ایک ہی وقت مین دو جداگانہ حالات
ہوتے ہین اور اوسکو دوگانہ وقوف حاصل ہوتا ہے مثلاً معمول گفتگو کر رہا ہے
اور جو کچھ اوسکے سامنے گذرتا ہے وہ دیکھ رہا ہے تو بغیر اس بات کے کہ سلسلۂ تقریر مین
کچھ فرق ہو معمول دفعتاً ایسے اشیاء اور اشخاص کو دیکھنے لگتا ہے جنکا اوسکو خیال

بھی نہ تنہا عامل عاقل اوسکے بیان سے فوراً پہچان لیتا ہے وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے
کہ دماغ کے دو حصہ ہین جسطرح دو آنکھین ورد وہات ہین وہ دونون حصہ ایک وقت اپنا فعل
نہین کرسکتے ہین پس ممکن ہے کہ ایک حصہ اپنی حالت ذاتی مین ہو اور فعل اپنا کرتا ہو اور دوسرا
حصہ کسی سبب سے حالت مقناطیسی مین خودبخود پڑجاے اور جیسے ایک آنکھ دونون آنکھون کا
کام کرسکتی ہے اسیطرح دماغ کے ایک حصہ کا فعل بھی عموماً سب باتونکے واسطے کافی
ہے پس جس حصہ پر حالت مقناطیسی طاری ہوگئی ہے اوسکو پہلے مقناطیسی حالتون کی
کیفیات نظر آتی ہین یا یہ ہوتا ہے کہ جو فعل غائب بینی کا اون اشیا کے نسبت ہوتا تھا جو سابق
مین نظر آتی ہین اس حالت مین اوس فعل کی تکرار ہوجاتی ہے اس امر کے واقع ہونیکی
حقیقت مین وجہ معلوم نہین ہے مین فقط قیاس سے کہتا ہون کہ شاید یہ امر بسبب
برابر ہونے افعال حصص دماغی کے واقع ہوتا ہو اور غالب ہے کہ اگر مشابہ آثار عمل مقناطیسی
کی تحقیقات اچھی طرح کیجاوے تو اس امر کی بخوبی تنقیح ہوجاوے مین نے ہنوز ایک اثر
کا فی کا بیان نہین کیا وہ یہ ہے کہ حس ایک عضو کی دوسرے عضو مین منتقل ہوجاتی ہے
یہ بیان تو مکرر ہوچکا ہے کہ غائب بین کی آنکھین اگرچہ بند ہوتی ہین الا کسی اور راہ سے
اوسکے دماغ تک خاص شعاعین پہونچتی ہین اور یہ بھی کہہ چکا ہون کہ غائب بین اکثر کسی شئے
کو بخوبی دیکھنے کے واسطے اپنے سر پر رکھ لیتا ہے لیکن اکثر یہی ہوتا ہے کہ بصارت ظاہری
سے علحدہ کسی خاص عضو مین قوت باصرہ پیدا ہوجاتی ہے اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ قوت
باصرہ معدے مین یا اونگلیون کے سرون مین یا سر کے پشت مین یا پیشانی مین یا سر مین پیدا
ہوجاتی ہے مین نے ایک بڑی عالم سے سنا ہے کہ ایک معمول کی قوت باصرہ اوسکی کف پا
مین نمودار ہوتی تھی اور سراد رہاتہ اور معدے مین اکثر یہ قوت پائی جاتی ہے وجہ اسکی ظاہری یہ ہے

کہ سر دماغ سے بہت قریب ہے اور ہاتھ مین اس سبب سے کہ جن رگون سے حس لمس ہوتا ہے
اونکا فعل بہت تیز ہوجاتا ہے اور معدے مین اسوجہ سے کہ وہان بہت سے اعصاب
اور رگین موجود ہین جنکے سبب سے شرکت حس حاصل ہوتی ہے اور ہر معمول مین یہ بات
دیکھی جاتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اگرچہ اوسکی آنکھین بند ہوتی ہین لیکن ہر چیز و نکا رنگ اوسکو
بخوبی نظر آتا ہے حس سامعہ کے انتقال کا ذکر مین پہلے کر چکا ہون کہ معمول حالت خواب
مین کوئی آواز نہین سنتا ہے حتی کہ نقارہ بھی بجایا جاوے اور طپانچہ بھی چھوڑا جاوے
کبھی حس ذائقہ بلکہ قوت شامہ معدے مین آجاتی ہے اور چونکہ حس لامسہ ہر عضو مین موجود
ہے اسواسطے یہ کبھی منتقل نہین ہوسکتی اور اس انتقال حس کی یہ وجہ نہین ہے کہ حس
ظاہری مذکور اپنے ذاتی عضو سے دوسرے عضو مین منتقل ہوجاتی ہے بلکہ یہ سبب ہے
کہ جس عضو مین حس پیدا ہوتے ہین اوس عضو کے اعصاب و رگین گویا اس بات کا ذریعہ
ہوجاتے ہین کہ وہ جوہر کہ جسکے ذریعہ سے یہ اثر ظاہر ہوتا ہے دماغ تک پہونچے پس
اونگلیان مثلاً یہ فعل نہین کرتی ہین کہ شعاعون کو جمع کرکے اونکو محل بصر پر مرتسم کرین
اور مطابق علم مناظرہ و مرایا کے دماغ تک اوس ارتسام کو لیجاوین بلکہ اونگلیون کے
اعصاب اور رگین اوس جوہر کو سیدھا دماغ تک پہونچا دیتے ہین اور دماغ مین نقش
بن جاتا ہے بہرحال جہان تک میرا قیاس کام کرتا ہے مجھکو یہی وجہ معلوم ہوتی ہے
آئندہ العلم عند اللہ ایک عجیب اثر یہ ہے کہ ظاہر مین جو تکلیف معمول کو ہو وہ عامل کو
معلوم ہوتی ہے مثلاً اگر معمول کے سر مین یا دانت مین درد ہو یا وجع مفاصل کا
عارضہ ہو تو اکثر ایسا عامل کو اپنے جسم پر تکلیفین معلوم ہوتی ہین گو اوسکو پہلے سے
یہ بات معلوم نہو کہ معمول کو اسطرح کی تکلیف ہے اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ

جسوقت عامل کو یہ تکلیف معلوم ہوتی ہے تو اوسوقت معمول کو آرام ہو جاتا ہے مجھکو
یہ یقین بخوبی نہین ہے کہ یہ دو اثر اسطرح آپسمین مثل علت و معلول رابطہ رکھتے ہین یا اسواسطے
کہ عمل مقناطیسی کے سبب سے اسطرح ہی معمول کی تکلیف جاتی رہتی ہے کہ عامل کو تکلیف معلوم
ہوا اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ عامل کو تکلیف معلوم ہوا اور معمول کو آرام کچھ بھی نہ معلوم ہو لیکن
یہ بات اکثر ہوتی ہے کہ جب عامل بارادہ اسواسطے عمل کرے کہ معمول کی تکلیف رفع ہو جاوے
تو گویا وہ درد عامل کو دوڑکر لاحق ہو جاتا ہے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ معمول کی تکلیف
بھی رفع ہو جاتی ہے اور مگر اسوجہ سے نہین کہ عامل کے جسم پر منتقل ہو جاتی ہے بلکہ فقط
اس سبب سے کہ معمول پر عمل مقناطیسی کیا جاتا ہے ایک اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص
کے کسی عضو مین تکلیف ہو تو اگر ایک رومال یا دستانہ اوس عضو پر رکھ کر عامل کے پاس
بھیج دیا جاوے تو عامل کو وہ تکلیف ہونے لگتی ہے کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر عامل کو
کچھ مرض یا تکلیف ہو اور تندرست شخص پر عمل کرے تو اوسکا درد معمول پر منتقل ہو جاتا ہے
اور یہ بات اکثر نہین ہوتی اسواسطے کہ عموماً یہ قاعدہ ہے کہ جبتک عامل تندرست نہو تب تک
وہ عمل مقناطیسی نہین کیا کرتا ہے لیکن مین نے ایکبار دیکھا ہے کہ عامل کے سر کا درد معمول کے
منتقل ہو گیا اور تمام دن معمول کے سر مین درد رہا اور عامل کو بالکل صحت حاصل ہو گئی +
تبصرہ ششم مین اوپر بیان کر چکا ہون کہ بہت عجیب آثار بعض اشخاص پر حالت بیداری
اصلی مین روزانہ اسطرح پیدا کیے جاتے ہین کہ اونپر عمل مقناطیسی بطور معروف کیا جاوے
یعنے اونکی طرف نظر جما کر دیکھا جاوے یا ہاتھون سے اسطور پر عمل کیا جاوے کہ نوبت
خواب نہ پہونچے یا عامل خواب کا پیدا کرنا نچاہے بلکہ معمول کو حالت بیداری مین رہنے دے
یہ آثار اکثر اسطرح کے ہوتے ہین کہ عامل کو معمول کی حرکات و سکنات اور خواہش اور احساس

اور مرضی پر اختیار رہتا ہے چنانچہ ہر ایک کا مقام مناسب پر جداگانہ ذکر ہو چکا ہے اب
مین ایک اور ترکیب کا ذکر کرتا ہون جس سے وہ پیدا ہو سکتے ہین فقط اتنی بات یاد دلوانی
ضرور ہے کہ یہ آثار دونون حالتون مین ترکیب معروف سے پیدا ہو سکتے ہین یعنی حالت
خواب مین بھی اور حالت بیداری مین بھی اور اسطرح بھی پیدا ہو سکتے ہین کہ عامل کی ذات کا
اثر معمول پر نہو بلکہ ذات معمول کا عمل اوسپر ہو چنانچہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی یہ ترکیب
ہے کہ ایک شخص سکہ دست چپ کی ہتیلی پر ایک چہوٹا سکہ یا ایک جست کی چیز جو دونون طرف
سے محدب ہو اور اوسکے بیچ مین ایک سی جگہ چہوٹا سا نشان ہوا ہو رکھ دیتے ہین اور جو شخص
آزمایش پر راضی ہوا اوس سے کہتے ہین کہ دس یا پندرہ منٹ تک اوسکی طرف دیکھتا رہے
شرط ہے کہ وہ شخص طبیعت کو جما کر دیکھتا رہے اور بالکل خاموش رہے اور عمل
کے ہونے کو اپنی طبیعت سے نہ روکے ان ڈاکٹر صاحب کا قول ہے کہ ہمنے ترکیب
پوشیدہ نہین رکھی ہے اور جو شخص سکہ کی طرف نہ دیکھے اور عمل کے اثر پذیر ہونے سے
طبیعت کو روکے تو اوسپر تاثیر عمل کی نہین ہوتی ہے اور جو لوگ برضامندی قبول اثر
عمل سکہ کی طرف دل لگا کر اور نظر جما کر دیکھتے ہین اون سے پہلے ڈاکٹر صاحب دریافت
کرتے ہین کہ اون اشخاص مین سے کس پر اثر ہوا ہے اور ترکیب اسکے دریافت کرنے کی
یہ ہے کہ ایک ایک آدمی سے وہ کہتے ہین کہ اپنی آنکھین بند کر لو اور پھر وہ اوسکی پیشانی
کو اپنی اونگلی سے چہوتے ہین اور آنکھون کے اوپر ہاتھ گذارتے ہین پلکون کو ذرا ایک جا
کو ہاتھ نزدیک لا کر اور تیز حرکت دیکر دبا دیتے ہین اور پھر اوس شخص سے کہتے ہین کہ تم
اپنی آنکھین کہول نہین سکتے ہو اگر باوجود اونکے حکم کے وہ شخص آنکھ کہول سکے تو وہ اوسکا
ہاتھ پکڑ کے کہتے ہین کہ ہماری طرف دیکھو اور خود بھی اوسکی طرف نظر جما کر دیکھتے تھے

اور پھر وہی عمل کرتے تھے جو پہلے کیا تھا اگر نوبت دوم ہی آنکھ کھول سکے تو اوسوقت اوسپر
پھر عمل نہین کرتے اور دوسرے شخص کو آزماتے ہین اور جو لوگون پر تاثیر عمل ہوتی ہے
اونکو وہ پھر آزماتے ہین کہ آیا اثر عمل کا اونپر قائم ہے یا نہین اور یہ آزمایش اس طرح کیجاتی
کہ اونکو آنکھ بند کے کھولنے کا اختیار نہین ہوتا ہے جب اونہون نے دیکھ لیا کہ آنکھین نہین
کھول سکتا ہے تو اپنے ہاتھون سے اوسکے دونون ہونٹ دبا دیتے ہین اور سر کے
پیچھے ذرا ہاتھ کو حرکت دیکر کہتے ہین کہ اب تم منہ نہ کھول سکوگے اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ وہ آدمی منہ نہین کھول سکتا ہے بعد اوسکے وہ کہتے ہین کہ اپنے ہاتھ پھیلا دو اور اوسکی
دونون ہتھیلیان ملا دیتے ہین اور ذرا دبا کر کہتے ہین کہ اب تم ہتھیلیان جدا نہین کر سکتے ہو
چنانچہ اونکے علیحدہ کرنے کا اختیار اوس شخص کو نہین رہتا ہے یا وہ معمول سے کہتے ہین
کہ اپنے سر پر اپنے ہاتھ رکھدو اور پھر کہتے ہین کہ اب تم اپنے ہاتھ سر پر سے نہ اوٹھا سکتے ہو
تب ہاتھون کا اوٹھانا اوس شخص کو نا ممکن ہوتا ہے ان سب صورتون مین جب وہ کہتے ہین
کہ اب تم یہ بات کر سکوگے یا فقط خیر کہتے ہین تو پھر اوسکو اختیار علیحدہ کرنے کا ہوجاتا ہے
علی ہذا القیاس معمول کے حس مین یہانتک فرق آجاتا ہے کہ اگر سخت تکلیف اوسکو دیجاوے
تو بھی معمول کو معلوم نہین ہوتی ہے یا اگر کوئی سرد شئی مثل برف کے ہو تو ڈاکٹر صاحب کے
کہنے سے معمول کو بہت گرم اور گرم ہو تو سرد معلوم ہوتی ہے یا اوسکو پانی کا مزہ دودھ کا
یا برانڈی شراب کا سا معلوم ہوتا ہے ڈاکٹر صاحب موصوف کو معمول کے ارادے
اور حافظہ پر بھی اختیار ہوتا ہے اگر وہ کہین کہ ایک منٹ مین سو جا تو وہ سو جاتا ہے
یا گانے لگتا ہے اور اگر ایک رومال فرش پر رکھدین اور اوس سے کہین کہ اسپر سے
تم کود نہین سکتے ہو تو وہ ہرگز نہین کود سکتا ہے معمول اون کے حکم سے

اپنا نام یا اور کسی شخص کا نام بہول جاتا ہے بلکہ حروف تہجی تک بہول جاتا ہے اور جس
چیز کو وہ چاہین ویسا ہی معمول سمجہے مثلاً گہڑی کو ناسدان یا کپڑے کو کتا سمجہے
یا جہان کچہہ بہی چیز موجود نہو وہان جو وہ چاہین معمول وہ چیز دیکہے مثلاً خالی مکان
مین جہان چڑیا نہو معمول چڑیا دیکہنے لگے یہ دہوکہ کامل ہوجاتا ہے اور ممکن ہے کہ معمول
اپنے تئین حسب مرضی ڈاکٹر صاحب کے کوئی اور شخص سمجہے مثلاً کوئی نواب
یا وزیر یا بادشاہ سمجہے اور بعینہ ان لوگونکی نقل کرنے لگے اگر ڈاکٹر صاحب چاہین
تو کسی مضمون علمی مین درس دینے لگتا ہے یا کسی فوج کا افسر بن جاتا ہے اور خالی سپاہ
سے قواعد لینے لگتا ہے علاوہ ان سب باتون کے ڈاکٹر صاحب کو معمول کی صفات
پر اختیار ہوتا ہے مثلاً اگر معمول ہنستا ہو تو غمگین بنا دیتے ہین یا ناخوش ہو تو
اوسکو نہایت خوش کر دیتے ہین اگر اوس سے دریافت کیا جاوے تو بالکل وجہ
ہنسنے کی نہین بتا سکتا ہے مین نے ان سب اختیارات کا عمل سیکڑون طور پر ہوتے
دیکہا ہے اکثر یہ اثر فوراً ہو جاتا ہے اور عامل کے کہنے سے فوراً جاتا بہی رہتا ہے اور
اس عمل مین کوئی امر پوشیدہ نہین یہ آثار اسطرح ہوتے ہین کہ گویا قدرتی ہین اور ہر شخص
اسکو آزما سکتا ہے اور پیدا کر سکتا ہے شاید ابتدا مین ہر شخص برابر صاحب ممدوح کے عمل نکر
لیکن صبر اور استقلال کے ساتہ ہر عامل کو بخوبی یہ اختیار حاصل ہو سکتا ہے اور لیوس صاحب
کا عمل اسطرح ہوتا ہے کہ صاحب موصوف فقط پانچ منٹ مین طبیعت کو جا کر معمول کی طرف دیکہتے ہین
اور معمول اونکی طرف دیکہتا ہے یا کسی اور شے کو دیکہتا ہے جو اونکی طرف واقع ہے
باقی شرطین وہی ہین جو ڈاکٹر صاحب ممدوح کے عمل مین ہوتی ہین بعد دیکہنے کے لیوس صاحب
بعض حرکتین اور کرتے ہین جیسے معمول پر بخوبی عمل کا اثر ہو جاتا ہے مین اوپر ذکر کر چکا ہون

کہ دونون ترکیبون سے ایک ہی سی حالت غفلت اس معنی مین واقع ہوتی ہے کہ عامل کو معمول
پر اختیار کلی ہوتا ہے لیکن میرے ذہن مین ہے کہ دونون حالتون مین در اصل کچھ فرق ضرور
ہوگا اسواسطے کہ ایک حالت مین معمول کے اپنی ذات کا عمل سبب ہے کہ ایک شے کی طرف نظر جما کر
دیکھتا ہے زیادہ ہوتا ہے اور دوسری حالت مین شخص غیر یعنے عامل کا زور یا اسپر ہوتا ہے
اور مجھکو تجربہ نہین ہے کہ دونون ترکیبون مین کون قوی تر ہے اسواسطے کہ بعض
اوقات ایک ترکیب کا اثر زیادہ معلوم ہوتا ہے اور بعض اوقات دوسری ترکیب کا اور
یہ بات دونون ترکیبون مین ہے کہ جب اسکے تجربے کی اور ہوتے ہین تو اثر قوی ہوتا ہے بلکہ
جن آدمیون کو علم طب مین دخل ہے اونکو واضح ہوگا کہ یہ خاص جسکا ذکر ہورہا ہے اور
جو آثار حالت بیداری مین پیدا ہوتے ہین تلقین پر موقوف ہین پس اگر ہم یقین کے
زور سے اثر مقناطیسی پیدا کرنا چاہین تو غالب ہے کہ تا وقتیکہ ایسے آدمی پر عمل نکیا جاے
کہ جسکی طبیعت نہایت اثر پذیر ہو اثر کامل نہوگا بعض آدمی ایسے بھی ہوتے ہین کہ اگر اونپر
ایک مرتبہ عمل کیا جا دے تو پھر بھی اوس عمل کا اثر اونپر بلا کسی سامان کے ہوسکتا ہے
اور جس سبب سے وہ حالت پیدا ہوجاتی ہے کہ جسمین یقین کا اثر ہوتا ہے اوسکی حقیقت
اور پھر مقناطیسی کی حقیقت جسکا اثر ترکیب معروف سے ہوتا ہے حقیقت مین ایک ہے
اسواسطے کہ اگر تلقین کا زور زیادہ دیر تک کیا جا دے تو خواب مقناطیسی پیدا ہوتا ہے
اور جملہ آثار اوس خواب کے نمودار ہوتے ہین مگر فرق اتنا ہے کہ صاحب موصوف
کی ترکیب مین عامل کا اتنا حیوانی زور معمول پر نہین پہونچتا ہے اور یہی ترکیب دیگر
مین عامل کا زور معمول پر پڑا ہوتا ہے قیاسی وجہ اثر مقناطیسی ہونیکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ
جو حالت نظام عروقی یا مقناطیسی یا حیوانی انسان کی ہوتی ہے اوس لحاظ مین سبب عامل

کرنیسے فرق آجاتا ہے پس یہ بات قابل لحاظ اور دریافت ہے کہ یہ فرق کسطور پر پیدا
ہوتا ہے اگر قوت ذاتی انسان مین اسطرح فرق آوسے کہ اوسکے اپنے ذاتی فعل سے
وہ قوت متفرق ہوکر خواہ سر کی طرف خواہ جلد پر خواہ سر مین خواہ کسی اور عضو مین زیادہ ہوجاوے
اور اوسکے مطابق کہین کم ہوجاوے تو اونکی برابری مین ضرور فرق آجاوے گا اور قوت مجموعی
کچھ زیادہ نہین ہونگی لیکن اگر شخص نجیہ کا زور کسی آدمی کے نوع پر یا کسی اور عضو پر ڈالا جاوے
تو وزن کی برابری مین بھی فرق آوے گا اور بہ نسبت اور اعضا کے اوس خاص عضو مین زیادہ
ہوجاوے گا اور باینہمہ دیگر اعضا مین جتنی قوت پہلی تھی وہ قائم رہتی ہے پس معلوم ہوا
کہ ان دونون ترکیبون سے ایک ہی حالت پیدا نہین ہوتی ہے اور آثار مین بھی بہت فرق
ہوتا ہے اور یہ خلاف حالت خواب اور مدارج اسکے مین زیادہ نمایان ہوتا ہے اور اس
حال مین عامل کے ایما کا اسپر ایسا زور ہوتا ہے کہ اوس ایما کے اثر کا روکنا اوسی ممکن نہین ہوتا ہے
اگر عامل اوس سے کہے کہ تم فلانا کام نہین کرسکتے ہو تو فوراً معمول اپنی ذات مین اوس کام
کرنے کی قوت نہین پاتا ہے اوسکے جسم کے پٹھے اوسدرجہ تک ہلکا ہوجاتے ہین کہ جہان تک
اونہین اوس خاص کام کرنے کی طاقت نرہی اور اوس سے زیادہ کچھ نہین ہوتے ہین مثلاً
اگر معمول کی مٹھی بند ہو اور کسی ... مین ہو اور اوس سے کہا جاوے کہ تم مٹھی کھول
نہین سکتے اور اوسکو کرا نہین سکتے ہو تو وہ اپنا ... اٹھا کر کہا سکے گا اور جس
طرف چاہے حرکت دے سکے گا لیکن اتنی طاقت اوسکے اونگلیوان کی رگون مین نہوگی کہ
وہ مٹھی کھول سکے یا اگر اوس سے کہا جاوے کہ تم اپنا نام نہین بتا سکوگے تو فقط اوسکا اثر یہ
اوسکا حافظہ زائل ہوجاتا ہے کچھ یہ بات نہین ہوتی ہے کہ وہ بالکل بول نہ سکے یا کسی اور
آدمی کا نام نہ بتا سکے جب وہ پانی پیتا ہے اور اوسکو مزا نہایت بیمزا سا لگے ہم اوسکا معلوم

ہوتا ہے تو وجہ یہ ہے کہ اوسکا ذائقہ اصلی ذائقہ تلقینی سے مغلوب ہوجاتا ہے جسطرح
اوس حالت مین کہ اوسکے منہ مین کچھ نہو اور آدمی کو برانڈی شراب خواہ اور کسی چیز کا ذائقہ یاد
آجاتا ہے اسیطرح جب معمول کو ذائقہ شراب کی تلقین کیجاتی ہے تو وہ اپنے اصلی ذائقہ
کو فراموش کرکے شراب کا ذائقہ لینے لگتا ہے لیکن یہ بات چند روز سے معلوم ہوتی ہے
کہ تلقین کا اثر بہت آدمیون پر چند منٹ مین جب عامل چاہتا ہے ہوجاتا ہے اور اغلب ہے
کہ صبر اور استقلال کے ذریعہ سے سب آدمیون پر یہ حالت پیدا ہوسکتی ہے اور غالب
ہے کہ عمل مقناطیسی کا اثر شفاء مرض کے واسطے اسبات پر موقوف ہے کہ معمول کی
طبیعت اثر پذیر عمل کی ہوجاتی ہے اور یہ حالت اوسکے طبیعت کی خواب کیصورت مین
چلتی ہے اگرچہ بہت سے علاج مقناطیسی اوس صورت مین بھی ہوسکتی ہین کہ معمول پر خواب
کی نوبت نگذری نہ کچھ اور آثار عمل کے نمایان ہون مریض پر فقط اتنا ہی اثر ہوتا ہے کہ اوسکی
طبیعت اثر پذیر ہوجاتی ہے اور کچھ اثر نہین ہوتا ہے بہرحال عمل مقناطیسی بہت بکار آمد ہے
اب مین برید صاحب کی ترکیب کا ذکر کرتا ہون اور مین نے اون صاحب کو خود عمل کرتے
ہوے دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص کے آنکھونکے ذرا اوپر کیطرف اور پیشانی کے
ذرا اوسکے رخ کوئی شے مثلاً ایک سلائی رکھدیتے ہین اور معمول سے کہتے ہین
کہ اوسکی طرف دیکھتا رہے تھوڑے سے عرصہ مین اون آدمیون کے جتنے پر یہ عمل
کیا جاتا ہے سوجاتے ہین اوس ترکیب سے بہتر اور کوئی ترکیب اسبات کی نہین ہے
کہ جب نیند نہین آتی ہے تو اس ترکیب سے فوراً نیند آتی ہے بعض آدمیون کے حق مین ایسی
کتاب کا مطالعہ جسکا مضمون دلچسپ نہین ہے ایک اثر منوم رکھتا ہے علاوہ جودت
نیند لانے والا ۱۲
عبارت اور مضمون کی غالب ہے کہ کثرت الفاظ مین سے معنی نکالنے کے واسطے جو فکر کرنی پڑتی ہے

اور طبیعت

اور طبیعت کو جانا پڑتا ہے اوسکا بھی اثر ہوتا ہے کہ ایک طرح کی نیند مثل خواب مقناطیسی کے
پیدا ہو جاتی ہے سب سے اچھا اور سہل طریقہ نیند پیدا کرنے کا یہ ہے کہ ذرا فاصلے سے ایک
روشن چیز آنکھون کے اوپر کی طرف اسطرح رکھین کہ اوسکے دیکھنے کیواسطے آنکھون کو
ایسا تاننا ضرور ہو جیسے کوئی احوال دیکھتا ہے تو اس ترکیب سے ایک غش آمیز اور شیرین
خواب آنے لگتا ہے اور فی الحقیقت خواب کا اثر ایسی حالت مین نہایت لطیف اور کامل
اور آرام دہ ہوتا ہے اگر شبہہ ہے کہ جیسے کوئی آدمی بہت محنت کرکے تھک کر کہین
بیٹھ جاوے یا لیٹ رہے اور اوسکے اوپر نیند غالب آجاوے اور وہ سو رہے جسطرح
برند صاحب کے معمول جب سو جاتے ہین اگر آزمایش کیجاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ
خواب مقناطیسی مین ہین اسطرح غالب ہے کہ جسوقت ہم خود اس ترکیب سے سو رہین یعنی
کسی روشن چیز کو اپنی آنکھون سے اونچا رکھکر دیکھتے رہین اور سو جاوین اگر کوئی شخص
آزماوے تو ہم پر خواب مقناطیسی کی حالت معلوم ہو خواب مقناطیسی اور نوم معمولی ان
مین کچھ اس سے فرق نہین ہوتا ہے کہ بدن کو مقناطیسی خواب سے کچھ اور طرح کا آرام ہوتا ہے
اور خواب معمولی سے کچھ اور آسائش حاصل ہوتی ہے حقیقت مین فرق یہ ہے کہ
خواب مقناطیسی مین حواس باطنی بیدار رہتے ہین اور جسم اور حواس ظاہری سو جاتے ہین
اور فراموشی کی حالت مین مستغرق ہوتے ہین برند صاحب کی ترکیب سے جو خواب
پیدا ہوتا ہے اوسکے کل آثار کا بیان مگر کچھ ضرور نہین اسواسطے کہ ایک خاص درجے تک یہ آثار
مثل آثار خواب مقناطیسی کے نمایان ہوتے ہین یعنے دو قوف جداگانہ کی حالت ہوتی ہے
بعض حواس بند ہو جاتے ہین اور عامل کا اختیار معمول پر بہت یعنی اوسکی تلقین کا مطلق
اختیار اور زور ہوتا ہے سوالات کا جواب سوتے مین فوراً دیتا ہے آخر ہی یہ بات ہے

کہ آثار شفاء مرض بہت نمایان ہوتے ہین برنڈ صاحب کا یہان تک زور چلتا ہے کہ ضعیف
عورتون کو جنکے کسی عضو مین حرج ہوتا ہے حالت خواب مین بالکل اچھا کر دیتے ہین اور
کئی بار متواتر عمل کرنے کے سبب سے عضو از کار رفتہ مین پھر قوت حاصل ہو جاتی ہے اور
زور طبیعت صاحب موصوف کے سبب سے حالت بیداری مین بھی اوسکا اثر قائم رہتا ہے
بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دبلے ناتوان آدمی برنڈ صاحب کے حکم سے ایسی طاقت
کے کام کرتے ہین جو توانا آدمیون سے نہو سکین اور ایک انگلی سے اتنا بھاری بوجھ
اوٹھا لیتے ہین کہ حالت بیداری مین دو ہاتھون سے کبھی نہ اوٹھا سکین مگر بڑے تعجب
کی یہ بات ہے کہ یہ صاحب اپنے معمولون مین آثار اعلی مثل غائب بینی پیدا نہین کر سکتے ہین
اسکے باب مین دو قیاس ہو سکتے ہین ایک یہ کہ شاید برنڈ صاحب اون شخصون مین سے ہون
جو ایسے آثار پیدا کرنے کی قوت نہین رکھتے ہین چنانچہ بہت سے عامل ایسے ہین جو اپنے
عمل سے بیماری کا علاج اور خواب کی حالت پیدا کر سکتے ہین لیکن حالت غائب بینی نہین
پیدا کر سکتے خلاصہ مختلف عاملون کا معمولون پر اثر مختلف ہوتا ہے دوسرا قیاس یہ ہے کہ
اس ترکیب خاص مین معمول کی ذات کا اثر اوسپر موثر ہوتا ہے اسواسطے شاید بعض آثار
نمایان نہ ہوتے ہون اور چونکہ برنڈ صاحب نے حالت غائب بینی کسی معمول پر نہین دیکھی ہی اسواسطے
اونکو غائب بینی کے واقع ہونے سے انکار محض ہے بلکہ مجھکو صاحب موصوف سے تعجب
ہے کہ اونہون نے بلا غور مناسب یہ سب نتیجہ بہت جلدی نکال لیا حالانکہ بہت معتبر
اور معقول آدمیون سے اسکی شہادت ملتی ہے کہ اونہون نے اپنی آنکھ سے اعلی آثار
غائب بینی و شرکت خیال وغیرہ دیکھے ہین اور مین نے فقط آثار اعلی کو پیدا ہوتے ہی نہین دیکھا ہے
بلکہ خود پیدا کیے ہین اور یقین کامل ہے کہ جو شخص صبر اور استقلال کے ساتھ عمل کی مشق

کرینگا وہ ان آثار کو پیدا کریگا سوا اسکے شاذ و نادر آدمیون سے کہ جنکی طبیعت اصلی ایسی واقع ہوئی ہو
کہ وہ بعض آثار پیدا نہین کر سکتے الغرض جو کچھ اوپر بیان ہوا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمل
معروف مقناطیسی اور برنڈ صاحب کی اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیب دراصل ایک ہین
او حقیقت مین عمل مقناطیسی معروف کی یہ دونون معنی ہین لیکن غالب ہے کہ ہر ایک ترکیب
مین بعض خاص فوائد اور خاص ضرر بھی ہون اب اسکی تحقیقات نہایت احتیاط اور محنت
سے کرنی چاہیے اور اسکا اعتقاد ہونا چاہیے کہ جیسے اور قدرتی حقائق کے دریافت
کرنے سے بہت فائدے نکلتے ہین ویسے ہی اس سے فوائد پیدا ہونگے اسواسطے کہ ہنوز
اس علم مین کسیکو اچھی طرح دخل نہین ہے اور یہ حال ہے کہ جیسے تاریکی مین کوئی
شئے ٹٹولتا ہے اور ہنوز اتنی دستگاہ نہین ہے کہ جو خالق مطلق اور حکیم برحق نے
اس قوت روحانیہ انسان کے عطا کرنے سے غرض رکھی ہے یعنے اس قوت سے یہ مطلب
رکھا ہے کہ ایک آدمی کا اثر دوسرے آدمی پر ہو اوس کیفیت کو نہ ہم جانتے ہین نہ اوسکی قدر
کرسکتے ہین تبصرہ ہفتم اب مین عمل مقناطیسی کے اوس اثر کا ذکر کرتا ہون کہ جس سے
حالت سلب حواس یعنی حالت سکوت اور حالت سلب حواس مع انتقال حواس واقع
ہوتی ہے اس حالت کا ذکر بہت تشریح سے نکرونگا اسواسطے کہ جسطرح اور آثار کا مین نے
تجربہ اور مشاہدہ کیا ہے اسطرح مجھکو اس اثر خاص کے تجربہ کا موقع نہین ملا ہے اور اسی
سبب جو بیان اس حالت کی نسبت لوگون نے کیے ہین اونکے مطابق مین بھی بیان کرتا ہون
اور چونکہ اور آثار مذکورہ بالا کی نسبت اونکا بیان مین نے راست اور درست پایا ہے
اسواسطے تا وقتیکہ اس حالت خاص کی نسبت اونکی غلطی ثابت نہو مین اونکے بیانات کو صحیح اور
درست سمجھتا ہون پہلے یہ بات خیال مین رکھنا چاہیے کہ ان دونون حالتون مین فرق ہی ایک حالت

سکوت ایسی ہے کہ سب آثار ظاہری موت کے نمایان ہوتے ہین دوسری حالت ایسی ہے
کہ ظاہرا معمول ایک اعلیٰ تر حالت زندگی مین داخل ہوتا ہے اور ایسے ایسے خیالات اور مشاہدہ
فضا اسے خوش آیند مین مستغرق ہوتا ہے کہ اس دنیا کی تمام عیش اوسکے مقابلے مین بحقیقت
اور ناچیز معلوم ہوتے ہین بعض عاملون کو ان دونون حالتون مین تمیز نہین ہوتی ہے
اور دونون حالتون کا نام اونہون نے حالت سکوت رکہا ہے اسواسطے کہ دونون حالتون مین
معمول گویا ایک وقت کے واسطے اس دنیا بلکہ اس زندگی کو چھوڑ دیتا ہے لیکن مین ایک
حالت کو حالت سکوت کہونگا اور دوسری حالت کو سکوت مع انتقال جو اس کہونگا حالت
سکوت خودبخود بہی واقع ہوجاتی ہے چنانچہ ایک کتاب مین ایک مزدور کا ذکر لکہا ہے کہ وہ کئی
ہفتہ تک اس حالت مین رہا اس عرصہ مین اوسنے فقط ایک یا دو دفعہ کچھ کہانا کہایا اور ایک
یا دو بار رفع حالت بہی اوسکو ہوئی غرضکہ اوسکی حالت ایسی تہی کہ جیسے بعض جانور موسم
سرما مین حالت سکوت مین رہتے ہین اور اون جانورونکو کچھ کہانے پینے کی ضرورت نہین ہوتی ہے
اور حرارت غریزی اونکی اسطرح قائم رہتی ہے کہ جو چربی حالت بیداری اور ہوش مین وہ جانور
اپنے جسم مین جمع کرتا ہے وہ چربی حالت سکوت مین اوسکے حیات کے قیام کیواسطے
صرف ہوتی جاتی ہے یہ مزدور اوس تمام عرصہ مین کوئی آواز نہین سنتا تہا اور کبہی اوسنے
کلام نہین کیا اور جب وہ جاگا تو اوسکو بالکل ہوش نہین تہا کہ مین کتنے عرصہ تک سویا ہون
بلکہ وہ جانتا تہا کہ جتنے عرصہ تک ہر روز سوتا تہا اوتنا ہی سویا ہون اور اوسکو عرصہ تک
اپنے سونے کا جب یقین ہوا کہ جب اوسنے خیال کیا کہ سوتے وقت جو زراعت سبز تہی
اوسکے جاگنے کے وقت پختہ ہوکر قابل کاٹنے کے ہوگئی تہی یہ حالت سکوت صدمہ اتفاقیہ سے
بہی ہوجاتی ہے چنانچہ ایک شخص جہاز کے مستول پر سے گر پڑا اور اوسکا سر پہٹ گیا اور کئی مہینے تک

حالت

حالت بیہوشی مین پڑا رہا کبھی کبھی حالت بیخودی مین کچھ کہانا کہا لیتا تھا کئی مہینے کے بعد وہ لندن
کو گیا اور وہان اوسکا علاج ہوا اور جب اوسکو ہوش آیا تو اوسکو فوراً اوسیوقت کا خیال آیا جسوقت
وہ گر پڑا تہا اور اوسکو کچھ بہی ہوش نہین تہا کہ اوس صدمہ کو واقع ہوئے کتنا عرصہ ہوا یہ مثالین
جو حالت سکوت کی خواہ کسی قدرتی سبب سے یا کسی صدمۂ اتفاقیہ کے باعث سے واقع ہونیکی
بیان کی گئین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی ذات مین یہ قدرت ظاہر کرے
کہ عرصہ تک کہانے پینے کے بغیر رہ سکے تو اوسکو مکار نہ سمجھنا چاہیے اگرچہ بعض اشخاص
روپے کے لالچ سے بہی بطریق فریب کاری بحسب ظاہر یہ حالت اپنے اوپر واقع کرتے ہین
الا کلام حالت حقیقی مین ہے ایسی ہی بنیاد پر ممالک مشرقی مین وہ قصے مشہور ہین کہ بعض
آدمی کسی پہاڑ کے کہوہ مین سو رہے اور جب رہ جاگے تو اپنے گرد نئی دنیا دیکہی یعنی صورت
دنیا کی اوسوقت کے مقابلے مین جب وہ سوئے تہے اونہین بدلی ہوئی نظر آئی خدا کی قدرت
سے ایسے امور کچھ بعید نہین ہین اور ایسے ہی حالت عمل مقناطیسی بہی ساختہ پیدا ہو جاتی ہے
اور جبکہ خود بخود واقع ہوتی ہے تو ساختہ پیدا ہونا آسانی سے قیاس مین آتا ہے ساختہ
حالت کے جزئیات کی تفصیل کچھ ضرور نہین اسواسطے کہ جو آثار حالت سکوت قدرتی کے
ہوتے ہین وہی ساختہ حالت مین ہوتے ہین اور جب خواب مقناطیسی کی اعلی حالت ہوتی ہے اور نیند
نہایت گہری آتی ہے تب یہ حالت پیدا ہوتی ہے حالت سکوت مقناطیسی اور حالت خواب
مقناطیسی مین تمیز کرنی ضرور ہے خواب مقناطیسی کی مدت تہوڑی ہوتی ہے اور معمول کو ایک
طرح کا ہوش ہوتا ہے اگرچہ وہ ہوش اوسکے اصلی ہوش سے جدا ہوتا ہے اور معمول
بولتا ہے اور سوچتا ہے اور کچھ کام بہی مطابق حکم عامل کرتا ہے اور حالت سکوت مین ظاہرا
معمول بیہوش ہو جاتا ہے اور حالت سکوت بہت عرصہ تک قائم رہتی ہے بعض آدمیونکو

جسوقت چاہین اپنے اوپر حالت سکوت پیدا کرنیکی قدرت حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی ثابت
ہوتا ہے کہ تھوڑے سے عرصہ کے واسطے فعل حیات کو روک دیتے ہین چنانچہ کرنیل ٹونسنڈ صاحب
اکثر اپنے اوپر حالت ظاہری موت کی پیدا کر لیتے تھے اور طبیبان جب انکی نبض دیکھتے تھے تو
اندیشہ ہوتا تھا کہ مبادا مرگ حقیقی واقع ہو جاوے اور تھوڑی دیر کے بعد کرنیل صاحب موصوف اس حالت
سے بیدار ہو جاتے تھے دل دہڑکنے لگتا تھا نفس پیدا ہو جاتا تھا اور تمام افعال حیات کے
پھر نمایان ہوتے تھے برنڈ صاحب نے بشہادت معتبر لکھا ہے کہ ہندوستان مین کئی فقیر
اپنے اوپر حالت سکوت پیدا کر لیتے تھے اور ایسا بھی ہوا کہ اون فقیرون کو ایک صندوق
کے اندر بند کر کے زمین مین کئی ہفتون تک دفن کر دیا اور جب اون فقیرون کو زمین سے
نکالا تو اونکے بدن کے ملنے اور نہلانے سے پھر آثار حیات نمایان ہوئے اس حال کے
راست ہونے مین کسیطرح کا شک و شبہہ نہین ہے یہ بات تو معلوم ہو چکی ہے کہ انسان اپنے
اوپر ایسی حالت پیدا کر لیتا ہے جس سے تلقین کا اثر اوسپر ہو جاوے بلکہ حالت خواب
مقناطیسی بھی اسطرح پیدا ہو جاتی ہے اور وجہ اسکی بھی بیان کی گئی کہ معمول اپنی طبیعت کو
خوب جما کر جب کسی شے کی طرف دیکھتا ہے تو طبیعت کے جمع ہونے سے یہ بات حاصل
ہوتی ہے پس اگر ذرا فکر کیجاوے تو ظاہر ہوگا کہ اگر طبیعت کا جماؤ اور معمول کی توجہ بدرجہ غایت ایک
طرف ہو تو حالت سکوت کا پیدا کرنا کچھ عجیب نہین جسطرح کرنیل صاحب اور ہندوستان کے فقرا ایسی
حالت پیدا کر لیتے ہین ممکن ہے کہ بعض صورتون مین بعض آدمی مثل کرنیل صاحب موصوف
کے دلکے فعل یعنی حرکت قلبی کے تہما دینے کا ایک خاص ملکہ رکھتے ہون حالانکہ ایسی حالت نہایت
نادر الوقوع ہے اور اگرچہ فقیران ہند کے وجود مین افعال حیات پھر نمایان ہو جاتے ہین لیکن ایسے
تجربات اندیشہ سے خالی نہین ہین حالت سکوت مع انتقال حواس کا یہ حال ہے کہ یہ حالت

شناخوری نمو پیدا ہوتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ یا تو شاید عاملان عمل کو ایسی حالت کے واقع ہونے کی
امید نہین ہوتی ہے کہ وہ ایسی حالت کے پیدا کرنے کی خواہش نہین رکھتے ہین یہ حالت حالت
سکوت اول سے اس بات مین مشابہ ہے کہ معمول اصلی زندگانی سے بالکل علحدہ ہو جاتا ہے
اور اگر اس حالت مین زیادتی ہو تو اندیشہ زیان جان اور ہلاکت کا ہے اسواسطے میرے
ذہن مین یہ بات جمی ہوئی ہے کہ ایسا تجربہ اندیشہ سے خالی نہین ہے لکھا ہے کہ یہ دونون
حالتین یعنی حالت سکوت ادنی اور اعلی مستورات پر گاہ گاہ خود بخود ہی واقع ہو جاتی ہے خاصکر
مستورات مذکور نازک طبع ہون یا کہ مرض متعلق العروق اونکو لاحق ہو جن پر یہ حالت گذرتی ہے اونکو
ارواح اور فرشتے بلکہ بہشت نظر آتا ہے اور جو کچھ وہ دیکھتے ہین اوسکا حال بہت تفصیل سے
بیان کرتے ہین جس معمول کی طبیعت عمل مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہوا وسکے واسطے یہ بات ہو سکتی ہے
کہ خواہ وہ خواب مقناطیسی مین ہو خواہ نہو جو کچھ عامل چاہے اور حکم کرے وہی معمول کو نظر آتا ہے
چنانچہ بہت سے فقرا کو علم عمل مقناطیس روحانی سے واقفیت ہے اور اس عمل کو پوشیدہ
کیا کرتے ہین اور عامل کی خواہش سے معمولکو ارواح یا فرشتے نظر آتے ہین اور اگر فقیر عامل
اس بات کی خواہش کرے کہ معمول بہشت یا دوزخ دیکھے تو معمول جسطرح سے عامل کے ذہن
مین ہے بہشت مین پارسا اور دوزخ مین بدکار گنہگار آدمی دیکھتا ہے اور اس بات کا ثبوت
کہ یہ کیفیت جب خود بخود واقع ہو جاتی ہے تو اوسکا باعث وہی ہے جس سے رسمی حالت عمل
مقناطیسی کی پیدا ہوتی ہے یہ ہے کہ ان معمولون کو خواب بیداری حاصل ہوتا ہے اور
خود بخود بہت آثار حالت ادنی عمل مقناطیسی کی اونہین ہوتی ہین غالب ہے کہ جو قدرتی اشیاء
یا اشخاص یہ معمول دیکھتے ہین اسی سبب سے دیکھتے ہین کہ اونکو حالت غائب بینی حاصل ہوتی
ایسے اشخاص کے حالات کی نسبت اکثر یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو اشیا یا اشخاص موقع

عمل پر موجود ہوستے ہین اونمین معمولون کو کچھ روشنی نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے بلکہ بعض اوقات
خود ان معمولون کے سر کے گرد ایک ہالہ روشنی کا معلوم ہوتا ہے اور یہ بات کچھ خیالی نہین ہے
... بنگ صاحب نے بدلائل ثابت کیا ہے کہ سب چیزون مین سے اور خصوصاً آدمیون کے
... ہاتھون مین سے لمعات نور نکلتے ہین اور جو لوگ نازک طبع ہوتے ہین اونکو اندھیرے
... لمعات نور نظر آتے ہین اور جن لوگونکو یہ حالت خواب بیداری واقع ہوتی ہے وہ تو
... بلکہ ہمیشہ ایسے لمعات نور دیکھتے ہین فرض کرو کہ معمول کے عروق کی حالت ایسی ہے کہ
لمعات نور مجتمع ہوکر تیز ہو جاوین تو اگر نازک طبع آدمی اون معمولون کے قریب جاوین تو یقین
... بعض بعض کو روزمرہ نشستن مین ... دل کے جسم سے یہ لمعات نکلتے ہوے نظر آوینگے اور تاریکی
مین ... آدمیونکو نظر آوینگے اور اگر یہ لمعات نور ایک مرتبہ دیکھے جاوین تو غالب ہے کہ
دیکھنے والون کو ایسی حیرانی اور استعجاب ہو کہ وہ اوس نوع کو ایک معجزہ اور کرامت خیال کرکے
بیان ... بالغہ کرینگے مجھر مین نے لکھا ہے کہ اکثر ایسے پاس آدمیونکے سر کے گرد نظر آتی
ہین جو حالت مرگ مین ہوتے ہین اور اس بات کا تمام عالم کو اعتقاد ہے کہ حالت مرگ مین
آدمی اکثر صورتین دیکھتے ہین غالب ہے کہ یہ صورتین اونکو بسبب واقع ہوجانے حالت تنابینی
کے نظر آتی ہین عمل مقناطیسی کی ساختہ حالت مین بہت آثار اس قسم کے ہین جیسے ہوا مین
معمول کا معلق رہنا امر ممکن الوقوع معلوم ہوتا ہے چنانچہ عامل کو معمول کی نسبت ایسی قوت
کشش حاصل ہوتی ہے کہ بعض بہت طاقت ور عامل اپنی قوت کشش کے سبب یہ نوبت
پیدا کردیتے ہین کہ معمول فرش پر سے بلند ہوجاتا ہے اور بمقابلہ قوت جاذبہ زمین کے ایسے
موقع ہوا مین معلق رہتا ہے کہ جس موقع مین ایک لمحہ تک بجز تاثیر قوت عامل کے نہین ٹھہر سکتا ہے
اور فرش پر گر نہین پڑتا ہے حالت سکون نا ملی جو عمل مقناطیسی کی حالتمین واقع ہوتی ہے

واس معنی مین حالت ساختہ کہی جاسکتی ہے کہ عمل مقناطیسی کا ایک نتیجہ ہوتا ہے اور غالب ہے
کہ اکثر بلا عمل مقناطیسی پیدا نہوا اگرچہ کبھی تندرست اور بہت اثر پذیر لوگون پر خود بخود واقع ہوجاتی
ہے اور عمل مقناطیسی مین یہ حالت مسکوت اعلی اسطرح واقع ہوجاتی ہے کہ اوس کے
پیدا کرنے کی تلاش نہین ہوتی ہے اور بعض اوقات معمول ازخود وہ خود ہی پیدا کرسکتا ہے
جب یہ حالت کسی پر واقع ہو تو عامل عقیل کو چاہیے کہ اپنے خیالات کی تلقین کرے بلکہ معمولکو
بالکل اسطور پر چھوڑ دے کہ جو وہ خود دیکھے اپنی مرضی سے اوسکا بیان کرے تو نہایت
عجیب باتین دریافت ہوتی ہین آئندہ لوگونکو اختیار ہے جسطرح چاہین اوسکا کو تعبیر کرین
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول خواہ مریض ہو خواہ تندرست وقوع حالت مسکوت اعلے کا
عرصہ پہلے سے ٹھیک ٹھیک اور دن اور گھنٹہ اور منٹ بتا دیتا ہے کینھٹ صاحب نے اپنی
کتاب مین ایک عورت غائب بین کا حال لکھا ہے کہ وہ اپنے عامل کی اجازت سے نہایت
اعلی درجہ حالت سکوت مین داخل ہوجاتی تھی اور کہتی تھی کہ مین نہایت خوش ہون اور مین
فرشتون سے باتین کرتی ہون اور اس دنیا سے یعنی زمین سے بالکل جدا ہون اور بالکل
میرا جی دنیا مین پھر آنے کو نہین چاہتا ہے اور جب وہ بیدار ہوتی تھی تو اون صاحب کو بہت
برا بھلا کہتی تھی کہ پھر اس دنیا مین کسواسطے مجھکو لے آئے ایکدفعہ جو اوسکی یہ حالت تھی تو
صاحب موصوف نے اوسکے اصرار کے سبب دو روز تک اوسکو اوسی حالت مین رہنے دیا
اور احتیاطاً ایک لڑکی کو جو بہت روشن غائب بین تھا اوس عورت کے ساتھ ہمربط کر کے
اوسکو حکم دیا کہ بہت احتیاط سے اوسکا نگران رہے تھوڑی دیر تک تو وہ عورت بیہوش رہی
اور تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکے جسم کا حال ایسا تغیر ہوگیا کہ اندیشہ ہوا یعنی بظاہر بالکل
مردہ معلوم ہوئی نبض تھم گئی اور بدن سرد ہوگیا تنفس موقوف ہوگیا وہ لڑکا جو اوسکا ہمربط

تھا کہنے لگا کہ یہ عورت چلی گئی اب مجھکو نظر نہین آتی صاحب موصوف کو اس بات کا بہت اندیشہ
ہوا اور بڑی دشواری اور محنت سے خدا خدا کر کے عورت کے جسم پر حرارت نمایان ہوئی اور
تنفس اور آثار حیات ظاہر ہوئے جب وہ عورت بیدار ہوئی تو اوسنے صاحب موصوف کو
بہت لعنت و ملامت کی کہ کسواسطے مجھے پھر دنیا مین لائے تب صاحب موصوف نے اوسکو
فہمایش کی کہ اوسکی یہ خواہش پوری ہوتی تو نفس کشی عائد ہوتی اور نفس کشی گناہ عظیم ہے
حقیقت یہ ہے کہ عالم ارواح کا دیکھنا ایک خاص اثر حالت مسکوت اعلی کا ہے اور نہایت درجہ
عالی اسحالت کا یہ ہے کہ جسمین معمول پر حالت مشابہ مرگ طاری ہوتی ہے اور جسکا ذکر اوپر ہوا
یہ حالت بہت شاذ پیدا ہوتی ہے جمیع نوع انسان کو عالم ارواح کے وجود مین اعتقاد ضرور ہے
تو ممکن ہے کہ ایسے معمولون کا بیان جو حالت مسکوت اعلی مین ہوتی ہین کم و بیش راست ہو کا اشتو
سے کہ مختلف معمولونکے بیانات آپسمین اتفاق رکھتے ہین اور مین ان بیانات کو ہر طرح معتبر
اور راست سمجھتا ہون اور تعجب کی یہ بات ہے کہ جو باتین اہل ہین اون کی نسبت ہمیشہ
مختلف معمولونکے بیانات موافق اور مطابق ہوتے ہین چنانچہ جملہ سکان عالم ارواح سے
باتین کرتے ہین اکثر اوسکے نام بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ فلانے دوست یا رشتہ دار
کی روح مین ہین زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ اس طرحکا ربط سکان عالم ارواح سے ایسی حالت
مین حاصل ہوتا ہے کہ معمول خوانده ہو خواہ ناخوانده اور اگرچہ عامل کو اعتقاد اس عالم ارواح کا
نہو مگر معمولکو اوس عالم کے لوگون سے ربط پیدا ہوجاتا ہے جو کچھ جواب یا باتین ان ارواح
مین سے کوئی روح کرتی ہے اوسکا حال مفصل بتاتے ہین بعض اونمین سے کہتے ہین کہ
ہر ایک آدمی کے ہمراہ ایک اچھا اور ایک برا فرشتہ ہوتا ہے بعض معمول اپنی قدرت سے
یا اپنی ہمراہی فرشتہ کی مدد سے جب چاہتے ہین کسی اپنے مردہ دوست یا رشتہ دار کی روح

کو بلا لیتے ہین اگرچہ معمول یا عامل یا موجود لوگون مین سے کسی نے اوس شخص کو کبہی نہ دیکہا ہو
تب بہی اوسکی روح طلب کر لیتے ہین اور جو شغل حال اوسکا بیان کرتے ہین عند التحقیقات
اکثر صحیح پایا جاتا ہے اور بہی زیادہ عجیب باتین اسی قسم کی لکہی ہوئی ہین
تبصرہ ہشتم جب بعض معمولون پر حالت مقناطیسی واقع ہوتی ہے تو اگر بعض مقامات
اونکے سر کے چہوے جاوین تو خاص مقامات کے چہونے سے خاص خاص حواس باطنی
کے افعال نمایان ہوتے ہین اور ان حواس کے افعال کا نمایان ہونا علم قیافہ کے مطابق
ہوتا ہے ایک بڑے عالم نے ایک کتاب مین یہ قول درج کیا تہا کہ دماغ کو حواس باطنی
سے کچہ علاقہ نہین ہے لیکن یہ قول غلط محض ہے روزانہ یہ بات دیکہی جاتی ہے کہ
اگر سر پر کوئی صدمہ سخت پہونچے تو حواس خمسہ باطنی مین خلل آجاتا ہے اور یہ بات تو ثابت
ہے کہ جن لوگونکے سر کا دور ۱۸ انچ سے کم ہوتا ہے اونکو عقل انسانی نہین ہوتی اور
بلا شک سر کے اچہے انداز اور شکل پر عقل کا ہونا موقوف ہے اور اگر بلند اور فراخ پیشانی
ہو تو عقل زیادہ ہوتی ہے اور اگر سر کی پشت بڑی اور فراخ ہو تو خواہش حیوانی زیادہ ہوتی ہے
اگر سر کی چاند اچہی فراخ اور بلند ہو تو خیالات آراستہ اور نیک حاصل ہوتے ہین اکثر
آدمیون کو دماغ کے ان تین قسمون مین اعتقاد ہے لیکن جزیات مین اونکو تامل ہے
چونکہ مین اصول علم قیافہ کو مانتا ہون اگرچہ بسبب اسکے کہ یہ علم فرنگستان مین نیا ہے سب
فروع کو اس علم کے مکمل نہین سمجہتا ہون اسواسطے مجہکو امید ہے کہ جو باتین علم قیافہ کی حالت
بیداری انسان مین ثابت ہوتی ہین وہی باتین عمل مقناطیسی کی حالت مین بہی ظاہر ہونگی اب
مین اون باتونکا ذکر کرتا ہون جو فی الحقیقت عمل مقناطیسی کی حالت مین دیکہی جاتی ہین +
بعض معمول کے سر کے اگر کسی خاص مقام کو چہوا جاوے تو اوس مقام کے مطابق آثار نمایان

ہوتے ہین جسطرح ستار کے خاص پردونکے دبانے سے اور تار پر مضراب لگانے سے خاص
آواز پیدا ہوتی ہے مثلاً اگر معمول کے سر کے راگ کے مقام کو انگلی سے
چھوا جاوے تو معمول فوراً گانا شروع کرتا ہے اگر خودبینی کے مقام کو چھوا جاوے تو
معمول فوراً اکڑنا شروع کرتا ہے اور اوسکے تمام اندازسے خودبینی نمایان ہوتی ہے اگر
مقام محبت اطفال چھوا جاوے تو معمول فوراً ایک خیالی بچہ کو نہایت محبت سے پیار کرنے لگتا ہے
اگر فیاضی کا مقام چھوا جاوے تو اوسکے چہرے سے رحم نمایان ہوتا ہے اور معمول فوراً اپنے
جیب مین ہاتھ ڈالکر جو کچھ اوسمین ہے نکال کر دینے کیواسطے ہاتھ بڑہاتا ہے اگر طمع کا مقام
چھوا جاوے تو معمول کے انداز مین فوراً بخل کے آثار ظاہر ہوتے ہین جو ہاتھ مین دینے
کے واسطے جیب سے نکالا تھا پھر جیب کے اندر فوراً ڈال لیتا ہے اگر احتیاط کا مقام
چھوا جاوے تو معمول کے چہرے سے خوف نمایان ہوتا ہے اگر امید کا مقام چھوا جاوے
تو چہرے سے غبار رفع ہوتا ہے اور آثار خوشی کے عیان ہوتے ہین اب تنقیح طلب
یہ بات ہے کہ یہ آثار کسواسطے پیدا ہوتے ہین یہ بات کہنی ضرور ہے کہ یہ سب باتین اوس
حالت مین بھی پیدا ہوتی ہین کہ عامل کی طرف سے کچھ اشارہ یا تلقین معمول کو نہین ہوتی ہے
اس باب مین دو قیاس کیے جاتے ہین ایک یہ کہ یہ آثار فقط مرضی عامل کے سبب اور
اس باعث سے کہ معمول کو عامل کے ساتھ بہمہ وجوہ شرکت حاصل ہوتی ہے پیدا ہوتے ہین
دوسرا یہ کہ فی الحقیقت یہ سب آثار فقط خاص مقامات کے چھوے جانے سے
پیدا ہوتے ہین میری راے یہ ہے کہ یہ دونون قیاس صحیح ہین وقوع بعض
آثار مطابق قیاس اول ہوتا ہے اور بعض آثار مطابق قیاس ثانی مثلاً
جب نیوس صاحب عمل اسطرح پر کرتے ہین کہ معمول کو ہوش رہے تو فقط تلقین

سابہ

سکے سبب سے یہ آثار پیدا ہو جاتے ہین اگر معمول کو کہین کہ تم پادری ہو تو فوراً نہایت فصیح
وعظ کہنے لگتا ہے اگر اوس سے کہا جاوے کہ تم گانے یا منہ چڑہانے کے واسطے کہا جاوے تو وہ یہ
حرکتین کرنے لگتا ہے اور اگر اوسکو کہین کہ تم بالکل برباد ہو گئے تو اوسکے چہرے اور
انداز سے سخت پریشانی نمایان ہوتی ہے مین نے اکثر خود یہ باتین بچشم واقع ہوتے دیکھی ہین
اور مجھکو یقین واثق ہے کہ مرضی ناگفتہ یعنی عامل کا دل مین قصد و خواہش کرنا بجاے تلقین
کے عمل کرتا ہے لیکن اکثر عامل ایسے ہین کہ جو علم قیافہ سے اگاہی نہین رکھتے اور خاص
خاص مقامات حواس باطنی کے صحیح صحیح نہین بتا سکتے ہین تو اس صورت مین گمان
تلقین اور شرکت خیال عامل کا نہین ہو سکتا ہے اور بہر نوع قیاس ثانی درست
ہوتا ہے قطع نظر اسکے یہ آثار اسطرح بہی پیدا ہوتے ہین کہ سر کے مقامات کو چہوا نجاے
بلکہ اور اعضا کے مقامات چہوے جاوین حتی کہ بعض صورت مین اگر سر کے مقامات کو چہوا
جاوے تو ایسے آثار نمودار نہین ہوتے ہین اسواسطے کہ اگرچہ شرکت خیال کا ہونا لابدی ہے
اور معمول عامل کی مرضی کا مطیع ہوتا ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول کی طبیعت مین کسیطرح کا
جوش ہو اور عامل کی طبیعت بالکل ٹہہری ہوئی ہو مثلاً عامل شدت سے ہنس رہا ہو اور معمول
کسی اور فعل و خیال مین مستغرق ہو اور اوسکی ہنسی سے ذرا بہی فرق اور ہیجان اسکے
خیال و فعل مین نہ آوے پس اور بہت آثار ایسے ہین کہ اونکے واقع ہونے پر یہ قیاس
اور شرکت خیال و تلقین مرضی عامل صادق نہین آتا ہے اور مین نے بہت سی احتیاط
اس بات مین کی ہے کہ کسیطرحکا دہوکا نہو اول یہ بات غور طلب ہے کہ اگر معمول علم قیافہ
اور مقام حواس باطنی کا بالکل نجانتا ہو تب بہی جب کسی مقام کو اوسکے سر کے چہوا جاوے
اثر مطابق اوس مقام کے نمایان ہوگا دوسرے یہ کہ عامل خود علم قیافہ سے ناواقف ہوتا ہے

کو ہو آثار پیدا ہوتے ہین اونکو وہ دیکھکر حیران ہوتا ہے اسواسطے کہ وہ جب کسی مقام سر کو
چھوتا ہے تو نہین جانتا ہے کہ اسکا کیا اثر ظاہر ہوگا پس معلوم ہوا کہ شرکت خیال اور
مرضی عامل کو اس صورت مین اصلا و مطلقاً دخل نہین ہے بلکہ اگر اتفاقیہ کوئی خاص مقام
سر کا کسی شئے سے مثل کرسی یا میز کے چھوا جاوے یا اتفاقیہ ہاتھ عامل یا کسی اور شخص
کا سر کے کسی خاص مقام پر لگ جاوے تو ایسے آثار پیدا ہوتے ہین جو قواعد علم قیافہ
کے مطابق ہوتے ہین اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ عامل علم قیافہ سے واقف ہے اور سر کے
خاص مقام کو چھوکر وہ ایک خاص اثر پیدا کرنا چاہتا ہے اور اس اثنا مین وہ کسی سے
بات کرنے لگا اور جس مقام کا قصد رکھتا تھا نہ چھوا بلکہ کسی اور مقام کو اوسکا ہاتھ بھک
لگ گیا جسکا ارادہ اوس کے دل مین نہین تھا تو ایسا اثر ظاہر ہوتا ہے کہ جو
عامل پیدا کرنا نہین چاہتا ہے اور حیران ہوتا ہے آخر کار فکر اور غور سے
اوسکو اپنی غلطی معلوم ہوتی ہے اور اثر کا صحیح ہونا ثابت ہوتا ہے ۔
سوم اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب عامل کسی خاص مقام سر کو چھوتا ہے تو اوسکو کسی خاص اثر
کے پیدا ہونے کی توقع ہوتی ہے اور حقیقت مین ایک مختلف اثر نمایان ہوتا ہے چنانچہ
مین نے ایک دفعہ بہت سے مقامات کو چھوتے چھوتے وزن کے مقام کو چھولیا اکثر اس
مقام کے چھونے سے مقابلہ کا اثر پیدا ہونے کی امید ہوا کرتی تھی لیکن دو معمولون پر اس مقام
کو آزمایا اور مین نے ذرا بھی نہین سوچا تھا کہ اسکا کیا اثر ہوگا ایک معمول ذرا جھکا ہوا بیٹھا
تھا فوراً اوس نے اپنے جسم کو سیدھا کر لیا اور ایک ٹھنڈی سانس کھینچی اس اثر کو اپنے
دل مین خیال کرکے مین نے دوسرے شخص پر آزمایش کی یہ شخص فوراً آگے کو جھک گیا
اور اوسکے چہرے سے نہایت خوف نمایان تھا اور کہنے لگا کہ مین نہایت عمیق چاہ مین جسکی تہ نہین

گرا جاتا ہو

کرایا جاتا ہون یہ دونون آثار وزن کے مقام سے متعلق ہین مگر جسوقت مین نے آزمائش کی تھی اوسوقت اون دونون مین سے ایک کی بھی توقع نہین تھی جسوقت مین نے ایک معمول کے قد یعنی جسامت کے مقام کو چھوا تو اوسنے فوراً کہا کہ مین ایک بڑا کالا جانور دیکھتا ہون جو چالیس فٹ اونچا ہے یہ شخص ناخوانده تھا ایک مرتبہ جو پہلے مین نے اس مقام کو آزمایا تھا تو معمول کو بہت فراخ میدان اور مسافت معلوم ہوتی تھی مجھکو اس مرتبہ بھی مسافت کے نظر آنے کی امید تھی جانور کی امید نہین تھی اسطرح کی بہت مثالین ہین زیاده طول کلام کچھ ضرورت نہین ٭

چوتھے یہ کہ جب مین نے دو مقام کو ایک مرتبہ چھوا تو متفق آثار ایسے ہی جلدی نمایان ہوے جیسے متفرق نمودار ہوتے تھے اور مجھے خیال بھی نہین تہا کہ کیا اثر پیدا ہوگا چنانچہ جب مین نے طمع اور فیاضی کے مقامات دونون چھوے تو معمول نے اپنا ہاتہ جیب مین ڈالدیا اور پھر نکالا اور ایک خیالی فقیر سے تقریر کرنے لگا کہ غریب آدمیون کی نصیحت سے مدد کرنی چاہیے روپیہ نہ دینا چاہیے ایک مرتبہ اور اتفاقیہ ایک عجیب اثر پیدا ہوا اور اس تجربہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایک بار کوئی خاص مقام سر کا چھو جاوے تو اثر اوسکا کچھ دیر تک رہتا ہے کسی معمول پر زیاده کسی پر کم ایک معمول کے سر کا مقام پارسائی جب مین نے چھوا تو اوسنے سجده کیا اور اوسکے چہرے سے عبادت اور پارسائی اور خاکساری نمایان تھی جب خودبینی کے مقام کو چھوا تو آثار شیخی اور غرور و تکبر نہایت نمایان تھے اور تھوڑی دیر تک یہ اثر قائم رہا اتفاقاً ایک میرے دوست اوسی موقع پر وارد ہوے اور اونہون نے باصرار یہ بات کہی کہ ہم پارسائی کے آثار دیکھا چاہتے ہین جب حسب استدعا اونکے مین نے پارسائی کے مقام کو پھر چھوا تو

تو مجھکو یقین تھا کہ وہی آثار خاکساری و پارسائی پھر نمایان ہونگے لیکن اُس مرتبہ پارسائی نمایان تو ہوئے الّا مختلف صورت سے ظاہر ہوئے یعنی بجاے سجدہ کے معمول سیدہا کھڑا ہو گیا اور اسطرح نماز پڑہنے لگا اور مناجات کرنے لگا کہ یا خداوندا مین تیرا بہت مشکور ہون کہ تونے مجھکو اور سب آدمیون سے زیادہ اچھا اِس بات مین بنایا ہے کہ مین تجھکو اور آدمیون کے بہ نسبت بہتر جانتا ہون اور اُس شخص کی آواز خاکساری کی نہین تہی بلکہ شیخی اور پارسائی ملی ہوئی تھی ✤

پس اِن امثلہ سے ثابت ہوا کہ وجہ ظہور آثار مطابق تعین یا مرضی عامل کی کلیۃً نہین ہے اسواسطے کہ وجہ وقوع اِن آثار کی قواعد علم قیافہ سے کہ خاص خاص مقامات سر کے چھونے سے یہ نتائج نکلتے ہین حل ہو سکتی ہے ✤

مجھکو اس بات کا تجربہ ہوا ہے کہ بعض آدمیون کے حواس باطنی حالت خوش اور بیداری اور معمولی مین بہت تیز ہوتے ہین اور اونکے سر کے مقامات مناسب چھونے سے سب آثار نمایان ہوتے ہین چنانچہ ایک عورت معمول نے مجھسے بیان کیا کہ مجھکو خیالی شکلین بہت نظر آتی ہین اس سے معلوم ہوا کہ جن حواس سے رنگ اور شکل معلوم ہوتی ہے وہ حواس اُس عورت کے ماؤف تھے (آفتہ رسیدہ ۱۲) چنانچہ مین نے مقامات شکل اور رنگ اور قد اور ترتیب اور شمار کو چھوا تو اور بہت سی چیزین اوس عورت کو نظر آئین کبھی فرداً فرداً اور کبھی یکجا کبھی ترتیب کے ساتھ اور کبھی غیر مرتب کبھی سفید اور کبھی اور رنگون کے اور کبھی بڑے قد اور کبھی چھوٹے قد اور کبھی لا انتہا فاصلہ تک نظر آنے لگین جب قوت مقام وزن کو چھوا تو اوس عورت کو ایسا معلوم ہوا کہ گویا بُرا خواب دیکھتی ہون اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بڑی بلندی سے نیچے گرتی ہون یا زمین پیرون کے نیچے سے نکل جاتی ہے اور اِن

رمانون کے ظہور سے قیاس حکماء کا صحیح معلوم ہوتا ہے کہ بہوت و پریت وغیرہ بسبب خاص
باوصف حواس مدرکہ کے نظر آتے ہین اگرچہ کچہ اور بہی اسکے وجوہ ہون اب مین ایک بات کا
ذکر کرتا ہون کہ عمل مقناطیسی کا اثر حیوانات غیر ناطق پر بہی ہوتا ہے اس سے یہ بات بہی
ثابت ہوگی کہ عمل مذکور کا اثر ہونا کچہ خیال پر موقوف نہین ہے اور اوسمین فریب اور
شبہہ کا دہوکہ بہی نہین ہو سکتا ہے اور یہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ حقیقت مین عامل کا اثر
معمول پر ہوتا ہے چنانچہ ایرلنڈ مین ایک شخص گہوڑے کا رام کرنے والا اور ہانکنے والا
مشہور تہا اور اوسکا حال یہ تہا کہ تہوڑی دیر تک گہوڑے کے ساتہ اوسکو ایک جگہ بند کر دیتے تہے
اور جب وہ باہر نکلتا تہا تو گہوڑا اکڑی معلوم ہوتا تہا اور یہ شخص کچہ پوشیدہ عمل کرتا تہا اور
اغلب ہے کہ یہ عمل بہت سہل اور آسان ہو ورنہ اوسکے ضائع اور ظاہر ہو جانیکا اوسکو بہت
اندیشہ ہوتا انگلستان مین بہی ایک شخص تہا کہ کیسا ہی شریر گہوڑا پاس اوسکے آوے
وہ اوسکو فوراً رام کر لیتا تہا کہتے ہین کہ بہت لوگ جو وحشی جانورون اور درندون کو
رام کر لیتے ہین اون جانورون کے نتہنے مین دم دم کیا کرتے ہین اور جن لوگون نے اس
عمل کو آزمایا ہے اونکو دریافت ہوا ہے کہ اس علم مین بہت اثر ہے بحساب بیانات لائق
لحاظ ہے کہ دم دم کرنے کا عمل مقناطیسی مین بہت استعمال ہے اور دم کرنے کا اثر
بہت ہوتا ہے یہ بہی سب لوگ جانتے ہین کہ انسان کی آنکہ کا اثر حیوانات پر بہت ہوتا ہے
ایم برک نامی اور اور کئی آدمی شیرون کو فقط آنکہ کی زور سے رام کر لیتے تہے یہ شخص فی الواقع
کبہی اپنی جمی ہوئی اور تیز نظر کو جانورونکی آنکہ سے علحدہ نہین کرتے تہے اور جب تک
اون جانورون کی آنکہ اونکی نظر سے مغلوب رہتی تہی تب تک وہ جانور ہرگز اونپر حملہ نہین
کر سکتے تہے یہ بات مشہور ہے کہ اگر آنکہ ہٹا لیجا وے تو بہت اندیشہ ہوتا ہے یہ بات ثابت ہے علی

کہ نظر جما کر دیکھنے سے عمل مقناطیسی بہت آسانی سے اور زبردست ہوتا ہے حتی کہ ابتدا
مین سنیے آدمی پر یہی ترکیب کرتا ہون کہ اوسکے آنکھونکی طرف پانچ یا دس منٹ تک نظر
گاڑ کر دیکھا کرتا ہون چنانچہ لیوس صاحب بھی جب عمل کرتے ہین تو نظر ہی سے کیا کرتے ہین
اور جو لوگ اونکو عمل کرتے دیکھتے ہین اونکو یقین ہوتا ہے کہ آنکہ مین بہت بڑی قوت ہے
چند روز ہوے لیوس صاحب نے کئی آدمیون کے روبرو ایک بلی پر کامل عمل مقناطیسی فقط
اوسکی طرف نظر جما کر دیکھنے سے کر دیا ایک شخص نے اسیطرح ایک کتّے پر کامل عمل مقناطیسی
کر دیا تھا ایک عورت نے ایک مادہ گاؤ پر جو بیمار تھی اسطرح عمل کیا تھا اور اوسکی بیماری فقط
اسی عمل سے دور کر دی تھی معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ حیوانات غیر ناطق عقل اور علم سے مبرا
ہوتے ہین اسواسطے عمل مقناطیسی کا اثر اونپر بہت جلد ہوتا ہے غالب ہے کہ اگر انسان
بھی اپنی مادرزاد حالت مین ہو تو اوسپر بھی یہ عمل بہت جلد ہو جاوے فقط یہی بات نہین ہے
کہ انسان ہی کا اثر حیوانات پر ہوتا ہے بلکہ ایک حیوان کا اثر بھی دوسرے حیوان پر ہوتا ہے
سانپ مین جو یہ قدرت ہے کہ چڑیا کو بالکل اپنے بس مین کر لیتا ہے یہ قدرت اوسکی خاص
عمل مقناطیسی سے مشابہ ہے یہ بات اکثر دیکھی جاتی ہے کہ سانپ بلی کو بالکل بے اختیار
کر دیتا ہے لیوس صاحب کہتے ہین کہ بعضے اکثر یہ بات دیکھی ہے کہ باوجودیکہ سانپ اور بلی
مین فاصلہ بہت ہوتا ہے بلی کی حالت پریشان ہونے لگتی ہے اور آدمی پہلے کہین سانپ کو
نہین دیکھتے لیکن جب تلاش کیا جاتا ہے تو ضرور دیکھا جاتا ہے کہ ایک سانپ کہین چھپا ہوا
بلی کے اوپر نظر جمائے ہوے بیٹھا ہے اور بلی سانپ کی طرف کھنچی جاتی ہے اور بالکل بے اختیار
اور بے حس وحرکت ہو جاتی ہے اور اگر کوئی آدمی بچانے والا نہو تو سانپ کا شکار آسانی سے
ہو جاتی ہے یہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ جب سانپ کو دفعتاً مار ڈالین یا ہٹا دین تو فقط اس سبب سے

کہ سانپ

کہ سانپ کی نظر بلی سے دفعتاً علیحدہ ہو جاتی ہے بلی فوراً مر جاتی ہے چنانچہ لیوس صاحب
نے یہ بات بچشم خود مشاہدہ کی ہے اس بات سے وہ بات ہمکو یاد آئی جو پہلے بیان ہو چکی
کہ حالت سکوت عمل مقناطیسی سے موت کے واقع ہونے کا اندیشہ ہے اور عامل کو
بسا اوقات فعل حیات کے پھر پیدا کرنے مین دشواری ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ
حیوانات مین باہم کوئی ایسی سبیل اتفاق اور باتین کرنے کی ہے جو ہمکو معلوم نہین بعض
آدمی کہتے ہین کہ یہ بات حیوانات کو شعور حیوانی سے حاصل ہوتی ہے لیکن حقیقت اوسکی
دریافت نہین ہوتی کہ شعور حقیقت مین کیا شے ہے یہ شعور مشہور ہے اور اکثر لوگ
کہتے ہین کہ کتے مین بہت ہے اگرچہ اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کتا آدمیون کے پاس
بہت رہتا ہے اور لوگ اوسکو تعلیم کرتے ہین لیکن اور حیوانات کا شعور بھی بر سبیل تذکرہ
اکثر کتابون مین مندرج ہے کوون (زاغ) کی عدالت اور بعض اقسام کے جانورون کا خاص
خاص موسم مین سفر کرنا کسی باعث پر یقیناً موقوف ہے اسکی کیا وجہ ہے کہ کتا اپنے
مالک کو تلاش کر لیتا ہے بلکہ یہانتک کہ کوئی چیز جو اوسکے مالک نے چھوئی ہو اور چھپائی
گئی ہو اوسکو ڈہونڈ لیتا ہے اسکی کیا وجہ ہے کہ ایک کتے کو جہاز پر چڑہا کر بلکہ ایک تھیلے
مین بند کر کے لیجاوین اور پھر اوسے چھوڑ دین تو سیدہی راہ سے اپنے گھر کو چلا جاتا ہے
ایک ذکر تحریری ہے کہ ایک کتا ایک جگہ وارد ہوا وہان ایک اور کتے نے اوسکو
زخمی کیا وہ مجروح کتا اپنے گھر کو جو کئی سو کوس کے فاصلے پر تھا گیا اور وہان سے
ایک اور کتا اپنے ساتھ لیکر اوسی جگہ آیا جہان وہ زخمی ہوا تھا اور اپنے دوست کتے
کی مدد سے اوس کتے کو جسنے اوسے پہلے زخمی کیا تھا آکر زخمی کیا اور اپنا بدلہ لیا اب
کوئی اسکی وجہ معقول نہین بتا سکتا ہے کہ یہ عقل اوسمین کہان سے آئی اگر یہ بات کہی جاوے کہ

کہ کتا اپنی قوت شامہ کے سبب سے اپنے مالک کو ڈھونڈ لیتا ہے تو ایسی قوت شامہ
کے تیز ہو جانے کو ایک نادر حس کہنا چاہیے اسواسطے کہ اکثر ایسا ہوا ہے کہ جس جگہ کتا
اپنے مالک سے علحدہ ہوا تھا وہان جاتا ہے اور اگر وہان اوسکا مالک نملے تو اوسکی بابت
جا بجا تلاش کرتے کرتے آخر اوسکو ڈھونڈھ لیتا ہے یہ بات خیال مین نہین آتی ہے کہ
قوت شامہ معمولی سے یہ بات کیونکر حاصل ہو سکتی ہے میری رای یہ ہے کہ جملہ حیوانات
مین آپسمین شرکت مقناطیسی بدرجہ کثیر ہے سب جانتے ہین کہ مختلف اقسام کے حیوانات
مین آپسمین کیا انس اور کیا تنفر پایا جاتا ہے جیسا انسانو مین عامل و معمول عمل مقناطیسی
مین ہوتا ہے چنانچہ دو شخص دس سال سے ایک فرانس مین اور ایک نئی دنیا مین
اتبک تجربہ کر رہے ہین اونکے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گھونگھون مین آپسمین بہت
ہمدردی اور انس ہوتا ہے یعنی اگر بہت سے یہ جانور ایکبار رکھے جاوین تو مدت
تک اون مین آپسمین باہمدردی رہتی ہے اگرچہ کتنے ہی فاصلہ پر لیجا کر اونکو علحدہ
کر دین اور اس امر کے ذریعہ سے تجویز ہوئی ہے کہ ایک ذریعہ خبر رسانی کا مقامات
بعیدہ مین نکالا جاوے چنانچہ جن دو شخصون کا ذکر ہے کہ اونہون نے اس ذریعہ سے
آپسمین تحریر کی اگرچہ ترکیب مفصل مجھکو معلوم نہین ہے لیکن تجویز مذکور مجملاً یہ ہے
کہ دو گھونگھون کا نام الف فرض کیا اور اون دونون کو آپسمین تھوڑے عرصہ تک ساتھ
رکھا اور بعدہ ان اونکو علحدہ کر لیا اور اسیطرح دونون گھونگھونکا نام بے اور دو کا نام
تے اور علی ہذا القیاس جتنے حروف تہجی ہین دو دو گھونگھون کے نام مطابق حروف کے
رکھ لیے اور اونکو تھوڑی دیر تک ایکبار رکھ کے پھر علحدہ کر دیا احتیاطاً کئی گھونگھی ایک ایک
حرف کے نام رکھتے ہین اگر ایک سال تک ان جانورونکو کچھ کہانے کو نہین ملے تو بھی زندہ

رہتی ہین

رہتے ہین اب فرض کرو کہ لفظ شام لکہنا منظور ہی ایک شخص کلکتہ مین اور ایک لاہور مین ہے لاہور والے نے ایک برقی آلہ سے اوس گہونگہی کو چہوا جسکا نام شین ہے کلکتہ والا بیٹہا ہوا اپنے گہونگہے کو دیکہہ رہا ہے اور ایک آلہ سے ہر ایک کو جود کر دیکہتا ہے آزماتے آزماتے جو گہونگہا اوسکے پاس شین کے نام کا ہے وہ مثل شین لاہور کے تڑپنے لگتا ہے پس کلکتہ والے نے شین لکہہ لیا علی ہذا القیاس الف و میم بہی لکہہ لیا تو اونکو ملا کر لفظ شام بن گیا یادی الرائے مین اول اس ذکر کو سنکے ہنسی آتی ہے اور ایک امر بیہودہ کا معلوم ہوتا ہے لیکن جب بغور خیال کیا جاوے کہ انسان مین جسطرح آپسمین بدرجہ غایت انس و تنفر ہوتا ہے حیوانات مین بہی یہی کیفیت ہوتی ہے اور عمل مقناطیسی کا اثر بہت ہوتا ہے تو کچہ عجب نہین اگر ان جانورون مین اس شدت کی ہمدردی آپسمین ہو اور جب تک امتحان اور تحقیقات کے بعد کوئی بات غلط نہ معلوم ہو تب تک اوسکو نامعتبر نہ سمجہا جاوے دو بڑے فاضل اس تجربہ پر دس برس سے مصروف ہین یقین ہے کہ وہ سب حال مفصل مشتہر کرینگے اور ہر ایک شخص اپنی جگہ پر امتحان کرے گا اگر یہ ذریعہ خط و کتابت کا امتحان پر صحیح نکلا تو تار برقی جو فی زماننا مروج ہے اوسکی قدر بہت کم ہو جاوے گی اسواسطے مثل تار کے کوئی شے نہین ہے کہ جسکے ٹوٹنے کا یا غنیم کے کاٹنے کا اندیشہ ہو صرف بہی بہت کم ہوگا فقط چند عدد گہونگی اور دو آلات دو مقام مین جہان سے تحریر کرنی منظور ہوگی درکار ہونگے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ تجربہ بہی کچہ نئی نہین ہے مدت ہوئے ایک قلعہ کا محاصرہ ہو رہا تہا اور قلعہ والونکو کسی جگہ تحریر کرنی منظور تہی تو اونہون نے بذریعہ شرکت حیوانی تحریر کی تہی فقط ❊

تبصرہ نہم اب مین ذکر کرتا ہون کہ انسان کے جسم پر غیر ذی روح اشیاء کا مثل مقناطیس مصنوعی وغیرہ کے کیا اثر ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ مقناطیس مصنوعی کا

جسم انسان پر ضرور اثر ہوتا ہے یعنی اگر مقناطیس کو ہاتھ مین لیکر وہی ترکیب کیجاوے
جیسے ہاتھ سے کیجاتی ہے تو اوسکا اثر بھی ایسا ہی ہوتا ہے جیسے ہاتھ کے عمل کا ہوتا ہے
بیشک اس ترکیب سے ہاتھ کا اثر اور مقناطیس کا اثر دونون مجتمع ہوجاتے ہین اور اسطرح
بھی تجربہ ہوا ہے کہ مقناطیس کا بلا عامل کے ہاتھ کے استعمال کیا گیا ہے یا ایک ایسے
آدمی کے ہاتھ مین مقناطیس دیکر عمل کیا گیا ہے کہ جسکے ہاتھ کی تاثیر کچھ بھی معلوم نہین ہوتی تھی
اور اس صورت مین بھی مقناطیس مصنوعی کا اثر جسم انسان پر ایسا نمایان ہوا ہے جیسے
عامل کے ہاتھ کا اثر نمودار ہوتا ہے یہانتک کہ اگر معمول فاصلہ پر ہو تو مقناطیس مصنوعی کا
یہ اثر ہوتا ہے کہ خواب مقناطیسی معمول پر واقع ہوجاتا ہے بلکہ کبھی ہاتھ پیر اکڑ جاتے ہین
اور تشنج پیدا ہوجاتا ہے اور مقناطیس مصنوعی کا اثر تندرست آدمیون پر ہوتا ہے
یہ اثر مقناطیسی جملہ اشیاء مادی کے درمیان مین سے گذر جاتا ہے اور اس لحاظ مین
یہ اثر اثر الکٹریسٹی یعنی برق سے علحدہ ہے کیا معنی کہ اثر برقی سیسہ اور رال مین سے
نہین گذر سکتا ہے اور جملہ فلزات مین سے بآسانی گذر جاتا ہے اور مثل کیفیت الکٹریسٹی
اور مقناطیس مطلق کی یہ کیفیت جسکا فعل جسم انسان پر اثر کرتا ہے قطبین مین منتشر ہوتی ہے
اس کیفیت کا نام ریشن بیگ صاحب نے اوڈ ایل رکھا ہے یہ کیفیت اوس کیفیت کے ساتھ
مشترک ہے جسکے اثر سے لوہے کی سوئی یعنی قطب نما جسوقت لٹکائی جاتی ہے تو شمال
کیطرف مڑجاتی ہے اور جسکے اثر سے سنگ مقناطیس مصنوعی لوہے کے ٹکڑون کو کھینچتا ہے
اور جسم انسان مین جو یہ کیفیت ہوتی ہے کیفیت مقناطیس مصنوعی سے مشترک نہین ہوتی لیکن
جہان یہ کیفیت موجود ہوتی ہے خواہ مقناطیس مصنوعی مین خواہ جسم انسان خواہ بلور مین ہر جگہ
اوسکا ظہور بلحاظ قطبین ہوتا ہے یعنی جیسا ظہور جسم کے ایک سرے پر ہوتا ہے اوس سے

دوسرے سر سے پر مختلف ہوتا ہے اس کیفیت اوڈائل کا یہ خاصہ ہے کہ مثل کیفیت
حرارت روشنی اور الکٹریسٹی یعنی بجلی کے ایک جسم سے دوسرے جسم کی طرف روان ہوتی ہے
اور جو لوگ نازک طبع ہوتے ہین اونکو لمعات لفنہ تاریکی مین نظر آتے ہین یہ روشنی بہت
ضعف ہوتی ہے روشنی آفتاب اور روشنی شمع سے مغلوب ہوجاتی ہے الا جن لوگونکی
طبیعت بدرجہ غایت نازک ہے اونکو دنکو بھی روشنی نظر آتی ہے اوڈائل کی روشنی
کا رنگ قوس قزح کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے لیکن مقناطیس مصنوعی کے شمالی قطب
کی طرف رنگ اودا اور جنوبی قطب کی طرف سرخ رنگ زیادہ نظر آتا ہے یہ کیفیت اوڈائل فقط
مقناطیس مصنوعی مین ہی موجود نہین ہوتی بلکہ جس جسم کی حیثیت بطور کرسٹل ہو اوسمین
پائی جاتی ہے اور کرسٹل اوسکو کہتے ہین جو روشن اور شفاف اور پہلودار چیز ہو اکثر
شیشہ کی چیز جو ایسی ہوتی ہے اوسکو کرسٹل کہتے ہین اور نازک طبع آدمیون کو
اجسام کرسٹل مین نہایت خوبصورت روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے کرسٹلون کا
اثر بھی بلحاظ قطبین ہوتا ہے اور اوسکا فعل مقناطیس مصنوعی اور ان کے خاصیتکے
فعل سے ضعیف ہے لیکن اس فعل سے مشابہ ہوتا ہے نازک طبع آدمیون پر بھی ان
کے جسم کا ایسا ہی اثر ہوتا ہے جیسا مقناطیس مصنوعی کا اثر ہوتا ہے اور جو روشنی
معمول کو خواب مقناطیسی مین عامل کی اونگلیون کے سرون سے نکلتی ہوئی نظر آتی ہے یہ روشنی
روشنی اوڈائل ہوتی ہے دونون ہاتونکے سرے دو قطب اور سر اور آنکھین اور منہ
نقاط ماسک ہوتے ہین جہان یہ روشنی مجتمع ہو کر بھری ہوئی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ
ہاتھون کے گذرانے اور نظر جما کر دیکھنے سے عمل مقناطیسی کا بہت قوی اثر ہوتا ہے
ریشن بنگ صاحب نے ثابت کیا ہے کہ یہ کیفیت اوڈائل جملہ اجسام مادی اور درختون

مین موجود ہے ہرچند مقناطیس مصنوعی اور کرسٹلون کی نسبت ان اجرام مین کمتر ہوتی ہے
اور روشنی آفتاب اور مہتاب اور ثوابت مین بہی موجودگی اسکیفیت کی دریافت کی
ہے ایک بڑی بات قابل غور کے یہ ہے کہ جسم انسان پر مقناطیسی ارضی کا اثر بہت قوی
ہوتا ہے بہت آدمی ایسے ہین کہ جبتک اونکا پلنگ سمت الراس مقناطیس ارضی کے
سطح متوازی مین نہو اور اونکا سر شمال کی طرف نہو تب تک اونکو نیند نہین آتی مین نے
ایسے آدمی خود بہت دیکھے اور سنے ہین لیکن اسکی وجہ کوئی نہین بتا سکتا ہے یہ بات بہت
غالب معلوم ہوتی ہے کہ اگر مریض کا پلنگ اس انداز سے بچہایا جاوے تو بعض بعض
امراض سے جلد صحت حاصل ہوتی ہے چنانچہ بعض مریض ایسے ہوتے ہین کہ اگر اون کا
پلنگ سمت الراس مقناطیس ارضی کے متقاطع بچہایا جاوے تو اونکو نہایت تکلیف ہوتی ہے
اور ذرا بہی برداشت نہین ہوسکتی اس بات کا تجربہ لوگون نے کیا ہے اور اس بات
کا بہی تجربہ ہے کہ جس شخص پر عمل مقناطیسی کرنا منظور ہو اوسکو اسطور پر بٹہایا جاوے کہ
اوسکا سر شمال کی طرف ہو اور چہرہ جنوب کی طرف ہو اور اوسکے پانو بہی جنوب کے جانب
پہیلے ہوے ہون تو اور طرح کی نشست کے بہ نسبت اس انداز مین اوسپر عمل بہت جلد ہوتا ہے
اگرچہ بہت آدمی ایسے ہین کہ اونکو کسی رخ بٹہاوین عمل ہو جاتا ہے اور روشنی اوڈائل کو
بخوبی دیکہنے کیواسطے یہ بات بہتر ہے کہ معمول شمالاً جنوباً بیٹہے اور اوسکا سر شمال کیطرف
ہو ریکنبک صاحب نے بہت سی عجیب باتین اس بات مین کہ کیفیت مادہ ڈائل جسم انسان مین
مین باوقات مختلف کسطرح منتشر ہوتی ہے دریافت کی ہین صبح کے وقت اوٹہنے سے پہلے بلکہ
طلوع آفتاب سے یہ کیفیت گہٹتی جاتی ہے صبح کے کہانا کہانے سے پہلے اشتہا کے
سبب سے کم ہونے لگتی ہے پہر اوسکی ترقی ہو جاتی ہے اور شام کے کہانا کہانے کے

دفعۃ

وقت سے پہلے دھندا بہت بڑھ جاتی ہے پھر شام تک گھٹتی ہے اور رات بھر کم ہوتی رہتی ہے
چنانچہ طلوع آفتاب سے پہلے کمترین درجہ پر ہوتی ہے ان حقائق کے ملحوظ رکھنے سے
انسان کی درستی اچھی طرح محفوظ رہ سکتی ہے بکمال تحقیق دریافت ہوا ہے کہ اوڈائل کا
عمل بلحاظ قطبین ہوتا ہے یعنی جس شے مین مثل جسم انسان یا مقناطیس مصنوعی یا کرسٹل
کیفیت اوڈائل موجود ہوتی ہے اوسکے دونون قطبون کا عمل علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے سالبہ
یعنی قطب شمالی مین جو روشنی نکلتی ہے اوسکا اثر خنک اور رنگ اودا ہوتا ہے اور موجبہ یعنی
جنوبی قطب کی روشنی کا اثر گوارا گرم اور رنگ اوسکا سرخ ہوتا ہے دست راست آدمی کا
سالبہ اور خنک ہوتا ہے اور دست چپ موجبہ اور گرم ہوتا ہے آفتاب کی شعاع سالبہ ہے
اور نازک طبع آدمی پر خنکی کا خوش آیند اثر کرتی ہے چنانچہ انگیٹھی کا رنگ بہت نازک طبع آدمی
پر تا وقتیکہ وہ بہت قریب انگیٹھی کے نہ آیا ایسا اثر ہوا کہ جیسے کسیکو جاڑا معلوم ہوتا ہے
اور جب وہ انگیٹھی کے قریب آیا تو آگ کی حرارت کا گرم اثر معلوم ہوا اس خنکی کی
وجہ یہ تھی کہ انگیٹھی مین سے لمعات سالبہ اوڈائل کے نکلتے ہین اور بعض آدمیون
پر گرجا گھر کے بہت سی شمعون کی روشنی کا بہت خشک اثر ہوتا ہے کہ نوبت غش
کی پہونچ جاتی ہے چاند کا اوڈائل موجبہ ہے اور نازک طبع آدمیون پر چاند کے
شعاع کا اثر گرم ہوتا ہے جتنے ستارے آفتاب سے مستنیر یعنی روشن ہوکر چمکتے
ہین اونکا اوڈائل موجبہ ہوتا ہے اور گرم اثر رکھتا ہے خلاصہ اوڈائل تمام عالم
مین پھیلا ہوا ہے اور اس بات مین حرارت اور روشنی اور الکٹریسٹی سے مشابہ ہے
اور ریشن بنگ صاحب نے بڑی تحقیقات سے ثابت کیا ہے کہ ایک کیفیت سیال جسکا
نام جو چاہو رکھ لو اور جسکا وزن کچھ نہین موجود ہے جو کیفیات حرارت

اور روشنی اور الکٹریسٹی اور قوت جاذبہ زمین سے جدا ہے لیکن ان سب کیفیات سے
یہ کیفیت مشابہ ہے اور اوسکے ساتھ مشترک ہے ممکن ہے کہ بعد امتداد زمانہ مفاید
کوئی ایک کیفیت ایسی دریافت ہو جو ان سب کیفیات کی جامع ہو لیکن تاوقتیکہ ایسی کوئی
کیفیت دریافت نہو تب تک اوڈائل کو کیفیات معروف سے بالکل علحدہ سمجھنا چاہیے جیساکہ
فی زماننا کیفیت الکٹریسٹی اور حرارت کو اور روشنی کو آپسمین علحدہ سمجھتے ہین اور جن لوگون
پر حالت بیداری مصنوعی اور جن شخصون پر حالت خواب مقناطیسی واقع ہوتی ہے
اونکی طبیعت بہت اثرپذیر ہوتی ہے حتی کہ اونکو روز روشن مین عامل کے ہاتھ اور اور
اشیاء مین سے روشنی اوڈائل نکلتی ہوتی نظر آتی ہے پس یہ بات قابل شک
نہین ہے کہ کیفیت اوڈائل جو انسان کے ہاتھ مین اور مقناطیس مصنوعی مین ہوتی ہے
جسکے سبب سے خواب مقناطیسی بہی پیدا ہو سکتا ہے انسان کے ہاتھ سکے اوس جوہر سے
مشابہ ہے جس سے عمل مقناطیس روحانی کا اثر ہوتا ہے غرضکہ ہم کہہ سکتے ہین کہ وہ
کیفیت یا جوہر جسکے سبب سے عمل مقناطیس روحانی کے آثار پیدا ہوتے ہین حقیقت
مین وہی اوڈائل ہے جسکو ریشن بنگ صاحب نے دریافت کیا ہے اب یہ بات بخوبی
سمجھ مین آسکتی ہے کہ ایک نازک طبع آدمی پر دوسرا شخص بغیر اوسکے چھونے کے خواب
بیداری کی حالت پیدا کر سکتا ہے اسواسطے کہ اگر مقناطیس مصنوعی سے یہ حالت پیدا ہوتی
ہے تو انسان کے ہاتھ سے کیون نہو سکے اسواسطے کہ ہم جانتے ہین کہ جو جوہر مقناطیس
مصنوعی مین ہے وہی جوہر انسان کے ہاتھ مین ہے اور ریشن بنگ صاحب نے
جو تجربات مقناطیس مصنوعی اور کرسٹل اور انسان کے ہاتھ کے ذریعہ سے کیے ہین
وہ سب یقیناً صحیح ہین اور اگر تلاش کرین تو اثرپذیر آدمی آسانی سے مل جاتے ہین

اور ہم تجربہ کر سکتے ہین اب مین وہ فائدے جو ان تجربات سے نکلتے ہین بیان کرتا ہون
اول یہ کہ جو فعل کیمیائی ہوتا ہے اور گل جانا جسم کا ایک فعل کیمیائی ہے اوس مین سے
یعنی مردہ اجسام مین سے جب وہ گل جاتی ہین روشنی او ڈائل نکلتی ہے اور کیفیت
او ڈائل پیدا ہوتی ہے اور تنفس اور انہضام طعام مین بھی فعل کیمیائی ہوتا ہے اس سبب سے
نازک طبع آدمیون کو مردون خصوصاً قبرون مین سے روشنی نکلتی نظر آتی ہے اور یہ کچھ
وہم یا خوف کرنیکی بات نہین ہے اور جو لوگ روشنی قبرون سے نکلتی ہوئی دیکھتے ہین
اونکی طبیعت نازک اور اثر پذیر ہوتی ہے اور زمانہ مین ایسے اذکار بہت مشہور ہین دوسرے
یہ کہ جسطرح مقناطیس صنعی مین سے روشنی او ڈائل نکلتی ہے اسیطرح زمین مین سے
کہ عظیم مقناطیس ہے روشنی نکلتی ہے اور یہ روشنی زمین کی بسبب عظیم زمین کے سب لوگون
کو علی الخصوص نازک طبع لوگون کو زیادہ نظر آتی ہے اور یہ بات فقط قیاسی نہین ہے
بلکہ تجربہ سے ثابت ہے ابھی تک مین نے ایک قسم کے عمل کا ذکر نہین کیا ہے
اور وہ یہ ہے کہ عامل کو یہ قدرت ہے کہ بعض اشیا مین مثل پانی وغیرہ کے کیفیت
مقناطیسی پیدا کر دے اور جو معمول خواب مقناطیسی مین ہوتا ہے اوسکو یہ علم
اس بات کے کہ پانی پر یہ عمل کیا گیا ہے فوراً تمیز ہو جاتی ہے کہ اس پانی مین اثر مقناطیسی ہے
اور معمول کہتے ہین کہ اوسکا مزا ایک خاص قسم کا ہوتا ہے جسکا بیان اچھی طرح نہین ہو سکتا
اور جب وہ پانی پیا جاتا ہے تو ایک خاص قسم کی گرمی پینے والے کے جسم مین پیدا
ہوتی جاتی ہے بعض معمول کہتے ہین کہ یہ پانی ...... بالکل ہمزہ ایسا ہوتا ہے
جیسے بارش کے پانی یا کشیدہ پانی مین کچھ مزہ نہین ہوتا اور اگر پانی پر عمل مقناطیسی
نہ کیا جاوے تو جیسے اصل پانی کے ذائقہ مین اسطرح کی تیزی پائی جاتی ہے ویسی ہی معمول کو

بہی معلوم ہوتی ہے مقناطیسی پانی کا مجکو بہی اکثر تجربہ ہوا ہے اور پانی مین کیفیت مقناطیسی
اسطرح سے پیدا ہوسکتی ہے کہ ایک برتن مین پانی بہر کر اوس برتن کو دست چپ کی ہتیلی پر
رکہکر اونگلیون سے اوسکو پکڑ لین اور دست راست کو برتن کے اوپر جگہ دیتے رہین
یا دست راست کی اونگلیون کو پانی کے سطح کے قریب مگر ذرا اوپر سیدہا رکہین یا
اسیطرح مقناطیس مصنوعی یا کرسٹل کو پانی کے سطح پر رکہین اور جو لوگ نازک طبع ہین
اگرچہ اونپر حالت خواب مقناطیسی واقع نہو تب بہی وہ مقناطیسی پانی اور معمولی پانی مین
تمیز کر سکتے ہین اثر مقناطیسی اکثر تہوڑی دیر رہتا ہے اور اگر اوس ایل پانی میں بہرا
گیا ہو تو اوسکا اثر کئی گہنٹون تک رہ سکتا ہے مین نے بچشم خود دیکہا ہے کہ جن لوگونکو
ترکیب معروف سے خواب مقناطیسی واقع ہوا کرتا ہے اونپر خواب مقناطیسی فقط بذریعہ
مقناطیسی پانی کے واقع ہوجاتا ہے اور مین نے یہ بہی دیکہا ہے کہ جن لوگون پر پہلے عمل
مقناطیسی کبہی نہین کیا گیا ہے لیکن اصل طبیعت اونکی عمل مذکور کی اثر پذیر ہے اون کو
مقناطیسی پانی پیتے ہی معمولی نیند جیسے روزمرہ انسان کو آتی ہے نہایت آسایش اور
آرام سے آتی ہے اور احتمال ہے کہ اونپر خواب مقناطیسی ہی واقع ہوگیا ہو لیکن چونکہ
مدعا اس پانی کے پلانے سے یہ تہا کہ اونکو نیند آجاوے اور اونکو حقیقت مین نیند آگئی
تو کسیطرح کی آزمایش اسکی نہین کی گئی کہ جس سے خواب مقناطیسی ہونے کا حال واضح ہوتا یہ کیفیت
مقناطیسی ہوا پانی کے اور اشیا مین بہی پیدا ہوسکتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ جب عامل خود نہین جا سکتا ہے تو معمول کے پاس کوئی شے کیفیت مقناطیسی سے
بہر کر بہیجدیتا ہے اور اوس چیز کے بہیجنے سے معمول کو خواب مقناطیسی حاصل ہوجاتا ہے
اگر معمول کو کوئی دہوکا دینا چاہے یعنی کوئی شے اوسکو ایسی دے جسمین کیفیت مقناطیسی

بہری

خبری نہین ہوتی ہے تو اوسکو اس بات کی تمیز ہو جاتی ہے کہ اسمین کیفیت مقناطیسی موجود نہین ہے اور معمول دہوکہ نہین کہاتا ہے ۔

تبصرہ دہم جاننا چاہیے کہ کیفیت مقناطیس مطلق کو ابتدا مین لوگ سمجھتے تھے کہ سنگ مقناطیس اور دو تین فلزات مین ہوتی ہے لیکن اوس زمانے مین یہی زمین کو ایک مقناطیس عظیم ماننا پڑتا تھا فریڈی صاحب نے حال مین دریافت کیا ہے کہ اوکسیجن گاس کو مقناطیس مصنوعی کھینچتا ہے اور اوکسیجن گاس کرہ ہوا کا ایک جزو ہے اس سے ثابت ہے کہ ابہی بیشمار باتین علم مقناطیس مطلق مین ایسی ہین جو ہمکو دریافت نہین ہین اور آیندہ دریافت ہونگی ریشن بنگ صاحب کو دریافت ہوا ہے کہ نازک طبع آدمیون پر جملہ اجسام کا اثر ہوتا ہے اور جسطرح مقناطیس مصنوعی مین سے روشنی نکلتی نظر آتی ہے اوسیطرح جملہ اجسام مین سے روشنی نکلتی نظر آتی ہے چونکہ کیفیت مادہ ڈائل تمام عالم مین پہیلی ہوئی ہے اسواسطے یہ خیال لابد ہے کہ مثل حرارت اور روشنی کے یہی ہے یہ کیفیت بہی جسم انسان پر کچہ اثر کرتی ہے اور اس بات کا ثبوت کا سطرحکا اثر ضرور ہوتا ہے یہ ہے کہ کرشلوان کا اثر نازک طبع آدمیون پر ہوتا ہے یہ کیفیت مثل حرارت اور روشنی کے بطور تموج ہر صحہ عالم مین متحرک ہے او اجسام کے اندر بہی چلتی ہے روشنی کے نسبت اوڈائل کی رفتار کم ہے لیکن اجسام مادی مین حرارت کی نسبت زیادہ نفوذ کرتی ہے جملہ اجسام معروف کے اندر اوڈائل آسانی سے گذرتا ہے لیکن ریشہ دار اجسام مین سے گذرنے مین اتنی آسانی نہین ہوتی جیسے بے ریشہ اجسام مین سے گذرنے مین ہوتی ہے مثلاً کپڑے اور کاغذ مین اوڈائل آسانی سے نفوذ نہین کرسکتا ہے الا یہ اجسام دیر تک اوس کے دخل کو نہین روک سکتے حرارت سوا سے فلزات کے اور اجسام مین

آہستہ آہستہ دخل کرتی ہے اور الکحل کا دخل بہی اون چیزون مین جو نظر آتی نہون کم
ہوتا ہے بلکہ فقط فلزات اور کوئلہ اور بعض مایعات یعنی بہنے والی چیزین ہین علاوہ انکے اگر عامل
کے جسم کی کیفیت او ڈائل مثل کیفیت جسم معمول کے تناو کی حالت مین ہوتی ہے معمول کے
ہاتہ اپنے ہاتہون سے پکڑے اسطرح کہ انکا دست راست مین اوسکا دست چپ اور انکا دست چپ مین اوسکا
دست راست ہو تو عامل کے دست راست سے موج او ڈائل معمول کے دست چپ مین جاکر اوسکے
بازو سے چپ پر چڑہ کر اوسکے سینہ مین گذر کر اور پہر بازو سے راست مین اوتر کر اور پہر عامل کے
دست چپ مین ہو کر اوسکے بازو سے چپ پر چڑہ کر اور پہر عامل کے سینے مین سے ہو کر اوسکے
بازوے راست مین اوتر آوے گی اور حلقہ پورا ہو جاویگا اس صورت مین معمول کا جسم بمنزلہ او ڈائل زیادہ
ہوتا ہے جن لوگون کی طبیعت بہت اثر پذیر او ڈائل کی ہوتی ہے اونپر اس موج کا اثر بہت
تیز ہوتا ہے اور جب عامل کی کیفیت کی موج معمول کے کیفیت کی موج کے موافق ہوتی ہے تو اوسکا
اثر خوش آیند ہوتا ہے الا بعض اوقات یہ آثار بہت تیز ہوتے ہین حتی کہ اگر دیر تک یہ عمل
رہے تو نوبت غشی یا تشنج کی پہونچ جاتی ہے اور عند التحقیق معمول کے بیان سے معلوم
ہوا کہ کوئی شے بدن مین چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور اوسکے چلنے کی راہ اسیطرح
بتاتے ہین جسطرح ہم نے موج او ڈائل کی راہ اوپر بیان کی ہے لیکن اگر عامل کے ہاتہ زیر
زبر ہون اور وہ معمول کے ہاتہ پکڑے تو عامل و معمول کی امواج او ڈائل بجاے موافق ہونیکے
مناقض ہو جاتی ہین یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ ان دونون امواج مین ایک قسم کی لڑائی ہو جاتی
ہے اور معمول ایک منٹ تک بہی اس عمل کی برداشت نہین کرسکتا ہے اور اوسکو نہایت تکلیف
مثل غش اور تشنج کے ہوتی ہے عامل کو بوجہ مدرکات اور حواس اور حافظہ اور قوت متخیلہ معمول
پر حالت خواب او ڈائل مین اختیار ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ عامل کی کیفیت او ڈائل معمول

کی کیفیت

کی کیفیت اوڈائل سے اعلی اور قوی تر ہوتی ہے اور سبب اس بات کے کہ اوڈائل جابجا موجود
ہوتا ہے اور اوسمین یہ خاصہ ہے کہ اوسکے رہگذر روا رہنے مین عامل کو اپنی کیفیت سے
اوسمقدار کے ساتھ جو معمول کے جسم مین چلی گئی ہے ربط رہتا ہے اگر کیفیت اوڈائل کوئی
قوت عرقی یا قوت حیوانی ہے تو ممکن ہے کہ عامل کی کیفیت اوڈائل جو غالب ہوتی ہے
معمول کے اعصاب کے حرکات اور روح اس پر فعل کرتی ہے اور معمول کو جو روحانی اور جسمانی
کشش عامل کی طرف ہوتی ہے اوسکی بھی ایسی ہی وجہ ہے چنانچہ معمول اکثر بیان کرتا ہے
کہ عامل کے گرد ایک روشنی سی ہوتی ہے کہ وہ روشنی معمول کا بھی انحصار کر لیتی ہے اور تحقیق ہے
کہ معمول کو ایک قسم کی کیفیت نہ فقط عامل کی اونگلیون مین سے بلکہ اوس کے کل جسم مین سے
نکلتی ہوئی اور معمول کے جسم مین جاتی ہوئی نظر آتی ہے عمل ہنا قص مقناطیسی کا جو
ناگوار اثر ہوتا ہے اوسکی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ کیفیات آپسمین مناقص ہوتی ہین
اور کچھ وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب سوا عامل کے اور لوگ معمول کے ہاتھ پکڑ لیتے ہین
تو امواج اوڈائل مین انقلاب ہوجاتا ہے معمول کو جو بعض اشیا سے تنفر ہوتا ہی اوسکی
بھی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جیسے کیفیت اوڈائل اونکی مثبت یا منفی بلحاظ کیفیت معمول کے
ہوتی ہے ویسا ہی اوسکا اثر معمول پر ناگوار ہوتا ہے علی ہذا القیاس انس با شرکت حس
اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ عامل کی کیفیت کا فعل اوس حالت مین کہ جب حالت اوڈائل معمول کی بھی
ہوئی تھی معمول پر جوشش آنید ہوتا ہے اور دونون کی کیفیات مین توافق ہوتا ہے اور یہ
بات بہت آسانی سے فہم مین آتی ہے کہ اس تانس اور شرکت حس کی تاثیر کے پیدا ہونیکا
ذریعہ اور واسطہ اوڈائل ہوتا ہے شرکت خیال اور فعل کا واقع ہونا اگر مانا جاوے تو غالباً
اوڈائل اوسکے واقع ہونے کا ذریعہ ہے چونکہ عامل اور معمول کی کیفیت اوڈائل باہم کم

ستعد اعمل ہوتی ہین اور عامل کی کیفیت معمول کی کیفیت پر غالب ہوتی ہے اسواسطے یہ بات
پیدا ہوتی ہے کہ جو جو خیالات اور افعال عامل سے ہوتے ہین اونمین معمول شریک ہو جاتا ہے
اور اسی وجہ سے معمول عامل کے خیالات کو پڑھ لیتا ہے اور میرے قیاس مین یہ بات
آتی ہے کہ غائب بینی کے واقع ہونے کا ذریعہ کیفیت اوڈائل ہے اور جو شئے معمول دیکھتا ہے
اوڈائل کی روشنی مین دیکھتا ہے مین نے ایک غائب بین کو دیکھا ہے کہ جب کبھی وہ لگا
جاہتا تہا تو وہ کاغذ کیطرف اپنے سر کے چاند سے دیکھتا تہا اور آنکھین اوسکی بالکل بند
اور ایسے موقع پر ہوتی ہین کہ اگر کہلی بہی ہوئین تو بکار آمد نہوئین اور جب غائب بین سے
دریافت کیا جاتا ہے کہ شئے کو تم فاصلے سے کیونکر دیکھتے ہو تو وہ اکثر کہتا ہے کہ اوس چیز
مین سے ایک روشنی بادل سا اوٹھ کے میری طرف آتا ہے اور ایک ایسا ہی روشن بادل میرے
جسم مین سے اوٹھکر یہ دونون بادل ملجاتے ہین اور اون دونون کے تعلق بادلون مین اوس شئے کو دیکھتا
ہون اول تو ذرا دہوندلی نظر آتی ہے لیکن بعد ازان روشن نظر آتی ہے اور جیسا اوسکا
قدرتی رنگ ہے ویسا ہی رنگ نظر آتا ہے یہ بیان بہی ہمارے اوس قیاس کے موافق ہے
کہ کیفیت اوڈائل تمام عالم مین پہیلی ہوئی ہے اور خواب مقناطیسی مین یہ بات اکثر پائی
جاتی ہے کہ دو حواس حواس ظاہرین سے جنپر برقت باہر سے اثر پہونچتا رہتا ہے یعنی حس باصرہ
اور حس سامعہ بند ہو جاتے ہین نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حواس باطنی مین ان دونون حواس ظاہری
کے فعل غائب سے انتشار نہین ہوتا ہے اور لمعات اوڈائل کا اثر حواس باطنی پر اچہی طرح
ہوتا ہے اور اون لمعات کے فعل کیواسطے حواس ظاہری کا ذریعہ درکار نہین ہوتا ہے اور
جو کچھ تحریک آوازہا سے بعید او کیفیت باصرہ مین نسبت اشیاء دور کے ہوتی ہے وہ تحریک
ان حواس باطنی پر اثر کرتی ہے اور جو کہ کیفیت اوڈائل کا ہے اوسکے ذریعہ سے ایک

بیانات سے اوسکے حواس باطنی تک پہونچے کا عامل ہو جاتا ہے اگر معمول کی طبیعت بہت اثر پذیر ہو اور اوسکے حواس ظاہری بالکل مسدود ہون تو ایسی حالت اس بات کے پیدا ہونے کے واسطے سب سے زیادہ تر موافق ہے کہ اوسپر حالت بیہوشی واقع ہو جاوے لیکن جو کچھ تاثیرات اوسکو دریافت ہوتی ہین فی الحقیقت نئی نہین ہوتی پہلے اس تاثیر کو اسواسطے نہین دریافت کر سکتا تھا کہ وہ تاثیر بہت ضعیف تھی اب اوسپر اسواسطے توجہ ہوتی ہے کہ وہ تاثیر تیز ہو جاتی ہے یعنی جو تاثیرین دماغ تک پہونچتی ہین اون سب مین اس قسم کا اثر نہایت قوی ہوتا ہے چنانچہ حالت روشن خود بخود بھی واقع ہو جاتی ہے اور اوسکے وقوع سے پہلے نیند یا خواب بیداری یا فکر عمیق ہوتی ہے اور انھین تینون مین سے ہر ایک کے سبب ہمیشہ یہ بات ہوتی ہے کہ حواس ظاہری کے فعل کا اثر بہمیر نہین ہوتا اور اس سبب سے حواس باطنی پر اوس عامل کی کیفیت کی زیادہ تاثیر ہوتی ہے بعض آدمی اپنے اوپر حالت ہوش مین تعمق فکر اور خیال کو فقط ایک طرف متوجہ کرنے سے حالت روشن پیدا کر لیتے ہین چنانچہ میجر بکلی صاحب حالت روشن اکثر آدمیون پر حالت ہوش مین پیدا کر دیتے ہین لیکن بہت تعجب کی یہ بات ہے کہ جب حالت روشن نمودار ہونے لگتی ہے تو اونکی ترکیب کا بڑا جز یہ ہے کہ بجائے معمول کے اپنے چہرے پر یا اون اشیا پر جنکا دکھانا منظور ہوتا ہے ہاتھون سے عمل کرتے ہین معمول کہتے ہین کہ ان دونون ترکیبون سے ایک قسم کی اودی روشنی اوس شے پر پڑتی ہے اگر ہاتھون سے بہت مرتبہ عمل کیا جاوے تو یہ روشنی گہری ہو جاتی ہے اور پھر وہ شے اچھی روشن نظر نہین آتی ہے لیکن اگر پھر اوسکا عمل کیا جاوے تو گہرا پن دور ہو جاتا ہے اور وہ شے اچھی طرح نظر آتی ہے جو غائب بین اندرونی ترکیب اپنے جسم یا اور لوگون کے جسم کی دیکھتے ہین وہ بیان کرتے ہین کہ تمام اعضا روشنی سے ملبس لعنی بالکل شفاف نظر آتی ہین چنانچہ روشنی کے جب

اسکے معمولون کے سامنے جب ایک مدنی سلاح لوہے کی رکہی گئی تو اونکو وہ سلاح شخص کے
متعلق لمعات نظر آئی جب غائب بین کے ہاتہ مین ایک خط یا بال کی لٹ دیجاتی ہے تو اوسکے
بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لمعات اوڈائل اون چیزون مین ملصق ہوتی ہین اونکے ذریعہ
سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ یہ خط اور بال کس شخص کے ہین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس
شخص کے خط یا بال ہوتے ہین وہ بالکل اوس شخص سے جدا نہین ہو جاتے بلکہ اون مین اور اوس
شخص مین ایک قسم کا تعلق اوڈائل قائم رہتا ہے بہرحال یہ بات تو تحقیق ہے کہ نہ فقط غائب بین
اوس آدمی کو دریافت کر لیتا ہے بلکہ اگر اوس اثنا مین وہ بال اور خط کئی آدمیون کے ہاتھون سے
گذرے ہون تو غائب بین کو اوس خاص شخص کے دریافت کرنے مین جسکے وہ حقیقت مین ہین
دقت اور پریشانی ہوتی ہے بعض اوقات غائب بین اوس آدمی کو دیکہتا ہے جسکے ہاتہ مین
نوبت اخیر وہ اشیا تہین لیکن عقل سے وہ پہچان جاتا ہے کہ یہ چیزین اس آدمی کی نہین ہین
اکثر غائب بین عامل سے کہتا ہے کہ یہ مزاحمت جو کچہ اوسکے حواس کے فعل کے ساتہ ہوتی ہے
وہ دور کر دے چنانچہ عامل ایک جزی ترکیب سے یہ بات کر دیتا ہے اور جب کبہی صحیح
آدمی معمول کو دریافت ہو جاتا ہے تو پہر اوسکو ذرا بہی اوسکے پہچاننے مین تامل نہین ہوتا
ایک شخص جو اپنے اوپر حالت روشن پیدا کر لیتا ہے اور اوس حالت مین جن شخصون سے
وہ واقف نہین اونکو اور اشیاء بعیدہ کو دیکہتا ہے جب اوس سے دریافت کیا گیا کہ تم کیونکر
دیکہ لیتے ہو تو اوسنے کہا کہ مین کچہ ترکیب نہین بتا سکتا ہون تشبیہ یہ ہے کہ جسطرح کوئی کتا
قید سے چہوٹکر اپنے مالک کو ڈہونڈ لیتا ہے اسیطرح مین بہی آدمیون کو فاصلہ بعید سے دیکہ لیتا ہون
اور بیان یہ ہے کہ جب کسی شخص نے کسی شے کے دیکہنے کے واسطے اوس سے کہا تو وہ اوس
آدمی کی کیفیت اوڈائل کا تیا مستفسر کے دلمین دیکہ لیتا ہے پہر اوس شے کا سراغ اوس وقت تک لیجاتا ہے

اگر جب دو ادمی اور مقرر وقت اخیر ایکجا ہوتے اوس وقت سے آگے پہر وہ فقط آدمی کا
سراغ لگاتا ہے اور تہوڑی دیر کے بعد اوسکو ڈہونڈکر دیکہ لیتا ہے جب غائب بینی اتفاقات گذشتہ
کو دیکہتا ہے تو ہم خیال کرسکتے ہین کر بجاے نیچے کے طرف تپا لگانے کی وہ کیفیت اوس اول
کا اوپر کی طرف تپا لگاتا ہے یہ قیاس ہمارا اوس قیاس سے موافق ہے کہ جو کچہہ دنیا مین واقع
ہوتا ہے ایک ایسا نشان چہوڑ جاتا ہے کہ جب تک یہ دنیا رہیگی کبہی نہ زائل ہوگا اسی قیاس
پر جادو او سحر اور منتر قدیم سے سب ملکون مین ہوتا رہا ہے سمجہ مین آسکتا ہے اور ظاہر ہے
کہ مصر اور یونان اور ہندوستان کے شوالون کے پنڈت علم و عمل مقناطیس روحانی سے بخوبی
واقف تہے اور اونکو حالت غائب بینی کی ترکیبین پیدا کرنی معلوم تہین تصویرات سے ثابت ہے
کہ جو ترکیب عمل مقناطیسی کی فی زماننا رائج ہے اسی قسم کی ترکیب مصر مین کیجاتی تہی اور ظاہر
کہ ہلکا راگ اور ذرا دہوندلی روشنی اور رد ہونی خوشبو دینی سب ملکون کے ساحرون کے
استعمال مین تہی بت پرستون کے دیبالا اور روایات مین بہت نشان عمل مقناطیسی کے
موجود ہین اور ہمکو جو فی زماننا دستگاہ علم مقناطیسی روحانی مین حاصل ہے وہ بہت کم ہے
کہ اگر آئندہ ہمکو معلوم ہو کہ کسی شخص نے ایسی ترکیب دریافت کرلی ہو کہ جسکے سبب سے ایک وقت
مین بہت آدمیون پر دفعتاً اوسکا عمل چل گیا ہے تو کچہہ تعجب کی بات نہوگی اس ترکیب سے
ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنے حافظ کی نظر بچا جاوے اور بلکہ جس آدمی کو یہ اسرار معلوم ہو
ایک ایسے مکان مین سے نظر بچا کر نکل سکتا ہے کہ جہان بہت آدمی جمع ہون اس ترکیب
سے کہ اپنی ہیئت اور صورت اون آدمیون کے ذہن مین بدل سکے پہلی جو روائتین ہین کہ
آدمی غائب ہوجاتے تہے اب ایسی باتین روزانہ ہوتی ہین عامل کو اختیار ہے کہ معمول پر ایسی حالت
پیدا کرے کہ یا تو دیا کوئی اور شخص معمول کو بالکل نظر نہ آوے چنانچہ مین نے بچشم خود دیکہا ہے

کہ دور دور ہوسے ایک آدمی ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کے مکان مین آیا دروازے مین داخل ہوتے ہی صاحب نے اوسپر یہ حالت پیدا کر دی کہ اوسنے ایک گہڑی کو شلجم اور ایک اپنے دوست کو شمعدان سمجھ لیا اور دیکھا کہ فرش پر سے ایک آتشبازی کا برج ہوا پر چڑہتا ہے اس عمل سے یہ عمل ہوتے ہی درجہ پر دور سے کہ کسی ساحرہ یا چڑیل کو آسمان پر چڑہتے ہوسے دیکھ لیتے ہین یا کوئی دیو کسی بکری کی پشت پر سوار ہوکر ہوا مین چڑہتا ہوا نظر آوے زمانہ جہالت مین جس شخص کو اس علم مین دستگاہ تہی اوسکو لوگ سمجہتے تہے کہ یہ شیطان کا مطیع ہے اور اوسنے شیطان سے یہ علم سیکہا ہے آسیب کا ہونا بہی جسمین لوگون کو بہت اعتقاد تہا صرف ایک اثر حالت مقناطیسی کی خودبخود واقع ہوجانیکا تہا آسیب زدہ کو ایسے آدمی اور ایسی چیزین نظر آتی ہین جو اوسکے گرد وپیش کے آدمیون کو نظر نہین آتی ہین اور چونکہ اصل حال سے کسیکو آگاہی نہین تہی تو وہ خود بہی اور اور لوگ سمجہتے ہین کہ اوسکو آسیب کا خلل ہے اور اگر اسپر حالت سکوت عملی گذر جاتی تہی تو وہ اس سبب کو بہی جسنے اوسکو پکڑ رکہا ہے دیکھ لیتا ہے اسمین شک نہین کہ غائب بینی کا اثر اسواسطے کام مین لایا جاتا تہا کہ جادوگری کے عمل اور فن مین زیادہ سب کا اعتقاد ہو جب کوئی عامل واقعات گذشتہ کا اور بلکہ جو کچھ ذہن مستفسر مین اوسوقت موجود ہو سب حال مفصل بتا دیتا تہا لوگ اوسکو فال گو اور فن سحر مین کامل جانتے تہے اور بالفعل جو جادو مصر کے ملک مین ہے وہ غائب بینی پر موقوف ہے لڑکون کو اوسکے ذریعہ غائب بینی کا بتاتے ہین کہ صغر سن کے سبب سے اونپر عمل مقناطیسی کا جلد اثر ہوتا ہے اور دہونی خوشبودار چیزون کی بہی اس عمل کے اثر کی معین ہوتی ہے جب عمل کر لیتے ہین تو لڑکون کے ہاتہ پر ایک سیاہی کا قطرہ ڈال دیتے ہین اور اون سے کہتے ہین کہ اوسکی طرف غور سے دیکہتے رہو چنانچہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی بہی ترکیب یہی ہے کہ معمول

ملتے ہیں اگر کسی شے کی طرف دیکھتا ہے اگرچہ قطرہ سیاہی کا وہ کام نہین دیتا تاہم ہین
اوتاب مصر کے جادوگر انہون سے یہی عمل کرتے ہین اور جب اون لڑکون پر حالت روشن
پیدا ہوتی ہے تو اون سے کہتے ہین کہ فلانے آدمیونکو دیکھو اور عامل کے خیال کے مجرد لینے
کے سبب وہ لڑکے اون آدمیون کو دیکھنے لگتے ہین سیاہی کا قطرہ آئینہ کا کام دیتا ہے
اور یہ بھی قیاس چاہتا ہے کہ بسبب کیفیت اوقات کے حالت مقناطیسی پیدا کر دیتا ہے
کرسٹل جادو بھی اسی ذیل مین داخل ہے جو لوگ پچھلے زمانے مین عمل مقناطیسی سے
ماہر تھے اونکو معلوم تھا کہ بلور کا اثر عمل مقناطیسی کے مانند ہوتا ہے چنانچہ وہ بلور کو گول
اور بیضوی شکل کا تراش کر بنا لیتے تھے اس غرض سے کہ وہ آئینہ کا کام دے انگلستان مین
بہت ایسے کرسٹل جسکو کرسٹل جادو کہتے ہین موجود ہین چنانچہ ایک ایسا ہی کرسٹل
ایک خاندان امرا مین سے ایک عورت کے اسباب مین بعد اوسکی وفات کے نیلام ہوا اور
ایک شخص نے اوسے خرید لیا ایکدن وہ کرسٹل میز پر رکھا تھا اور اوسکے گرد بہت لڑکے
جمع تھے مالک مکان اوس کمرے مین جو دفعتہً آیا تو اون لڑکون نے کہا کہ اس حضر مین آدمی ہین
اور جب اون سے دریافت کیا گیا تو اونہون نے کہا کہ فلانے فلانے آدمی ہمین نظر آتے ہین
اور اون آدمیون سے بعض آدمیونکو اون لڑکون نے کبھی دیکھا بھی نہ تھا میری رای یہ ہے
کہ جب لڑکون نے اوس کرسٹل کیطرف دیکھا تو جو کیفیت اوڈائل اوسمین تھی اوسکی طرف
نظر جما کر دیکھنے کے سبب سے حالت ہوش مین حالت مقناطیسی اون لڑکون مین پیدا
ہوگئی اور اونپر حالت روشن واقع ہوگئی بہت عاملون نے ورینولا بیان کیا ہے کہ جب
نازک طبع آدمی مقناطیسی پانی کی طرف دیکھتے ہین تو اوس پانی مین اونکو شکلین نظر آتی ہین چنانچہ
مین نے سنا ہے کہ انگلستان مین گول یا بیضوی شکل کے شیشے بنائے جاتے ہین اور جاہل آدمیونکے ہاتھ

بڑی قیمت سے فروخت کیے جاتے ہین اسواسطے کہ فروشندے کہتے ہین کہ انکے دیکھنے سے
غائب بینی اور رمال گوئی کی قدرت حاصل ہوتی ہے کہتے ہین کہ جو لوگ اونکو بیچتے ہین کچھ عمل
اونپر کرتے ہین اور بیچنے والون کا بیان ہے کہ جبتک یہ عمل اونپر نکیا جاوے اس وقت تک
ارسے فال بینی حاصل نہین ہوتی ہے غالب ہے کہ وہ عمل عمل مقناطیسی ہوگا جب اوس شیشہ کو
کوئی خریدنا چاہتا ہے چنانچہ مستورات اگر خریدتی ہین تو فروشندہ اونسے کہتے ہین کہ جس
شخص کو تم دیکھنا چاہتی ہو اوسکا خیال کرکے اس شیشہ کیطرف دیکھو اور جب وہ دیکھتی ہین
تو وہی آدمی اوس شیشہ مین نظر آتا ہے آئینہ جادو کا بھی ایسا ہی حال ہے جب کہ فصل جادو
کا بیان کیا گیا یہ آئینہ بھی اس ترکیب سے بنایا جاتا ہے کہ اوسکے ذریعہ سے حالت روشن بینا
ہو جاوے ایک صاحب نے ایسے آئینون کے بنانے کی ترکیب اسطرح دریافت کی ہے
کہ یہ آئینہ شیشہ کا نہین ہوتا ہے بلکہ کسی سیاہ چیز کا ہوتا ہے جسکو صفا کر لیتے ہین اور اوسمین
شکلین نظر آتی ہین میرے نزدیک اگر تحقیقات کیجاوے تو معلوم ہوگا کہ یہ آئینہ ایسی کسی شے
کا بنایا جاتا ہے کہ یا تو اوسمین کیفیت اوڈائل بہت ہوتی ہے یا اوسمین یہ کیفیت بھری
جا سکتی ہے اس آئینہ کو اسطرح دیکھاتے ہین کہ شخص بینندہ کو اوس جگہ بٹھاتے ہین کہ جہان
ذرا بھی شور و غل نہو اور خوشبودار چیزین اوس جا بہت ہوتی ہین تب اوس سے کہتے ہین کہ
خوب توجہ دلی سے اوس آئینہ کی طرف دیکھو اور جب وہ دیکھتا ہے تو جس شخص کی اوسکو تلاش
ہوتی ہے وہ آدمی نظر آجاتا ہے پہلے پہل تو اوسکو ایک بادل سا آئینہ مین نظر آتا ہے بعد
اسکے وہ بادل رفع ہو جاتا ہے اور وہ آدمی نظر آئی دیتا ہے بلکہ جو کام وہ کر رہا ہو وہ کام
کرتے ہوئے نظر آتا ہے اسصورت مین وہ سب باتین موجود ہوتی ہین جنکے ذریعہ سے حالت روشن
آسانی پیدا ہوتی ہے جو شخص دیکھا چاہتا ہے اوسکو نہایت شوق ہوتا ہے اور چیزین اوس مکان

مقناطیسی ہوتی ہین جسکے سبب سے خیال بخوبی جم جاتا ہے اور پاشک دہونی اور خوشبو اور
کیفیت اوڈائل کے سبب جو آئینہ مین ہوتی ہے اوسکے خیال کے جمنے کو تائید ہوتی ہے بعد
اسکے عامل جسکو علامات سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اب حالت مقناطیسی اچھی طرح سے پیدا ہوگئی ہے
ہی ہین اوسکو تعین کر دیتا ہے کہ فلانے شخص کو دیکھو یا اوسکو اوس شخص کے دیکھنے کا حکم
دیتا ہے اور چونکہ معمول بالکل عامل کے اختیار مین ہوتا ہے اس سبب سے وہی آدمی اوسکو نظر
آجاتا ہے یا شاید یہ بات ہو کہ آئینہ مین دیکھنے کے سبب سے قدرت غائب بینی دیکھنے والے کو حاصل
ہو جاتی ہے مصر کے سحر مین مشہور ہے کہ پہلے غائب بین کو بادل سا نظر آتا ہے چنانچہ حالت
مقناطیسی مین بہی جو حالت غائب بینی پیدا ہوتی ہے تو اولًا ایسا ہی بادل نظر آتا ہے
اس سبب سے ثابت ہوتا ہے کہ سحر مصر اور عمل مقناطیسی مشابہ بہت ہین اس بیان سے واضح ہوا
کہ اگرچہ ہر صورت مین شرکت خیال و فعل جو عامل کو معمول کے ساتہ ہوتی ہے ضروری ہین ہے
لیکن ایک قسم کی شرکت عام جسکا ذریعہ کیفیت اوڈائل ہوتی ہے مفرد ہے میرے نزدیک
ریشن بنگ صاحب کی تحقیقات اور تجربات سے ثابت ہوچکا ہے کہ ایک قسم کی کیفیت
تمام عالم مین موجود ہے چاہین اوسکا نام اوڈائل ہی منظور کرین چاہین اور اوسکا کوئی نام
رکہ لین فقط تبصرہ یازدہم اس تبصرہ کے ختم سے پہلے مین چند امور کا بیان کرتا ہون
جو اون لوگونکو ملحوظ رہنی چاہیے ہین جو عمل مقناطیسی کے تجربات کرنے چاہین اول شرط یہ ہے
کہ محقق کو امر راست کی تحقیق کرنیکا شوق صادق اور دلی ہو اور بعد اوسکے یہ بات ضرور ہے کہ
عامل کی طبیعت مین صبر اور استقلال ہو ورنہ کچہ بہی حاصل نہوگا اگر چند مرتبہ عمل خطا کر جاوے
یعنی عمل کرنے سے وہ نتائج حاصل نہون جنکے پیدا کرنے کی خواہش ہو یا اگر اختلافات
نتائج مین ظاہر ہون تو ایسی خطا اور اختلافات کے سبب سے عامل کو ہمت ہارنی نچاہیے اور تحقیق

یقین ہے کہ ہر شخص خواہ مرد ہو خواہ عورت جسکے جسم مین متوسط قوت اور تندرستی ہو اسی قوت مقناطیسی
سکتا ہے کہ ہر شخص پر جسکی طبیعت کیفیت مقناطیسی کی درجہ متوسط پر اثر پذیر ہو صبر اور استقلال
سے بخوبی عمل کر سکتا ہے اور کیفیت مقناطیسی تو ہر وقت جسم انسان مین فعل کیمیائی سے
پیدا ہوتی رہتی ہے بلکہ مجھے یہان تک یقین ہے کہ ہر شخص پر خصوص درحالیکہ عامل قوی ہو
اور عمل کچھ عرصہ تک متواتر کیا جاوے بخوبی عمل ہو سکتا ہے لیکن نوبت اول چند لمحون کے
عرصہ مین فقط اونہین اشخاص پر عمل ہو سکتا ہے جنکی طبیعت کیفیت مقناطیسی کی بہت اثر پذیر
ہو دوسری بات یہ ہے کہ اگر نیند بالکل نہ پیدا ہو سکے تو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ عمل پورا نہین
ہوا ہے بہت آثار عمل کے خصوصاً یہ اثر کہ مرض رفع ہو جاوے بغیر خواب یا وقوف منقسم کے
واقع ہونے کے پیدا ہو سکتے ہین بلکہ مین اوپر بیان کر چکا ہون کہ حالت ہوش معمولی مین آثار
غائب بینی پیدا ہو سکتا ہے تیسرے آثار عمل مقناطیسی کے جزئیات مین اتنا اختلاف ہے کہ دو
معمولون پر ایک طرح کے آثار نمایان نہین ہوتے ہین اسواسطے کہ دنیا مین کوئی دو آدمی ایسے
نہین ہین جنکی صورت یا طبیعت ایک ہی سی ہو پس اگر ایک مرتبہ ہم کسی معمول مین خاص آثار نمایان
ہوتے دیکھین اور پھر ہم کسی اور شخص پر عمل کرین اور وہ آثار نمایان نہون تو یہ نہ سمجھنا
چاہیے کہ جو آثار پہلے شخص مین ہمنے دیکھے تھے وہ جھوٹے تھے یا جو عمل ہمنے کیا وہ پورا نہین
ہوا ہمکو آثار قدرتی جو نمایان ہون اونکی طرف توجہ رکھنی چاہیے اور اثنائے تجربہ مین ہمکو ضرور
واضح ہوگا کہ اگرچہ جزئیات مین اختلاف ہو لیکن بڑی بڑی باتین اور اصلی آثار سب حالتون مین
مطابق ہونگے چوتھے ایک ہی معمول پر جو آثار مختلف اوقات مین واقع ہوتے ہین اونمین بھی عجیب
اختلاف ہوتا ہے ممکن ہے کہ جو معمول آج خوب روشن ہوا اور جسپر اثر شرکت خیال بخوبی نمایان ہوا ہو کل
تاریک ہو اور جب اوسپر عمل کیا جاوے عمل پورا نہو ایسی حالت مین ہمکو چاہیے کہ اوسوقت عمل کرنے سے

ادرونین اسواسطے کہ اگر معمول پرتاکید کیجاوے اسلئے اوسکی حالت روشنی کم ہوجاویگی اور سنتے
سنسناہٹ کرنے کیواسطے خلاف قیاس باتین کہنے لگے اور جب اوسکے قیاس مین غلطی ہوتی ہے
تو تشفا مین عمل کہتے ہین کہ نائب بنی بالکل دہوکے کی چیز ہے پانچوین چاہیے کہ جب ہم تجربے
کرین تو خلوت مین کرین سواے معمول اور عامل کے کوئی نہو اور اگر بضرورت دو ایک آدمی ہون
تو اونکو معمول سے فاصلہ پر رکہین تاکہ اونکا مقناطیسی اثر حتی الوسع اوسپر کم ہو یہ احتیاط خصوصًا
اوسوقت مین زیادہ ضرور ہے جب ہم ریشن ہنک صاحب کے تجربات کا اعادہ کرنا چاہین یعنی
مقناطیس مصنوعی یا کرسٹل یا جسم انسان مین سے روشنی نکلتی ہوئی دکہانا چاہین فی الحقیقت اتنی
احتیاطین ضرور ہین کہ تا وقتیکہ کوئی شخص آزمودہ کار اور مشاق تجربہ کے وقت نگرانی اور ہدایت
کیواسطے موجود نہو غالب بلکہ اغلب ہے کہ تجربہ مین خطا ہوگی اگر روشنی اوڈائل اس غرض سے
دکہانی منظور ہو کہ جو شخص اوسکو دیکہے ہے اوسکا حال بیان کرے تو شرائط مندرجہ ذیل کو
احتیاط سے ملحوظ رکہنا چاہیے اور اگر کوئی شرط انمین سے نظرانداز ہو جاویگی تو تجربہ کے
پورے ہونے کی امید نہین ہوسکتی ہے **اول** شرط یہ ہے کہ معمول کا بہت نازک طبع ہونا
چاہیے مثلًا ایسا شخص کہ جسکو رات کے وقت اندہیرے مین اشیا یا آدمی کے جسم مین سے روشنی
نکلتی ہوئی نظر آیا کرتی ہے یہ بات کافی نہین ہے کہ معمول کی عروق ناتوان ہو یا خفقانی ہو
یا تشنج اوسکو اکثر ہوتا رہتا ہو اگرچہ یہ باتین ایسی ہین کہ نزاکت طبع پر دلالت کرتے ہین لیکن بحال
اوسپر روشنی کا اثر آزمانا چاہیے اور بعد اسکے اوسکی طبیعت کو نازک اور اثرپذیر سمجہنا یا نہ سمجہنا چاہیے
دوسری شرط یہ ہے کہ تاریکی کامل ہو رسمی مکانون مین اور دن کے وقت یہ شرط پوری نہین ہوسکتی
ہے لیکن احتیاط سے رات کے وقت یہ بات حاصل ہوسکتی ہے **تیسری** شرط یہ ہے کہ معمول
ایک یا ڈیڑہ بلکہ دو گہنٹے متصل اس تاریکی کامل مین رہے تاکہ بخوبی اثرپذیر ہو جاوے اور تجربہ سے

پھیلا تپلی نہایت درجہ تک پھیل جاوے مختلف معمولوں سکے واسطے مختلف وقت درکار ہے
چوتھی شرط یہ ہے کہ آفتاب یا شمع کی ایک کرن بھی بعد معمول سکے مکان مین داخل ہونے کے اوس
مکان سکے اندر نہ پہونچنے پاوے جب تجربہ کرنا منظور ہو تو سب طرح کا سامان پہلے کر لینا چاہیے
اور تمامی تجربہ تک نہ کسی شخص کو مکان سکے اندر آنے دینا نہ اوسمین سے باہر جانے دینا چاہیے
اسواسطے کہ دروازہ مین سے تہوڑی سی بھی روشنی جو آویگی تو معمول کی نظر کو پریشان
کر دیگی اور آدہ گہنٹے بلکہ زیادہ تک اوسکو روشنی اوڈائل پھر نظر نہ آویگی پانچوین شرط
یہ ہے کہ مقناطیس قوی ہونا چاہیے اگر مقناطیس ایسا ہو کہ تیس ۳۰ سیر کا ایک من وزن اوٹھا سکے
تو اکثر تجربات سکے واسطے کافی ہوگا اور ایک مقناطیس بذریعہ کیفیت تسقی بلکہ اوس سے زیادہ
قوی مقناطیس بنا لینا آسان ہے جو لوگ نازک طبع ہین وہ بہی مقناطیس مین سے بحالت
تاریکی مین روشنی نکلتی ہوئی دیکہ سکتے ہین بشرطیکہ مقناطیس کو زور قوی ہو لیکن البتہ روشنی
تہوڑی نظر آویگی چہٹی شرط یہ ہے کہ جسوقت معمول مقناطیس کیطرف دیکہ رہا ہو کوئی شخص
مقناطیس کو خود کو نہ اپنے ہاتہ مین رکہے نہ اپنے زانو پر رکہے نہ اوسکو چہوے جب روشنی دیکہی
جاتی ہے تو عامل یا کسی اور شخص سکے مقناطیس کے پاس آجانے سے وہ روشنی بجہ جاتی ہے اسواسطے
کہ اوسکے جسم کی کیفیت اوڈائل مقناطیس کی کیفیت اوڈائل کو نیست کر دیتی ہے اور وجہ انتشار
اوڈائل کا مقناطیس مین بلحاظ قطبون سکے ہے اوسکو اولٹ دیتی ہے اگر سیدہے ہاتہ سے مقناطیس کو
دست راست مین اوسکے شمالی قطب سے پکڑ کے رکہین یا جنوبی قطب سے پکڑ کر دست چپ مین رکہین تو نسبت
سابق بعید سرے پر زیادہ روشنی دیکہا اسواسطے کہ دونون کیفیتین شامل ہو جاتی ہین لیکن بعلی مقناطیسکو
میز پر یا کسی اور چیز پر سیدہا رکہکر عامل کو دور ہو جانا چاہیے ساتوین شرط یہ ہے کہ کسی شخص کا
معمول کے قریب کہڑا رہنا یا بیٹہنا نہین چاہیے اسواسطے کہ ایسے شخص کا اثر معمول کی طبیعت مین تشویش پیدا

کر دیں

اور بعض ہیجان پیدا کرتا ہے آٹھوین شرط یہ ہے کہ روشنی دیکھنے کیواسطے معمول کو ایک خاص
فاصلہ پر مقناطیس سے ہونا چاہیے اسواسطے کہ اگر فاصلہ مناسب سے معمول کم یا زیادہ فاصلہ پر ہو تو روشنی
نظر نہ آویگی یا صاف نہ معلوم ہوگی مختلف معمولونکے واسطے یہ بعد مناسب مختلف ہوتا ہے بعض کو روشنی
مقناطیس سے چالیس انچہ کے فاصلہ پر نظر آتی ہے بلکہ بعض کو تا وقتیکہ وہ دو یا تین انچہ مقناطیس سے
دور نہون روشنی نظر نہین آتی ہے بعض کو ان فاصلون مین سے درمیانی فاصلون پر روشنی
نظر آتی ہے ایسے معمول کم ہین جنکو مقناطیس سے چار فٹ سے زیادہ فاصلے پر روشنی نظر آتی ہے
ہر تجربہ مین خاص فاصلہ جو مناسب ہو دریافت کر لینا چاہیے اور جب اوسی معمول پر پھر تجربہ
کیا جاوے تو اوس بعد کا احتیاط سے لحاظ رکھنا چاہیے کم نظر معمولون کو عینک کے ذریعہ سے جنکے
استعمال کی اونکو عادت ہے روشنی اور ڈائل کے نظر آنے مین آسانی اور اونکے نظر کو ترقی ہوتی ہے
یہ شرط فاصلہ مناسب ہونے کی بہت ضرور ہے یہانتک کہ اگر اور شرائط بخوبی پورے ہون اور
یہ شرط پوری نہو تو روشنی نظر نہ آویگی نوین شرط یہ ہے کہ معمول کو اسطرح بٹھانا چاہیے کہ اوسکی پشت
شمال کی طرف ہو اور پانو جنوب کیطرف اور سر شمال کیطرف اور نظر معمول کی جنوب کیطرف ہے ان
نو شرطون مین سے اگر ایک بھی پوری نہوگی تو جن معمولون کی طبیعت زیادہ اثر پذیر ہے اونکو خاص ہوش مین روشنی
نظر آویگی اور جو معمول بہت اثر پذیر ہین اونکو البتہ کسی شرط کے پورا نہونے سے تھوڑا سا اثر ہوتا ہے
اور جب معمول پر حالت مقناطیسی طاری ہوتی ہے تو اوسکی طبیعت اتنی اثر پذیر ہوتی ہے کہ روز روشن
مین اوسکو روشنی اور ڈائل نظر آتی ہے تجربات مقناطیسی اور آثار غائب بینی مرتبہ اول ہے مجمع
کثیر تماشائیون مین کبھی نہ کرنا چاہیے اسواسطے کہ اونکا اثر مقناطیسی ہر چند وہ اوسکا پیدا ہونیکا ارادہ
نکرین معمول کو پریشان کر دیتا ہے ایسے تجربہ کا انجام یہ ہوتا ہے کہ عمل خطا کرتا ہے اور عامل بیوقوف
بنے جو تماشائی بلائے تھے وہ اپنے دل مین حقائق مقناطیسی کے واقع ہونے کو جھوٹ جان لیتے ہین

الا جب کوئی معمول اچھا لطیف المزاج ہووے اور دریافت ہو کہ اتفاقی بواعث سے اوسکی طبیعت میں حال
پیدا ہوتا ہے تو البتہ آثار عمل مقناطیسی کی نمائش بہت سے آدمیوں کے روبرو ہو سکتی ہے بشرطیکہ تماشائی
معمول سے فاصلہ مناسب پر رہیں اور عامل کے مرضی کے مطابق کاربند ہوں لیکن دو تین تماشائیوں
سے زیادہ ایک وقت میں اکٹھا جمع نہ ہونا چاہیئے تماشائیوں کو معمول سے اتنا قریب ہونا چاہیئے کہ
اوسکے چہرے کی ہر تغییر انداز کو دیکھ سکیں اور اوسکی آواز کو بخوبی سن سکیں ان باتوں سے معمول کی سچائی کا
یقین بخوبی ہو سکتا ہے اور اس بات کی تمیز ہو سکتی ہے کہ آیا معمول کو قدرت غائب بینی بلا واسطہ
حاصل ہے یا بواسطہ شرکت خیال حاصل ہے اگر تماشائی معمول سے بہت فاصلہ پر ہوں تو یہ بات
حاصل ہونی ناممکن ہے جو حرج دیکھنے والے کے معمول کے بہت قریب ہونے سے پیدا ہو سکتا ہے اوسکے
رفع کرنے کی یہ سبیل ہے کہ اوسکو معمول کے ساتھ ہم رابطہ کر دیا جاوے اس عمل سے معمول اوس
شخص کے اثر کا عادی ہو جاتا ہے اور اوسکی طبیعت کو پریشانی نہیں ہوتی ہے لیکن ایک وقت
میں ایک آدمی سے زیادہ معمول کے ساتھ ہم رابطہ نہیں ہو سکتا ہے بعض اوقات شکی آدمی ایسے معمول کے
نسبت جنکی طرف فریب اور دہوکہ کا گمان بھی نہیں ہو سکتا ہے ایسی حرکتیں کرتے ہیں کہ طبیعت کو
نہایت رنج و قلق ہوتا ہے یعنی جب معمول کے ہاتھ اکڑ جاتے ہیں تو ہاتھوں کے ساتھ نہایت گران
اوزان باندہ دیتے ہیں ہاتھ کو مروڑتے ہیں اور سخت چٹکیاں لیتے اور کبھی معمول کی آنکھیں تیز تیز
عطریات بہر دیتے ہیں اور کبھی گوشت گداز تیزاب ہاتھوں میں مل دیتے ہیں یا جلد کے اندر سوئیاں
داخل کر دیتے ہیں غرض اونکی ان باتوں سے تصدیق اور تحقیق اس بات کی ہوتی ہے کہ حقیقت میں معمول
بیحس ہے یا نہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ بعد دور ہو جانے حال مقناطیسی کے ان اشیا کی کیا تاثیر ہوگی
اور کیا ایسے ہی عمل سے بیحس ہونا ثابت ہو سکتا ہے اور کوئی ذریعہ اس امر کا نہیں ہو سکتا اور
مشاق اور عقلمند عامل ایسی حرکات کو فضول اور بیکار سمجھ کر نہیں کرتے ہیں اسواسطے کہ وہ ایسے تماشا کو فضول

سے ہین اور جو کچھ اونکو ثابت کرنا منظور ہوتا ہے بغیر ایسے حرکات کے ثبوت کامل ہی مین ہنا
کو ایسے ہی مین تماشائی ہوتا اور جملہ دیگر قسم کے اشارات ہوئے اور حال کے تلقین کا اثر ثابت کرنا منظور ہو
کسی معمول سے ہرگز نکرنا چاہیے اور ہونے والے کو آپہی جو کچھ کہے کہنے دین اور ہر وقت اگر
سوالات اوسکے تحقیقات مین کیے جاوین تو مضائقہ نہین ہے جب معمول اپنا بیان تمام کر چکا ہو
اور جو کچھ اوسنے بیان کیا ہو بغیر سوالات کے بخوبی سمجھ مین نہ آسکے تماشائیون کو چاہیے کہ کوئی حرکت
اور کوئی بات ایسی نکرین جس سے معمول کی دغابازی اور مکاری ثبوت ہو اسواسطے کہ معمولکو اون سب
سے بہت رنج ہوتا ہے اور نتیجہ اسکا یہ ہے کہ نہایت آسان تجربہ خطا کر جاتے ہین بہت معمول ایسے
سوالونکا جو اس نیت سے نفسر کرتے ہین جواب دینے سے انکار کرتے ہین اور اگر کوئی ایسا شخص
کہ جسکو معمول کی ایمانداری مین کچھ شک نہو سوال کرے تو جواب اوسکا بہت خوشی سے دیتے ہین
عمل مقناطیسی کے تجربات مین یہ امر بہت نمایان ہے کہ معمول تماشائیون کی طبیعت کا حال بغیر اوسکے
اعلان کے فوراً دریافت کر لیتا ہے اور دل کا حال بتا دیتا ہے اور جو لوگ دل کے صاف ہوتے ہین
اونکے قریب آنے سے معمول خوش ہوتے ہین اور اونکی حالت مقناطیسی ترقی ہوتی ہے اور ایک
انس اور کشش ایسے لوگونکی طرف معمول کو ہوجاتی ہے بالعکس اسکے جب بے ایمان شکی آدمی معمول کے
قریب ہوتے ہین تو اوسکو سخت تنفر ہوتا ہے اور اوسکی حالت روشن مین کمی ہوجاتی ہے اور عمل مقناطیسی
کچھ کھیلنے کی چیز نہین ہے اسواسطے کہ جو لوگ مشق نرکھتے ہون اور آزمودہ کار نہون اونکو بیوقوفی
سے عمل کر بیٹھنا نچاہیے اسلیے کہ ایسی صورت مین نتائج بد پیدا ہوتے ہین چنانچہ سابقاً یہ حال
مشرح بیان کر دیا ہے کہ مبتدی کو بغیر کسی آزمودہ کار عامل کے موجود ہونیکے عمل کرنا نچاہیے
لیکن مین جانتا ہون کہ ہر شخص کو عمل کرنے کا وقوف حاصل ہو اسواسطے کہ اس عمل کی واقفیت نہایت
مفید اور کار آمد ہے پس ہر ایک کو مشاق عاملون کے اعمال کو دیکھ کر اور اون سے قواعد مستعمل کو

سکو کر واقفیت پیدا کرنی چاہیے اور جو ہدایتین کہ اوپر لکھی ہوئی ہین اونکو ملحوظ خاطر رکھکر جو شخص
تجربہ کریگا نتائج شافی حاصل ہونگے اور جسطرح کہ سب معمولون کے طبائع مین بعض نہایت
ہوتا ہے اسیطرح عاملون کی طبیعت مین بھی نہایت درجہ کا اختلاف ہوتا ہے پس ممکن ہے کہ بعض
عامل اپنے مشق و تجربہ مین غائب بینی کا اثر کبھی نہ دیکھے اور بعض حالت سکوت نہ پیدا کر سکے لیکن
ایسا بہت کم ہوتا ہے سب سے زیادہ فائدہ کی یہ بات ہے کہ جو عامل اچھے تندرست ہین وہ عمل
مقناطیسی کے ذریعہ سے تکلیف معمول کی کم کر دینگے اور اوسکے مرض کو دفع کر دینگے عقلا اور ذی علم
آدمیونکو چاہیے کہ اب علم مقناطیس روحانی کو اسطرح حاصل کرین جیسے اور علوم کا مطالعہ کرتے ہین
تاکہ ویسے ہی نتائج شافی حاصل ہون اور اس علم کو ترقی ہو علم مقناطیس روحانی کے باب مین جھگڑا
اور تکرار مدت سے حد سے زیادہ ہوتی رہی ہے اب چاہیے کہ تکرار اور جھگڑے سے قطع نظر
کرکے مثل اہل علم بسہولیت تحقیقات کیجاوے کہ ایسے دلچسپ اور وسیع اور باریک علم کی تحقیقات
پر ضرور ہے تکملہ اب مین یہ ذکر کرتا ہون کہ جتنی باتین عمل مقناطیسی کے باب مین اوپر لکھی گئی ہین
اونسے حاصل کیا ہے جاننا چاہیے کہ علم مقناطیسی بہت سے فائدے رکھتا ہے بہت سی بیماریان
جو عروق سے متعلق ہین عمل مقناطیسی سے رفع ہو جاتی ہین جن لوگونکو مرض بیداری ہوتا ہے
اونکو اس عمل کے ذریعہ سے بخوبی آرام سے نیند آجاتی ہے درد سر رفع ہوتا ہے اور اور
بیماریان بھی مثل فالج و صرع وغیرہ اکثر اس عمل کے ذریعہ سے دور ہو جاتی ہین اور حفظ صحت مین اس
علم و عمل کا بہت فائدہ ہے اور اگر یہ عمل متصل کیا جاوے تو امراض مزمنہ بالکل دفع ہو جاتے
ہین اگرچہ ہمیشہ دفعتاً اس سے شفا حاصل نہین ہوتی لیکن صبر اور استقلال کے ساتھ عمل کرنے مین
اکثر امراض ضرور دفع ہو جاتے ہین بشرطیکہ امراض لا علاج نہون چنانچہ ڈاکٹر ایلیٹسن صاحب نے
ایک ناسور کا علاج فقط اس عمل سے کیا اور وہ ناسور بالکل اچھا ہو گیا پس ہر طبیب کو اس عمل کا عامل ہونا چاہیے

ہوتا ہے کہ شخص مریض میں ہوکہ اس عمل سے بہت تقویت ہوتی ہے میں نے اکثر دیکھا ہے کہ عامل نے
فقط بغرض مشاہدہ آثار عمل کسی پر عمل کیا تو معمول اوس سے کہتا ہے کہ جب سے میرے اوپر یہ عمل
ہوا ہے تب سے فلانا مرض میرا بالکل رفع ہوگیا اور عامل یہ بات سنکر نہایت خوش اور متعجب
ہوتا ہے میں چاہتا ہوں کہ اطبا مرض جنون میں عمل مقناطیسی کا استعمال کریں اور اسمیں شک
نہیں کہ مجنون کی طبیعت عمل مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہوتی ہے اسوجہ سے کچھ تعجب نہیں جو
اس عمل کے ذریعہ سے مجنون کو شفاء کلی حاصل ہو اور وجہ زیادہ اثر پذیر ہونے کی یہ معلوم ہوتی
ہے کہ جو کیفیت اوڈائل اونکے مزاج میں اور طبیعت میں ہے اوسکے وزن اور تقسیم میں کچھ
خلل آجاتا ہے اس قیاس کی صحت کا ایک یہ ثبوت ہے کہ چاند کا اثر جسمیں کیفیت اوڈائل بہت بھری
ہوئی ہے مجنونون پر بہت ہوتا ہے دوسری وجہ اس بات کی یہ ہے کہ جب علامات بیان کردہ اطبا
کی تحقیقات کیجاتی ہے تو دریافت ہوتا ہے کہ بہت مجنون آدمی فقط ایک خاص حالت مقناطیسی میں
ہوتے ہین یعنی جسطرح حالت مقناطیسی میں ایک قوت جداگانہ اور وہ قوت معمولی سے علحدہ معمول کو
حاصل ہوتی ہے اسیطرح ایک علحدہ قوت مجنون آدمی کو حاصل ہوتی ہے اور وہ اپنے ایک علحدہ دنیا میں رہتا ہے
اور بطرح حکا ہوش اوس دنیا کا رکھتا ہے اور اوسکو مدرکات اپنی صحیح اور اصل معلوم ہوتے ہین لیکن جو لوگ اوسکے
قریب اور گرد و پیش ہوتے ہین اونکی فہم میں ایسی حالت نہیں آتی ہے اور اونکو یہ فقط خواب کی باتین معلوم
ہوتی ہین مریض مذکور غائب اور مردہ دوستونکو اور اشیاء بعیدہ کو بسبب حالت روشنی کے دیکھتا ہے اور اونکی
دیکھنے میں نہایت مستغرق رہتا ہے اور بہت خوش ہوتا ہے اور انجام کار شاید اوسکو حالت سکون مع انتقال حس
حاصل ہو جاتی ہے اور عالم ارواح کے سکان سے باتین کرتا ہے اوسکی توجہ حالت اعلی ہوتی ہے اور
جو لوگ کہ موجود رہتے ہین اوسکے ہر ایک کلام کو مجنونانہ سمجھتے ہین اور اوسکو ایک مکان میں بند کردیتے ہین اور
اوسکی یہ حالت مستقل ہو جاتی ہے اور شاید اسی حالت میں وہ مر جاتا ہے پس ایسے شخص اصل معنی میں

تو بیشک مجنون ہے کہ اس دنیا کے امور سے وہ قابل نہین لیکن باعتبار دوسرے معنی کے وہ ہرگز مجنون نہین
اسواسطے کہ اوسکے قواے نفسانی مین کچھ ہرج نہین ہے اور یہ شخص فقط ایک خواب کی تمام باتین
اصل اختیار دیکھتا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اوسکی کیفیت ذوائل تیز ہو جاتی ہے اب
اگر فرض کیا جاوے کہ یہ حالت کسی شخص پر واقع ہو تو عقل اس بات کی مقتضی ہے کہ علاج عمل
مقناطیسی سے وقوت اصلی اوسکو پھر حاصل ہو سکیگا بڑی علامت اسکی یہ ہے کہ دماغ پر کیفیت
اوڈائل کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ حواس ظاہری سے جو آثار ہوتے ہین وہ مغلوب ہو جاتے ہین
تبصرۂ آیندہ مین اس اثر کیفیت اوڈائل کا مفصل ذکر کرونگا مین ایک شریف آدمی کو جانتا ہون
جسکی طبیعت چند سال ہوئے بہت زیادہ کیفیت اوڈائل اور کیفیت مقناطیسی کی اثر پذیر ہوئی ایک دفعہ
قریب تھا کہ یہ شخص مجنون متصور ہو کر قید کیا جاوے لیکن خوبی قسمت سے اوسکے عزیز اور
آشنا عقلمند اور فہمیدہ تھے اوسکا علاج اون لوگون نے عمل مقناطیسی سے کیا اور اوسکو صحت
کلی حاصل ہو گئی مین نے اکثر تذکرے مجنون آدمیون کے سنے ہین کہ وہ غائب اور مردہ آدمیون
سے باتین کرتے ہین میری راے مین یہ بات ہے کہ جسطرح حالت سکوت مع انتقال حواس حالت
مقناطیسی مین پیدا ہوتی ہے اور معمول روحانیات سے باتین کرتا ہے اسیطرح خودبخود
بھی ایسی حالت سکوت مع انتقال حواس واقع ہو جاتی ہے اور مدت تک قائم رہتی ہے حالانکہ
حواس باطنی مین ایسے شخص کے کچھ فرق نہین آتا ہے پس یہ بات بہت ضرور ہے کہ
اطبا عمل مقناطیسی سے واقف ہون اگرچہ تا وقتیکہ جملہ کیفیات اس علم کی معلوم نہون تب تک
جملہ فوائد کے معلوم ہونے کی امید نہین ہو سکتی الا بہرحال جہان اور علاج سے فائدہ نہو وہان
تو اس عمل کا استعمال ضرور ہی کرنا چاہیے جتنا اسکا عمل زیادہ ہوگا اوتنی ہی اس علم سے زیادہ واقفیت
ہوگی اور اوتنے ہی اوسکے فوائد معلوم ہونگے اور میرے خیال مین ہے کہ یہ علم اسواسطے بہت کا…

ہوسکیگا کہ جو تعلق نفس ناطقہ اور جسم مین ہے اوسکو دریافت کرین اور جن قواعد پر قوت متصرفہ کا
فعل ہوتا ہے اون قواعد کے بلکہ حقیقت نفس ناطقہ کے تحقیق کرنے مین بکار آمد ہوگا بعض حکماء کا
تو یہ قول ہے کہ قوت متخیلہ یا متصرفہ فقط دماغ کے فعل کا ایک نتیجہ ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ
نفس ناطقہ ایک علحدہ اور جدا چیز ہے جو دماغ کو بطور آلہ کے اپنے کام مین لاتا ہے بہر حال جسکا
قول مطابق واقع ہوا اسمین شک نہین ہے کہ جو آثار دماغی عمل مقناطیسی کے سبب سے ظاہر ہوتے ہین
اون کے مشاہدہ اور مطالعہ سے قواعد قوت متخیلہ اور مدرکہ اور دیگر حواس باطنی کے بہت اچھی طرح
معلوم ہونگے مثلاً بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ جو قوت دماغی یا حس باطنی مثل قوت
متخیلہ و قوت حافظہ و قوت مدرکہ کسیوقت فعل کرے بلکہ فعل عصبانی اور فعل دماغ کی صورت
ٹھیک تبا دیتے ہین کہ اسوقت فلانا جزو دماغ حرکت کر رہا ہے بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ
فعل کے وقت جو جو تغیر حیثیت جسمی دماغ مین ہوتا ہے وہ تغیرات تبا دیتے ہین پس اس بات مین
شک نہین ہے کہ عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے بہت عمدہ باتین نفس ناطقہ کی نسبت دریافت
ہوسکتی ہین اگرچہ تحقیق حقیقت نفس ناطقہ اور حقیقت مادہ عقل بشری سے باہر ہے تاہم بہتیری
اور شرکت خیال کے فوائد ظاہر ہین اور اشخاص بعیدہ اور غائب دوستوں اور عزیزونکی خبر حاصل
کرنیکے واسطے روزانہ کام مین آسکتے ہین اور مال مسروقہ اور کاغذات گم شدہ کا حال دریافت
ہوجاتا ہے بلکہ مشتبہ حال تواریخ کا صاف ہوجاتا ہے اور جب معمول پر حالت روشن ہوتی ہے تو وہ
لوگون کے جسم کے اندر کا حال تبا سکتا ہے اور اس سبب سے اطبا کو علاج امراض مین بہت فائدہ
ہوتا ہے ایک اور بڑا فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ اس علم سے بہت سی باتین ایسی حل ہوسکتی ہین
جنکو جاہل لوگ سحر اور جادو سمجھتے ہین اور جسقدر ہمکو علم مقناطیس روحانی مین دخل زیادہ ہوجائیگا
اوتنا ہی ہمکو معلوم ہوگا کہ یہ سب باتین جو سحر مین داخل ہین حقیقت مین اونکے وقوع کی وجہ قدرتی ہی اور

کسی نہ کسی اثر مقناطیسی مین نمایان ہوتے ہین بت پرستون کے شوالون مین مجاور اور پنڈت
لوگ اس عمل کے اثر سے واقف ہوتے ہین اور عورتون پر تاثیر اسکی زیادہ ہوتی ہے جس عورت
پر یہ عمل کرتے ہین اوسکو چوکی پر بٹھاتے ہین احتمال ہے کہ اوس چوکی مین یہ کیفیت مقناطیسی
بھر دیتے ہون اور اوسکو ہوئی دیگر شاید اوسپر نظر اور ہاتھون سے عمل کرتے ہین جب اوسپر حالت
مقناطیسی خوب طاری ہوتی ہے تو اوس سے حال دریافت کرتے ہین اوسوقت یہ عورت بسبب غائب بینی
اور حالت روشن کے مریضون کی بیماری کا حال اور جو باتین گذشتہ ہین اور آئندہ
ہونے والی ہین مفصل بتادیتی ہے اور یہ امر باعث جہلا کے زیادہ اعتقاد کا ہوتا ہے
اور مصر کے پنڈون کو علوم طبعی مثل نجوم او ہیئت اور طب وغیرہ کے بہت خوب دخل تھا یہ لوگ
اس علم کو اور لوگون سے بہت پوشیدہ رکھتے تھے اور سوا اپنی قوم کے اورکسیکو یہ علم نہ
سکہاتے تھے چنانچہ مین نے سامان ایک کتاب کے لکھنے کا جمع کیا تھا جسمین زمانہ قدیم کے سحر اور
جادو کا حال لکھنا منظور تھا اوس کتاب مین مین ثابت کردیتا کہ جتنا سحر اور جادو متقدمین
کیا کرتے تھے سب عمل مقناطیسی کے آثار سے تھا لیکن ابھی تک مجھکو اوس کتاب کے لکھنے کی فرصت
اچھی طرح نہین ملی - آئینہ جادو اور کرشمہ جادو کے باب مین جو کہ لکھا ہوا ہے اون سب باتونکی
بھی یہی وجہ ہے لوگونکو یہ اعتقاد ہے کہ جادو سے بعض آدمی بالکل غائب ہوجاتے ہین یا جس جانور کی شکل
چاہین بن جاتے ہین یا ہوا مین جہان چاہین سفر کرسکتے ہین اور روحانیات سے کلام کرتے ہین یہ سب
باتین علم مقناطیسی سے پیدا ہوسکتی ہین چنانچہ لیوس صاحب اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کو اختیار ہے
کہ سامنے کھڑے ہوسے ہین لیکن جس شخص پر وہ عمل کرتے ہین گو وہ حالت ہوش مین ہو اوسکو
ہرگز نظر نہین آتے ہین یا اونکی مرضی کے بموجب معمول کو جانور نظر آتے ہین روحانیات سے
کلام کرنا حالت سکوت کامل عمل مقناطیسی مین حاصل ہوتا ہے یہ بات مشہور ہے کہ بہت سے

جادوگرون پر زمانہ سابق مین جرم جادوگری رکہا گیا اور اگرچہ اونکی جانین تلف ہوئین لیکن وہ
جادو سے انکار کرتے رہے اِلّا جو واقعات اونکے بہ نسبت بیان کیے جاتے تہے اوسکا اقرار
کرتے تہے اور کہتے تہے کہ یہ باتین جادوگری کی نہین ہین حقیقت مین یہ اتفاقات صحیح ہین خلاصہ
یہی کہ جو کچہ وہم اور جعل اس معاملہ مین ہے علم مقناطیس روحانی سے بالکل رفع ہو جاتا ہے اور
بعض لوگونکو جو صورتین اور ہیئتین نظر آتی ہین اونکا سبب معلوم ہو جاتا ہے چنانچہ فی زماننا اس بات
مین شک نہین ہے کہ بعض اوقات بسبب حالت روشنی کے جو خود بخود واقع ہوتی ہے متوفی
شی اور غائب آدمی مجسم معلوم ہوتے ہین بلکہ جو کچہ اوسوقت وہ غائب شخص کام کرتے ہون
نظر آتے ہین کبہی ایسا ہوتا ہے کہ دل مین خیال آجانے کے سبب سے مردہ آدمی اسطرح نظر
آتے ہین کہ گویا مجسم اور زندہ موجود ہین ایک اور قسم کی ہوائی صورتین فقط بسبب روشنی
اوڈائل قبور کے نظر آتی ہین اکثر ایک جسم سفید روشنی کا مثل بلندی قد آدمی کے نظر آتا ہے
لیکن کچہ شکل عضا اوسمین نہین ہوتی ہے ریشن بنک صاحب کا یہ قول ہے کہ بہوتون کے
نظر آنے کی وجہ یہی ہے اور بہوتون کی ہیئت اکثر سفید رنگ کی نظر آتی ہے لیکن اگرچہ
بعض شکلون کا نظر آنا بیان مندرجہ بالا سے حل ہو سکتا ہے اِلّا جملہ ہیئتون کے نظر آنے کی
یہ وجہ صادق نہین آتی اور اسمین شک نہین کہ بعبارت دوگانہ سے یہ مراد ہے کہ ایک آدمی ہوش
مین باتین کر رہا ہے اور بیدار ہے بیٹہے بیٹہے مثلاً وہ کہنے لگا کہ فلانا شخص فلانے روز آویگا
وجہ یہ ہوتی ہے کہ حالت ہوش مین ایک جدا حالت اوسپر واقع ہو جاتی ہے اور اس حالت روشن
کی سبب سے وہ مسافر کو راہ مین کبہی فاصلہ پر سے سفر کرتے ہوے دیکہتا ہے اور بطور پیشین گوئی
اوسکی شکل اور آنے کا دن بتا دیتا ہے مجہکو تجربہ ہے کہ بعض آدمیون پر بسبب زیادہ تعمق
فکر کے اسطرح کی حالت روشن واقع ہو جاتی ہے اور ایسے لوگ اوسکو نظر آتے ہین جنکو وہ پہچانتا

بھی نہین ہی اس عبارت دوگانہ کا فعل واقعات آیندہ کی نسبت بھی ہوتا ہے چنانچہ ایک پیشین گوئی گزوٹ صاحب
کی فرانس مین مشہور ہی فرانس کی سلطنت مین انقلاب کے واقع ہونے سے پہلے ان صاحب نے مفصل واقعات آیندہ
بیان کئے تھے اور جو باتین سبب امرا اور عورات ملکہ بادشاہ اور ملکہ کو نصیب ہونے والی تھین وہ سب کئی سال
پہلے بتادی تھین اور جسوقت یہ پیشین گوئی ہوئی تھی اوسوقت دار السلطنت فرانس مین کسیطرح امید بہبود تھی کسیکو یہ گمان
نہین تھا کہ یہ بات جیسی بیان کی گئی ہی ویسی ہی ہوگی اتبک بہت آدمی زندہ ہین جنہون نے اوسوقت مین پیشین گوئی کا
ذکر کیا تھا اور یہ پیشین گوئی چھپ کر بھی مشتہر ہوئی ہی مشہور ہے کہ گزوٹ صاحب اکثر پیشین گوئی کیا کرتے تھے اور
سب مطابق واقع ہوتی تھین اور ہنگام پیشین گوئی اونپر ایک خاص حالت خواب کی ایسی ہوتی تھی جو سبب نیند سے جدا ہوتی
تھی پس یہ تماشا یا تو خواب مقناطیسی کی ہوتی ہوگی یا ایسی تعمق فکر کی ہوتی ہوگی جسمین حالت روشن ہو جاتی ہے
جرمنی کی ملک مین ایک گنہ وستفیلیا نامی ہی وہان پیشین گو آدمی بہت ہوتے ہین اور وہانکی پیشین گوئی ایسی
ہوتی ہی جیسے کوئی کسی معاملہ کو اپنی آنکھون سے صاف صاف دیکھ رہا ہو اوس ملک مین اون لوگونکو بہوت دیکھنے
والے کہتے ہین جرمنی مین پیشین گوئی ہی کہ جب سڑک آہنی طیار ہوگی تو بڑا انقلاب ہوئیگا اور دفعتاً ایک جوان آدمی پیدا ہوگا
جو آخرکار فتحیاب ہوکر بادشاہ ہوگا مذکور ہی کہ لڑائی بھی ایسے وقت مین ہوگی کہ جب چارو طرف امن ہوگا اور کسیکو گمان بھی
لڑائی کا مطلق نہوگا اور زیادہ مفصل حال لکھنا کچھ ضرور نہین ہے فقط اتنی بات مین کہتا ہون کہ جس زمانہ سے یہ غدر
پیشین گوئی کا مشتہر ہوا اوس زمانہ سے اتبک تمام فرنگستان کو اس پیشین گوئی کے پورا ہونیکا اندیشہ ہی لیکن امتداد
زمانہ سے ثابت ہوگا کہ آیا یہ پیشین گوئی صحیح تھی یا غلط الا یہ بات تو نہایت تعجبات سے ہی کہ یہ پیشین گوئی مدت سے مشہور ہے
اور لوگونکو اسپر اعتقاد ہی راقم کے نزدیک بھی یہ بات محض کذب اور دروغ اور مطلقاً قابل اعتماد اور اعتبار کے نہین ہے مطابق مصرعہ
مشہور مصرعہ تا بہ برم نمی آید باور نمی آید کبھی عقلا ایسی خوابونکو صحیح نہین جانتے ہین اور نہ کبھی ایسے امور کیطرف متوجہ ہوتے
ہین پس میری رائے ہے کہ جھوٹی پیشین گوئیان بھی ہوتی تھین لیکن یہ عبارت دوگانہ اور صحیح پیشین بینی بھی ورہتی ہے فقط

تمت

اشتہار تاثیر النظر

یہ کتاب اسم باسمی منتخب نسخۂ طلسم **فرنگ** چونکہ ہر دل عزیز تھی لہذا دوبارہ
چھاپی گئی طلسم فرنگ کی قیمت معہ رکھی اور یہ کتاب اول طبع ہو کر عا قیمت پر
ہاتھوں ہاتھ اسقدر فروخت ہو گئی کہ اب دوبارہ چھاپنے کی ضرورت ہوئی مگر
واسطے کفایت خریداران و تجاران کی قیمت اسکی عہ مقرر کر دی۔ شائقین پر واضح ہو
کہ یہ عمل مسمریزم عجیب ترین علوم عالم سے ہے جسکے عمل سے تمام احوال دور و نزدیک و غائب کا
ظاہر ہو جاتا ہے اور اوس سے جو جو فوائد ہیں ظاہر ہیں جن صاحبوں کو شوق ہو تبرسیل قیمت جلد طلب
فرمائیں ورنہ پچھتانا پڑیگا اور حسرت رہجائیگی۔ المشتہر **نولکشور** مالک مطبع انجمن ہند اودہ اخبار